إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه
مصنف حاجی الحرمین مقبول الدارین جناب ازلی حاجی منشی سید انور علی متخلص حاجی
مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ دار فوجداری
بامداد و سعی جمیلہ و استبداد و یاوری جزیلہ جناب لعل صاحب
بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع خیرآباد متعلق اضلاع لکھنؤ
مطبع منشی نولکشور میں طبع مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس خدا کو ہے سزا ÷ جسنے اشرف خاک کو سب پر کیا ÷ او کیا اوس خاک کو اپنا خلیل ÷
بہر طوف کعبۂ رب جلیل ÷ حمد فراوان اور ثنا بے پایان اوس سلطان عظیم الشان کہ وہ بنیان
کو بجا ہے کہ جسکے کن کہتے ہی فیکون ہوا اور بموجب فرمان قضا جریان وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
کے جملہ حور و ملک کو بذریعہ طواف اوس خانۂ فیض کاشانہ کے رتبہ تقرب عطا فرمایا اور شکر بیقیاس
و ہزاران سپاس اوس خلاق ارض و سما کو زیبا ہے کہ جسکے ادنی اشارے سے آسمان بے ستون بنا
اور اس مثال لازم الامتثال وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
ہر افراد جن و انس کو بوسیلہ خاکبوسی اور جبہہ فرسائی اوس آستان رفیع المکان کے ذائقۂ حلاوت ایمان
اور جائزہ عفو عصیان کرامت کیا **ابیات** وہی ہے بادشاہ جن و انسان ÷ وہی ہے مالک سب
حور و غلمان ÷ کیا ہے کعبہ مسجود جسے ÷ وہی مقصود حاصل ہیگا اوس سے ÷ وہی ہے کارساز
کار تقدیر ÷ وہی ہے سازگار کار تدبیر ÷ صلوات افزا اور نعت متکاثر کے لائق وہی محبوب اور مقرب
بارگاہ الٰہی نامتناہی ہے کہ جسکے احرام زیارت بابرکت سے خزانۂ شفاعت کا واسطے جملہ عاصیوں

معمور ہے اور اوسکے طواف اتباع سے کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سایر ناکامون کا پرنور ابیات
وہی ہیگا مطوف عرش وکرسی ÷ وہی ہے راز دار راز قدسی ÷ وہی ہے آگہ عرصات محشر ÷ وہی میدان
شفاعت کا ہے رہبر ÷ وہی ہے پیشوا سب عاصیونکا ÷ وہی ہے رہنما سب گمرہونکا ÷ اور مناقب
بسیار اور توصیف بیشمار کے متوجب ہی ماہ آسمان ہدایت کے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
منارے ہین کہ جسکی ضیاء انوار محبت اور خلوص قلوب مودت سے زنگ خواطر ایک عالم کا دور ہے اور
دل تمام عالم کا منور اور مسرور اور پیروی اونکی باعث افزونی نور ایمان ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
ایقان ابیات وہی تخت ہدایت کے ہین وزرا ÷ وہی رکن رسالت کے ہین امرا ÷ وہی ہین
جان نثار حکم مولے ÷ اونہین کی ہے محبت سب کو اولے ÷ وہی قوت وہی ہر پہلوان ہین ÷ جوانمرد کہ
مردان جہان ہین ÷ علی و فاطمہ و شبیر و شبر ÷ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ÷ محبت ان سبہون کی ہے مقدم
کرو تم یاد اونکو دلسے ہر دم ÷ سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش ÷ نکرنا ایک ساعت بہی فراموش ÷ محب
انکار ہے دایم با یمان ÷ عدو ساری قیامت تک پریشان ÷ اما بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور علی
محدث متخلص بعاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے اور کسقدر حقیقت
نے حقیقت کو اپنی زبان پر لاتا ہے مخفی نرہے کہ یہ راقم آوارہ زمانہ چہ از خویش و چہ بیگانہ اپنے وطن سے
بکشش آب و دانہ بتلاش روزگار فرخندہ نہاد حیدرآباد مین محض بخیال دار الاسلام وار دہو و ہانپر چندنا
بمکان کرایہ مستقیم رہا اور جابجا ہر صبح و مسا بخدمت امرای دیار و اراکین دربار کے آمد و رفت رکہی اور
تعرف و مدارات بحث بہم پہونچایا اور جملہ اجرای کاروائی ملکی وہان کا جو نظر آیا سو محض خلاف شرع از وصول
و فرع پایا اور ہر افراد بشر وہانکا باوضع نظر نہ آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے ہاتہ
اوٹہایا ہرگز ہرگز دل نہ لگایا اور کہنا لعبض احباب فلاح جو و تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچہ بہی خیال مین
نہ لایا کیونکہ دنیا چندروزہ ہی آخر کار با خداوند روزگار نعوذ باللہ کس دن اور کسکے واسطے اتنا شرمندہ
ذوبانی کا اپنی گردن پر اون گناہ روزانہ کیا کم ہے کہ جسکی گران باری کا پشت خمیدہ راست نہین کرسکتا ہے

حالن جو وہ کرم کرے تو سب بن آوے بہرحال امیدوار لور نظر رحمت اور عنایت کی اوسکے درکار اصحاب
بباعث اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے گھر کا کیا پر دل گھبرایا کچھ بن نہ آیا اس عرصہ مین ایام فرحت
فرجام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جوق جوق مسلمانون کو اوس سفر وسیلہ ظفر مین جاتے پایا تب ہمکو بھی
دل غمدیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی لیس باتباع آیۂ کریمہ کیفما و شاورہم فی الامر ہے مشورہ کرنا لازم آیا جو
اس شہر مین کسی کو اپنا پایا اور مونس غمخوار بنایا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
طلب ہوا اوسنے بھی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین مین کوئی امر بہتر اوس سے نہین ہے دیا
لہذا صرف مسمی خداداد اسنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر اوپر دوش آرزو نیوش کے
رکھا اور من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کو زاد راحلہ کیا اور حسبی اللہ و نعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
بنبئی کو جو در مراحل حجاج سے ہے روانہ ہوا اور واسطے پر کیسہ قناعت کے جو جو امداد و عنایت کاری ہوئے
وہ بیان سے بیرون باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک دفتر ہے اسلیے تذکرہ اس ذکر کا بدو وجہ
ایک بہ خیال طوالت رسالہ و ثانی بدگمانی ابنای زمانہ اوپر تعلی راقم کی ترک کردیا اور شہر بنبئی
مین جا آیا اور یہان پر اکثر احباب تو دکن کی ملاقات سے لطف عجیب پایا اور حظ غریب دیکھا یا اوس جلسے
مین بہ تحریص و ترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم کے بخیال کار آمدنی عزیزان سالک و برادران
ناواقف فائق ترتیب دینا اور لکھا کرنا مسائل مناسک حج و احکام احرام و عمرہ وغیرہ مشرحاً وسیلہ
سرخروئی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبی کا اپنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے احسن
مانا ولیکن اس شہر ناشناس مین کتب فقہ اور رسائل حج کے کہان کہ بنابر اخراج مطالب کو
کافی اور اعانت تالیف مین وافی ہو وے باری بہزار دقت و فراوان مشقت چند رسائل
مثل احکام الحج و مفتاح الحج و زاد سبیل فی بیت الخلیل و رسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ
علیہ و رسالہ مولوی خرم علی مرحوم و دیگر رسائل فارسی و عربی پایا اوس سے اکثر مطالب
لابدیہ ذہن نشین کیا اور مسائل حج کے جیسا کہ منظور دل تھا لکھا کیا اور اسکے چبوترہ تالیف بلی

عروس مدعای کو ساتہہ زیور بیان وردو سلیس کے آراستہ کرکے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب الحج رکہا اور عام فہم زبان مین کہ ہرکس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب درباب حج اور
احرام وغیرہ کے احکام نکال لے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار سے کے حق مین
بنا بر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای فرماوین علی الخصوص حاجیان خدا پرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے بایام حج وطواف وزیارت سے کے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہ اس رسالہ مین
خطا یا نقصان دیکہین اوسکو ساتہ اصلاح سے کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر اور طعن سے نہ دیکہین پس
اس رسالہ کو ساتہ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فواید اور چند نصایح پر
ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا ✦

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مروہ وغیرہ بجالاتا ہے
اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق
عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض و سما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک
دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق
عالم نے آسمانون کو بنایا اور بمقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف نے خلعت وجود
پایا یعنے اوس کف کو بصورت زمین بناکر پہیلایا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہوکر حرکت
مین آنے لگی اور جنبش بہچالانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ
کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو قبیس پہاڑ نمونہ ہے بیت زمین رات پے دوان ہ

عروس مدعای کو ساتہہ زیور بیان وردو سلیس کے آراستہ کرکے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب الحج رکہا اور عام فہم زبان مین کہ ہرکس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب در باب حج اور
احرام وغیرہ کے احکام نکال سے لے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار سے کے حقیر
بنا بر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای فرماوین علی الخصوص حاجیان خدا پرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے بایام حج وطواف وزیارت سے کے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہ اس رسالہ مین
خطا یا نقصان دیکہین اوسکو ساتہ اصلاح سے کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر اور طعن سے نہ دیکہین پس
اس رسالہ کو ساتہ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فوائد اور چند نصایح پر
ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا ❖

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مروہ وغیرہ بجا لاتا ہے
اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق
عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض و سما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک
دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق
عالم نے آسمانون کو بنایا اور بمقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف نے خلعت وجود
پایا یعنے اوس کف کو بصورت زمین بنا کر پہیلا یا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہو کر حرکت
مین آنے لگی اور جنبش بہجالانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ
کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو القبیس پہاڑ نمونہ سے ہے بیت زمین راتپ ولرزہ

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر نآوے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فرود آوے
حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجالاوے سات مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پہر اسنے کار مفوضہ پر راہی ہوئے حدیث فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور
تا فوت اپنی تن بعبادت الٰہی دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ وہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہاتی اور الم ہر گونہ کہنچے
ہوئے روز میدان صبر مین پہونچے ہوئے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہما السلام زیج منجر کے یعنے در حطیم کہ جانب
ناودان کعبہ کی سے ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوی قوم سے اون کا ایمان نہ لایا
اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہو کر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین
فرماتی اور بعبادت الٰہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل رہا کرتی ہہ حدیث فرمایا آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب و بدون عقاب کے
درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرماے مکہ کی فرماتی تب وحی تشریف آئی
کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام تکو اوس در سے آرہی
آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے
ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ او نزد ناودان کعبہ کے کہڑے دعا کرتے تہے
حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر البارو زمین پر ہے کہ خدا تعالے
نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جا کہ فرمایا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر آوے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فردوس سے آوے اور
حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجالاوے سات مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پہر اپنے کار مفوضہ پر راہی ہوتے حدیث فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور
تا فوت اپنی تن بعبادت الہی دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ وہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہائی اور الم ہرگونہ پہنچے
ہوتے روز میدان صبر مین پہونچے ہوئے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہما السلام زیج منجر کے یعنے در حطیم کہ جانب
تا ودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوئی قوم سے اون کا ایمان نہ لاتا
اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیتا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہوکر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین
فرماتے اور بعبادت الہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل ہاکرتی ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب وبدون عقاب کے
درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرمائے مکہ کی فرمائی تب وحی تشریف لائی
کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام تکو اوس دروازہ سے
آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے
ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ اونپر ودان کعبہ کے کہڑے دعاء کرتے تہے
حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر ایسا روی زمین پر ہے کہ خدا تعالے
نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جاگہ فرمایا وَاتَّخِذُوا مِن مَقَامِ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى

اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو روی زمین پر کہ بمجرد دیکہنے کے عبادت لکہی جاتی
ہے اور اجر پہونچی مگر مکہ معظمہ +

فصل اول بیان مین فرضیت حج کے

ای بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور بدرستی ہوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلامیہ کے
ایک رکن عظیم ہے اور فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حرہ عاقل بالغ وصاحب
نصاب پر باستجماع شروط متذکرہ آیندہ کے تمام عمر مین ایکبار منکر حج کا کافر ہے بلا اختلاف
اور عبادتون مین حقتعالی کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس بمجرد قدرت ہونے کے جو شخص
اوسکی ادای مین آمادہ اور کمربستہ نہو ویگا بڑا گنہگار ہوگا کیونکہ پایا نہی قدرت یعنی استعداد
حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نکیا اور مرگیا تو بلاتفاوت موت
اوسکے مانند موت یہود اور نصارے کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ
کیسی وعید سخت اور حکم کرخت نسبت تارک حج بنا بر ارکان کے وارد ہے پر ظاہر کہ تارک
حج بمرتبہ نہایت بدقسمت اور غافل بکفران نعمت ہے اور بالتخصیص اہل یہود اور نصارا سے
درباره موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہی اہل ملت اور صاحب کتاب ہین پر اوسکے
مطالب عمل درامد سے بے نصیب بلکہ ساتہ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دارمی
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اس لفظ کے کہ جو کوئی
ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب برفع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان
جابر ویا از صدمہ بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے بعد چہوڑ دے مرے خواہ ترسا حدیث
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی حج نکرے اور بہی وصیت نکرے حق سبحانہ تعالے

قبول نکرے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا انحضرت صلعم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر سے اور بہر طور مفروض ہے پہر وہ حج نکرے یا نہ عزیمت حج کے اور مرجاوے تو بلا دلیل اور حجت مرے مثل یہودی اور نصارے کی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا وصیت حج کرنے کو وہ مرے حق تعالے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا نہین قبول کریگا اور اس مقدمہ مین روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہوا اور استطاعت حج کی رکہتا ہوے سو وہ بدون ادا ے حج کے اپنے حال پر مرجاوے سو وراوے کا آتش دوزخ مین یہ لفظ تین مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مستعد حج کرنے کی ہووے اوسکو بہت شتابی اور تعجیل ضرور ہے حدیث فرمایا انحضرت صلعم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے غزا کے اور مرجاوے عین راہ مین لکہا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی وحاجی و معتمر کا اور اسباب مین بعض روایت مین کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکہا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج مین حدیث قدسی سے نقل کرتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالے کہ ای بندہ میرا تجہے مین نے صحت دی اور وجہہ معاش کو تجہپر وسیع کیا پہر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف مین نکیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکمل نعمت سے میری ناامید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے یعنے حج ہر بعد پانچ سال کے عود کرتا ہے یعنے بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا انحضرت صلعم نے کہ جو کوئی ایکساعت خاص براے خدا و براے رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ روی بجانب کعبہ کرکے بیٹہے عنایت کرے ثواب اللہ تعالے اوسکو مانند اوس ثواب کے جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو جہاد کیا ہو اور گہوڑے راہ خدا مین دوڑائے ہون اور روزہ رکہے ہون حدیث فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رحمت کی اللہ تعالی اوپر اہل مکہ کے

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین سے دیکھے و یا روی بکعبہ کردہ سو بخش دیا مین
نے سبکو ملا ایکہ عرض کرین کہ کوئی باقی نرہا مگر ایک جماعت وہ جو سوتے ہین حکم سے نے صادر
ہوگا کہ اون سبکو بہی داخل کرین بخشش سے کئے ہوئے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی مکہ شریفہ مین روز شہر مبارک رمضان کا رکہے عطا کرے خدا تعالی اوسکو ثواب
سو ہزار ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکہا ہوا و ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابری کرتی ہے ساتہ
ہزار رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہوے اور جو کہ جماعت ساتہ ادا کرے نماز وہ محسوب
ہے ساتہ ایک سو پچیس ہزار نماز کے یعنے ایک لاکہہ پچیس ہزار حدیث فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کہ پاوے ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکہے اور نماز تراویح
اور نماز شب ادا کرے اور جو کچہ چاہے سو ہے پڑہے عطا کرے خلاق عالم ثواب وسکو
سو ہزار ماہ رمضان کا در غیر مکہ ہووے اور دیوے اللہ تعالے بعد ہر روزے کی مغفرت
اور شفاعت اور بعد ہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد ہر روزے کے ثواب ازادی
بندہ کا حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے ملکہ
بڑی سعادت اوسکی ہے جو جاروب کشی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک بختی
اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا ہر حال ملحوظ اور مد نظر رکہے
اور کاش اگر باختیار خود لطلب دنیا اور حظوظ نفس کے بدون ضرورت باہر ہووے وہ بلا اتفاق
میدان شقاوت دوڑے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمان نے فرمایا ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہان پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو ہزار اجر لکھی جاوے
سوای مکہ مکرمہ اور پہر وہی بزرگ فرماتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
کہ جسمین شراب ابرار اور مصلا اخیار ہو غیر از مکہ مشرفہ کے وہان شراب ابرار آب زمزم ہے
اور مصلاء اخیار زیر ناودان پہر فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حقتعالی سنے اپنے پیغمبرون کو امر کیا ہووے کہ نماز کرو الا مکہ مکرمہ فقط حدیث ۱۴ فرمایا حضرت سبنے
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گرما مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایکساعت تو دور کرے اللہ تعالے
اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خدا تیعالی بیچ بہشت سکے
دو لبست سالہ راہ سے حدیث ۱۵ فرمایا آنحضرت صلعم سنے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ مین مرجاوے بعد
باندہنے احرام حج کے یا عمرہ سے کے اوٹہاوے اوسکو اللہ تعالے روز قیامت مین بلا حساب و
عذاب اور حکم دیویگا مالک الملک کہ خلق چلی آوے بہشت مین جدہر سے چاہے آوسے حدیث ۱۶
فرمایا جناب سبنے صلی اللہ علیہ وسلم سنے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ معظمہ مین رکہے
اور نماز تراویح اور تہجد ادا کرے پروردگار عالم اوسکو ثواب سے ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہووے
پہان روزہ رکہے اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام مین برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے و اگر
بجماعت نماز ادا کرے ایک رکعت محسوب ہوگا ساتہ ایکسو پچیس ہزار رکعتون کے بعد و ہر روزے کی
اوس سے مغفرت اور شفاعت اور درجہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاویگا حدیث ۱۷
جو کوئی ایکروز مکہ مین بیمار پڑے حرام کرتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ کی اوسپر حدیث ۱۸ فرمایا حضر
صلعم نے جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہین اوسکی شفاعت روز قیامت مین بدرگاہ
تبارک و تعالی کے مین کرونگا حدیث ۱۹ فرمایا جناب سبنے صلی اللہ علیہ وسلم سنے واضح ہو کہ مکہ
اور مدینہ آدمیون کو پاک کرتا ہے گناہون سے جیسا کہ پاک کرتا ہے بہٹہ لوہی کا لوہے کو اور
اہل مکہ خدا تعالے کے نزدیک خاصون سے ہین اور ہمسایون سے اور بہترین وادی ہا وادی
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچ حجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہون سے
پاک ہوجاوے گا اور بہترین چاہ ہای سے چاہ زمزم سے ہے اوسپر نظر کرنا امان ہے نفاق سے
اور جو کوئی کہ پانی اوسکا پیوے جس نیت سے اللہ تعالے وہ مراد اوسکی برلاتا ہے حدیث ۲۰
فرمایا جناب سبنے صلی اللہ و سلم نے کہ جو کوئی مومن نظر کرے بسوی کعبہ پہر اوسکے گناہان

گذشتہ اور آیندہ بخش دیے جاتے ہین روز قیامت مین اور ہمیشہ امان مین اللہ تعالیٰ کے رہیگا
حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبہ شریفہ کے نگاہ کرے بدون
طواف اور ادای نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عبادت یکسالہ سے
غیر مکہ کی اور جو کوئی ادا کرے مثل روزہ کے اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے
تا ذات بابرکات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے
اون سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہین اور حج اگلے امتون پر فرض ہونے یا نہونے
مین علماء کا اختلاف ہے پس قول اصح یون ہے کہ فرض نہ تہا اور بحر العمیق مین درج ہے
کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتون کے حق مین تہے چنانچہ
حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل ہی ملایک بیت اللہ کا حج کرتے تہے ملا علی قاری
نے شرح مناسک متوسط مین تحریر کرتے ہین کہ علما کا اتفاق ہے فرض ہونے مین حج
کے اوپر سایر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تہا پر اونکی
امتون پر فرض نہ تہا اور ملا لازمی اور قطب الدین وغیرہ رحمہم اللہ مکہ معظمہ کے احوال مین یون
قلم زن ہین کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تہے پر امتان مرحومہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پر حج فرض ہوا اور اکثر علما اونکا قول اوپر فرضیت حج کی یون ہے
کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چہہ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضون نے
کہا کہ بعد آٹہہ سال کے سال نوین مین پس آنحضرت صلعم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے
کوئی سال حج ترک نفرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب مین لکھا ہے اور قول بعض
کا یہ ہے کہ آپنے ایک بار دوبار حج شریف کیے ہین شرح سفر السعادت مین مذکور ہے کہ حج
کرنا آپکا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تہا اور جب آپ مدینہ منورہ مین رونق
بخش ہوئے اوسکے بعد حج فرض ہوا اب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسوین سال

حضور اقدس صلعم ساتھ بہتیرے لوگون کے جنکی گنتی بعلم الٰہی ہے بنابر حج مکہ شریفہ کو تشریف لیگئے
پر ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکھہ ۲۴ ہزار تھے اور حضور پر نور نے جو حج کیا ہے
وہ قران تھا کیونکہ قران افضل ہے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
قران اور حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکات شریف مین جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے نہ بنا
اور سنانے غرض اور ریاء رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوئی و لغو پردازی و غیبت نوازی اور غمازی
اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور ارتکاب لا رفث ولا فسوق سے تو پاک کرتا ہے
خدا تعالی اوسکو ایسا گناہون سے جیسے جنے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روایت
کی ہے بخاری اور مسلم اور بہی دیگر احادیث مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو اون دونون کے درمیان مین ہون اور حج مبرور
کے صراحت مین بروایت بخاری اور مسلم کی یون واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہو اور ریا پایا جاوے اور یہی مبرور مقبول کہاتا ہے اور علامت
مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سی بعد حج کے پہر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا حال
احسن و پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند چلتا یا صریحًا نہووے
بلکہ ایسا بہاگے جیسے قصاب سے گائی اور نیک کامون مین جاہد اور راغب ہے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جلشانہ روزانہ ایک سو
بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے از انجملہ ساٹہہ بنابر طواف کرنے والونکے
اور چالیس واسطے نماز پڑہنے والونکے اور بیس واسطے اونکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
رکہتے ہین حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے اور عمرہ

لانے والے درگاہ مین اللہ تعالی کی پہونچنے والی ہین اگر خاص کسی اپنے ایذا کے واسطے امر او مین
مانگے تو اللہ تعالے اوسکو قبول نہین فرماتا ہے اور جو اپنے گناہون سے امرزش چاہے
تو اوسکے گناہون کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرداس نے کہ حدیث شریف
مین وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دعا کی عرفے کے دن عرفات مین
بوقت مغرب واسطے بخشایش گناہان امتان خویش جواب آیا رب الجلیل سے کہ مین نے
بخشدے اون سبکے گناہون کو مگر حق العباد پھر آپنے بعد حمد پردازی جناب احدیت جلشانہ
کی دعا فرمائی کہ پروردگار تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اوسپر کچھ جواب نازل نہ
ہوا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین تشریف لاتے اور صبح کی وقت پھر دعا کی
سو دعا انکی قبول ہوئی اوسوقت آنحضرت صلعم متبسم ہوے تب جناب ابوبکر صدیق اور
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما نے حضور مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت
نہتا اس ہنسی کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب دعا کی قبولیت کی
اور میری جملہ امتون کے گناہونکی بخشایش کی خبر سنی تب چلایا اور اپنے سر پر خاک ڈالا اور گریہ
وزاری کرنے لگا یہ حرکت اوسکی دیکھکر مجھے ہنسی آئی اور ہی اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ
بسند طبرانی اور حکیم ترمذی اور عبداللہ بن احمد اور علی نوسے اور ابن نجدی سے اور یہ کوگ عباس
بن مرداس سے اور جو شخص بارادہ حج وعمرہ کے اپنے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو اجر اوسکا اللہ تعالے پر ہے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ
ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص بنابر حج کے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے لکھتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے
ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنابر عمرہ کے گھر سے نکلے اور مرجاوے تو اللہ تعالی
ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اوسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا تعالی اپنے فضل سے مقرر

کرتا ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس متوفی کا نایب ہوکر اوسکی طرف سے تاقیامت حج کیا کریگا روایت ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو وہ شخص بلاحساب وکتاب آخرت کے بہشت مین جلدی چلا جاوے گا فقط

فصل دوم بیان مین شروط حج کے

اے بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ ان شروط کی تین قسم ہین قسم اول شرط وجوب ہے جس سے
حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلا رکن مسلمان ہونا دوسرا بالغ ہونا
تیسرا عاقل ہونا چوتھا آزاد ہونا یعنے غلام کسیکا نہووے پانچوان قدرت زاد راہ پر رکہنا یعنی اسقدر
زاد راہ ہووے کہ آتے جاتے فراغت سے خرچ کرے اور سواری اور کہانے پینے مین محتاج
نہو اور اہل وعیال کو اپنے خرچ معقول تا مراجعت کے دیجاوے قرضدار نہو بہر حال فارغ البال
ہووے چھٹوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال و ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے کل دو ماہ ایام
اور یہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر ہین لازم ہے کہ وہ لوگ انہین دنونمین اپنے
گہرون سے نکلین اور جو کوئی حج پر مفروض ہو اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید
اوسکو کسی دوسری ضرورت مین خرچ کر دیا تو حج لازم نہین ہے ساتوین تندرست ہونا مریض
نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنپر فرضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ قیود حج کے منحصر ہون
اس شرط کو شرط وقوفی بہی ہین اسکی چار قسم ہین قسم اول امن راہ بہر طور نہونا بآسایش جان
مال کے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور محبوس اور خایف نہو قسم سوم اگر عورت ہو
تو وہ اپنے شوہر یا کسی شخص محرم کے ساتہ ہووے یعنے جسکے ساتہ نکاح حرام ہو اور خنثی مشکل
کا بہی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو لیس بحالت
استجماع شروط بالا ہر شخص مشروط پر لازم بل واجب ہے کہ بذات خود یا بحالت محض عاجزے

اور معذوری دایمی کی نیابتاً ادا ے حج کرے اور جو کسی وجہہ سے نہین کیا تو وقت مرنے
کے اپنے وارث سے نیابۃً ادا ے حج کے وصیت کرے اور برخلاف اسکے کریگا او
مرجاوے تو اوسکی گردن سے بار حج گران یا کسی طور سے نہین اوترا اور بخوبی واضح ہو کہ آج
کوئی مالدار ہی اور چند روز مین نادار ہوگیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جاوے یا صحیح ہی مریض ہوجاوے یا اور
تندرست ہی بیمار بن گیا ان وجوہ سے بہی فرضیت حج اونکی ذمہ سے ہرگز ساقط نہوگی پس اس
صورت مین جسنے خلاف ورزی کی اور تعجیل شروط ادا ے حج مین تندہی نکی اور وہ مرگیا تو موت
اوسکی ساتہ موت یہود اور نصاری کے اور مجوس اور ترسا کی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک زاد راحلہ
لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اوس نے حج کی نیت ادا نکیا تو کچہ فرق نہین ہی کہ وہ شخص
مرے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ بحت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادا ے حج کیا اور اوسکے
بعد اوسپر شروط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی اوسکو لازم نہین ہی کیونکہ حج اسلامیہ
جوکہ عمر بہر مین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہوچکا ہی اوس شخص سے الاچار شخص اس کو چہ سی
باہر ہین یعنی مستثنی نابالغ غلام دیوانہ کافر ان چارونکو بار دیگر حج فرض ہی حدیث
شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی
مان اور باپ کے واسطے تو لکہتا ہی خدا تعالی واسطے اوسکے حج مخصوص اور دیگر حج
نیابۃً مادر و پدر اوسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقبول دنیا سی اور جو کچہ دنیا مین ہے
حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اس بات کے کہ
وصیت کیا گیا ہو تو شے لکہتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس میت کی ایک حج اور واسطے حج
کرنے والے کے ستر حج قسم سوم کی وہ شرطین ہین کہ جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا ہے
اوسکی چار قسم ہین اول قسم مسلمان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہین ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام کے کوئی افعال وارکان حج کا صحیح اور درست نہین ہوتا اور

قسم سوم ہونا ایام حج سے یعنے ماہ شوال وذیقعدہ تا دہ یوم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی

مگر طواف قدوم وسعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہین ہے ولیکن فقط واسطے

طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چہارم ہونا مکان یعنے مسجد حرام کا واسطے طواف کے اور

ہونا میان صفا ومروہ کا بنابر سعی کے شرط ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنے ٹہہرنے کی میدان عرفات اور

واسطے جمع کرنے نماز ظہر اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنابر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی

جاے منا بنابر رمی جمار اور حرم بنابر نحر ہدایا کے واقع ہو کہ یہ ہر ہر مقام مخصوص ہے واسطے

انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سوای اون مقام کے عمل درآمد اونکا مون کا جائز اور صحیح نہیں ہوتا

فصل سوم بیان فرائض حج واحرام اور واجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومحرمات ومفسدات کے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ اس فصل مین سات قسم ہین پہلا قسم فرائض حج اور احرام مین کہ انکی

دو شکل ہے شکل اول بیان مین فرائض حج کہ یہ درحقیقت متعلق ہی ساتہ تین ارکان فرضیہ کے

رکن اول باندہنا احرام کا بدو طریق سے پہلے شروع حج ہے لہذا تقدیم اوسکے اوپر ماہ ہاے

حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد بستن احرام کے بالغ ہوا پہر واسطے

حج کے اوسکو احرام باندہنا ضرور ہوا ورنہ اداے حج بدون بستن احرام ہرگز نہین ہوتا

اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پہر تقدیم ماہ ہاے حج پر نا جائز ہی

دوسرا وقوف کرنا یعنے ٹہہرنا عرفات مین نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنے زوال یوم مذکور سے تا فجر دسوین

اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایکہی ساعت ہووے یہ فرض ہے سوم طواف زیارت

کہ اسکو طواف افاضہ بہی کہتے ہین بقدر چار بار کے فرض ہی باقی تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی

رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونکے ساتون بار فرض ہے اگر ان تینون جز سے کوئی جز باقی

ره جاویگا حج صحیح نہو دیگا اور اسکے سواے ان دو رکنون کو بہی بعضون نے شامل بفرض کیا
ہے یعنی یہ کہ ایک نگاہ رکہنا ترتیب ان تینون ارکان گذشتہ مین اور ثانی اداے کرنا ہر رکن کو
اوسکے وقت پر شکل قسم ثانی بیان مین فرایض حرام کے جاننا چاہیے کہ احرام کیا چیز ہی اور
حقیقت اوسکی کیا ہے پس معنی احرام کے حرام کر دینے کے ہین بدین وجہ مناسبت رکہتا ہی
کہ حجاج پر چند چیزین حرام ہوتی ہین اور فرض احرام کی دو قسم ہین پہلا قسم بیان مین میقات احرام
کے واضح ہو کہ میقات وہ مقام کہلاتا ہے کہ جو محدود بحد شارع ہے کہ جب کوئی شخص اوس جاے
خاص پر یا محاذی مین اوسکے وارد ہووے پس باندہنا احرام کا اوسپر فرض ہو جاوے بدون
بستن احرام کے جانا مکہ معظمہ کو غیر واجب دیکہاوے سو قدم اوسی طرف ٹہراوے اور جہان تک
مقابلہ میقات کا صاف نظر نہ آوے تو دو منزل سے احرام باندہنا لازم ہو جاوے جیسا کہ مشہور
ہے کہ احرام واسطے حج یا عمرہ کے باندہا جاتا ہے پر ظاہر ہے میقات تین قسم کے ہین ایک آفاقی
یعنی خارج از میقات دوم میقاتی یعنی قریب میقات سوم مکے یعنی خاص مکہ والے باقی اب یہان سے
جاننا چاہیے کہ آفاقی کے میقات پانچ ہین یعنی مدینہ والون کے واسطے ذو الحلیفہ ہے اور
واسطے ارباب عراق یعنی بصری اور کوفی اور مشرقیون کی ذات عرق اور مصریون کے واسطے
اور اشخاص شام اور مغرب کے جحفہ اور واسطے نجد والون کے قرن اور بنا بر ارباب یمن و ہندوستان
کے یلملم ہی الحاصل جو کوئی جب میقات کی طرف گذرے وہی اوسکا میقات ہے اور جانے
مکے کو میقات بدون احرام باندہے جانا حرام ہے خواہ بہ نیت حج جاوے یا عمرہ یا بذریعہ
تجارت وغیرہ کے اور پہلے میقات سے احرام باندہنا بہی صحیح ہے اور میقاتی کے پہلے
تمامی زمین حل میقات ہے یعنی درمیان حرم اور میقاتیون کے جو زمین واقع ہی وہ اونکے
لیے میقات ہے مگر اونکو احسن یہی ہے کہ اپنے گہر کے دروازہ سے احرام باندہین اور بغیر باندہے
احرام کے بہی اونکو زمین حرم یا مکے مین جانا درست ہے جو حج کا یا عمرہ ارادہ نہ رکہتے ہون ورنہ واجب ہے

واجب ہے کہ جاب حل کے پہر جاوین اور احرام باندہ سکے اسنیے کو پہونچادین ورنہ دم دینا لازم جائز
اور بنا بر ارباب سلے کے واسطے احرام حج کے تمامے زمین حرم کے میقات ہے پر افضل
ہے کہ اپنے گہر کے دروازے سے احرام باندہنا اور نزدیک بعضون کے زمین مسجد احرام
افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندہنی کو تمام زمین حل میقات ہی ولیکن مقام
حطیم افضل ہے نزدیک امام حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام حجرانہ نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
بسبب قیام مکہ بنیت اقامت یا بغیر اقامت مکی کی آفاقیون کے حق مین یہ حکم ہے پہر اگر باندہے احرام
حل سکے سے واسطے حج کے یا حرم ستے عمرہ کے لیے اور میقاتی حرم سے حج کے واسطے
تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اوسکے مقام مین باندہے ورنہ گناہ گار ہوویگا اور دم
لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم سے مکے مین آنے کا ارادہ رکہتا ہے جو بغیر احرام کے میقات
سے گذرے تو واجب ہے کہ پہر کر اوسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندہ کر
جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو میقات سے اگر احرام باندہے وہان سے تو میقات پر پہر کر آوی
احرام بستہ تلبیہ گو یا ان لوسٹے جو تلبیہ کہتا ہوا میقات سے پہرتے وقت تلبیہ نکہی تو اوسپہ دم لازم
آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکہتا ہو احرام باندہے اور میقات سے گذرے اوسکے
ابلسے حج کی موت کا اندیشہ ہو تو میقات کو نجاوے لوٹ کر بلکہ اوسی جگہ سے احرام باندہ کر حج ادا کرے
لیکن اسپر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو چہوڑ کر دوسرے میقات
پہونچکر احرام باندہے تو بہی جائز ہے دم لازم نہین آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گذر کر
عمرہ کا احرام باندہے بعدہ اس عمرہ کو فاسد کرے تو اوس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا
کے جو دم سے اوسپر میقات سے گذرنے کے سبب سے واجب ہوا تہا ساقط ہوتا ہے اور یہی
حکم اوسکو ہے جو کہ میقات سے بڑہ گیا اور احرام حج کا باندہا پہر فاسد کیا اوسکو یا وہ حج فوت ہو
اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہین رکہتا ہے اگر بدون احرام کے مکے مین جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجالاوے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول مکے سے پہر جو اوسنے احرام باندہا وہین پر حج یا عمرہ کا اور میقات کیطرف پہر گیا اور اس حج یا عمرہ کو ادا کیا تو ادا ہی وجوب ہو گیا لازم آیا اوسپر دینا دم میقات کا باعث ترک حق اوسکے کے اور جو اوسنے میقات مین آکے یا احرام باندہا اس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تہا اور اوسکو ادا کیا تو واجب ادا ہو گیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندہا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت کا اور ادا کیا اوسکو اوسی سال تو روا ہوتا ہی پر اوسکی ضمن مین جو باس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تہا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم بہی ساقط ہوتا ہی پر اگر ادا کرے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال مین تو ادا نہین ہوتا وجوب اس حج یا عمرے کا جو مکے مین احرام باندہنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تہا بلکہ چاہیے کہ اسکو علیحدہ ادا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہین یعنے ایک اگے رکن ہے اور دوسرا شرط ہے اور رکن کی دو صورتین ہین ایک قولی و ثانی فعلی قولی جیسا کہ ساتہی نیت کے ایکبار تلبیہ زبان سے کہنا یعنے باواز بلند اور فعلی یعنے تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتہہ اور چلا آنا اوسکو ساتہہ لیکر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے تلبیہ کرنے کی نیت کرنا حج کی یا عمری کے یا دونون کے تلبیہ اسکی متصل ہووے ایسی لفظون سے کہ جس سے اللہ کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللہم لبیک تا آخر بولنا سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ فرض نہین بلکہ نیت کافی ہے پہر جو شخص نیت کرکے ساتہ اوسکے ایکبار تلبیہ کہے گا تو محرم ہو جاویگا پہر تلبیہ کہے یا نہ کہے اور اگر بدنہ بہیجدیا تو محرم نہین ہوتا جبتک اوسکے ساتہ جا کر نملے مگر متمتع اور قارن بدنہ بہیجدینے سے محرم ہو جاتے ہین پر اوسی ملیا نملی کے کہ اوسکی بہی دو شکل ہے شکل اول بیان وجوب

قسم سوم بیان واجبات حج اور احرام

حج مین ای برادران مسلمانان جانو کہ وجوب حج کے ۲۷ ہین پہلے بجا و نکا ناسوا میت تینے

احرام باندہنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دوسرے سعی
یعنے چلنا صفا و مروہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغاز کرنا ہی قول صحیح ہی
چوتہے بے عذر کو سعی پیدل کرنا پانچوین وقوف کرنا عرفات مین نوین ذیحجہ
کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تہوڑی رات گذرنے تک چہٹے شب
باش ہونا مزدلفہ میں عید کی رات کو اگرچہ ایکہی ساعت ہووے اور اکثر شب
رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتوین
وقت ٹہرنے کا مزدلفے مین دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے تا برآمد آفتاب
ہے درمیان اسکے گو کہ ایکہی ساعت ہووے آٹہوین پڑہنا نماز مغرب کو نماز عشا
کے ساتہ ملاکر مزدلفے میں اسکو جمع تاخیر کہتے ہین نوین رمی جمار یعنے
کنکری پہینکنا تین روز یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین دسوین نگاہ رکہنا ترتیب جمرہ عقبہ کی
رمی اور حلق کی درمیان یعنے اول رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا
واجب ہی مفرد حج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف
زیارت کے واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح ترتیب
سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیارہوین جن روزون
مین رمی جمار کرنا ہے اونہین دنون مین کرنا بارہوین سر منڈانا یا بال کترانا
پاؤ سر کا احرام سے نکلتے وقت تیرہوین سر منڈانا یا بال
کترانا وقت معین اور مکان معین مین یعنے حرم اور ایام
نحر معین مین چودہوین طواف کرنا حطیم کے باہر
سے بدین طور کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے شروع
کرنا طواف کا حجر اسود سے سب بعضے عالمون کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتون مین مذکور ہے شروع[۱۷] کرنا طواف کا اپنے سیدہے طرف سے طہارت[۱۸] سے طواف کرنا فرض ہویا غیر فرض یعنے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک رہنا حالت[۱۹] طواف مین ستر عورت کرنا یعنے جس بدن کا چھپانا نماز مین زن و مرد کو فرض ہے اوسکو چھپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے لیکن طواف واجبات سے سے ہے پیادہ[۱۹] پا طواف کرنا بے عذر کو بعد[۲۰] ہر طواف کے پڑہنا دو رکعت نماز طواف صدر[۲۱] کرنا کہ اسکو طواف وداع اور طواف رخصت بھی کہتے ہین اور وہ واجب ہے اوپر آفاقی اور میقاتی کے طواف[۲۲] زیارت ایام نحر مین کرنا یعنے عید کے روز اور دو روز اوسکے بعد رمی[۲۳] جمار کو ذبح پر مقدم کرنا قارن اور متمتع کو ذبح[۲۴] کرنا ہدیہ کا قارن اور متمتع پر مقدم[۲۵] کرنا قارن اور متمتع کو اوپر حلق کے ذبح کرنا ذبح[۲۶] کرنا ہدیہ کا ایام نحر مین قارن اور متمتع کو عرفات[۲۷] سے امام کے ساتھ نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خواہ عمداً ہو یا سہواً مسئلہ جانتا ہو یا نہو حج صحیح رہتا ہے والا عمداً ترک کرنے سے گناہ اور کراہت تحریمی اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آویگا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہین پر عالمون نے استثنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئین کہ اگر وی ترک ہو جاوین بغیر عذر کے تو بھی دم لازم نہین ہوتا لیکن گنہگار ہوگا کیونکہ انکے وجوب مین اختلاف ہے یعنے ایک بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ مین ادا کرنا دوسرا تاخیر کرنا نماز مغرب کو مزدلفہ مین واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب باشی کرنا مزدلفے مین چوتھے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے فقط شکل دوم وجوب احرام کے بیان مین کہ بحث متعلق بہ دو گونہ رکھے ہے پہلا میقات یا اوس سے پہلے کی جگہہ سے باندہنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سی احرام کے قسم سوم بیان مین سنن حج اور احرام کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول مین بیان سنن حج کے واضح ہو کہ سنن حج کی بہت ہین مگر وہ جو موکد ہین پندرہ ہین ۱ طواف قدوم کرنا ہے آفاقے پر جو مفرد حج ہو

یا قارن نہ ہووے پر اور نہ مفرد عمری پر اور نہ متمتع پر ۲ شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے بحسب قول
صحیح اور ہاتہ اوٹہانا حجر اسود کے مقابل تکبیر کہنے کے وقت شروع طواف مین اور بوسہ دینا اوسکو
اول اور آخر مین ہر طواف کے اور واضح ہو کہ حدیث مین وارد ہے یعنی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ حجر اسود مین سے ہے خدا تیعالی کا اوپر زمین کے کہ مصافحہ کرین اور اوسکے ساتہ بندہ
سب اس طور پر کہ جیسے آپس مین برادران مومن مصافحہ کرتے ہین اور جو شخص کہ بہرہ یاب بیعت
سرور عالم صلعم کا نہوا پس اوسنے ہاتہ حجر اسود مین پہونچایا گویا بیعت ساتہ خدا اور حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کیا حدیث ثانی کہ حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ السلام مین جو کوئی آوے وہ ہر دو احد
روز قیامت مین افزائش بزرگی مین مثل کوہ ابو قبیس کے ہونگے اور ہر ایک اون مقامونکو
آنکہین اور زبانین عطا ہونگے کہ وہ گواہی دینگے جو اونسے ملے ہین اور جسنے بعہد ابراہیم علیہ السلام
کی وفاداری کی ہے اوس روز کہ جس دن بنا بر حج کے بولایا ہے حدیث ثالث کہ کوئی چیز باقی
نہ ہے روی زمین پر بہشت سی مگر حجر الاسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور جو وہ نہوتے کہ مشرکان
زمان جاہلیت مین اپنے اوسکو اپنے ہاتہونسے چہوتے رہتے واسطے ایسے بیماری کے
طلب شفا نکرتے مگر وہ کہ وہ بیمار شفا پاتے ۳ خطبہ پڑہنا امام کا تین جا پہلے مکے معظم مین ۷ تاریخ
کو دوسرے عرفات مین ۹ تاریخ بعد زوال کے مسجد نمرہ مین تیسرے منا مین ۱۱ تاریخ کو ۴ جانا مکے
سے منا کو ۸ تاریخ کو بعد نماز فجر کی ۵ نماز پنج وقتہ ادا کرنا منا مین آٹھوین کی ظہر سے لیکر
روز عرفے فجر تک ۶ عرفی کے اکثر شب منا مین رہنا ۷ جانا منا سے عرفات کو عرفے کی روز
طلوع آفتاب کے بعد ۸ غسل کرنا عرفات مین ۹ عید کی اکثر شب مزدلفے مین رہنا ۱۰
عید کے دن آفتاب طلوع ہونے کے آگے مزدلفے سے منا کو جانا ۱۱ و ۱۲ کی شب منا مین رہنا
۱۲ اوترنا ابطح مین کہ اسکو محصب بہی کہتے ہین منا سے مکے کو آتے وقت اگرچہ
ایک ہی ساعت ہو ۱۳ رمل کرنا مرد کے اول کے تین مرتبہ مین اوس طواف مین کہ جسکی

بعد سعی ہوے ۱۴ اضطباع کرنا مرد کو اس طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمری کا
ہووے اضطباع کے معنی چادر اوڑہنا یون کہ دہنی طرف کی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین
کندہے پر ڈالدے ۱۵ جلد متوجہ ہونا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے
مسجد نمرہ مین جمع تقدیم سے پہر اسمین تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکم سنت کا یہ ہے کہ عمداً ترک کرنے
سے اوسکے گناہ ہے اور خوف عتاب کا اور عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے لیکن دم یا صدقہ اوسکے
ترک سے لازم نہین آتا ہے تسکل دوم بیان مین سنتین احرام کے اور وہ آٹھہ ہین پہلی حج کے
مہینون مین احرام حج کا باندہنا اول سے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت
ہو یا نہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونکے نزدیک احرام حج کا سوا ے شہور
حج کے درست نہین ہے لیکن بغیر احرام عمری کے دوسرے اپنے شہر کی میقات
کے پاس سے احرام باندہنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمری کے اگرچہ حیض
او نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہووے چوتہے دو کپڑون سے زاید نہ پہنا ایک چادر دوسری
لنگی پانچوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے نکے کپڑون کو کہ وہ جائز نہین ہے جب اس کا
اثر باقی رہے چھٹے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتوین تلبیہ کہنا الفاظ ماثورہ سے
بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ مین آٹھوین جب تلبیہ کہے تین تین بار پکار کے کہتے
جانا اور اوسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیانمین مستحبات حج اور احرام کے یہ ہے دو تسکل پر ہے
تسکل اول مستحبات حج مین جاننا چاہے کہ حج کے مستحب بے شمار ہین ولیکن چند مستحب
جو ضروری ہین وہ زبان قلم پر جلوہ گر ہوتے ہین سے پہلے مفرد حج کو ذبح کرنا بکرے کا ہے ۲ وقت
غسل کرنا مکے مین داخل ہونے کے وقت جو آفاقی ہو ۳ غسل کرنا مرد لفے مین جانے کے وقت
مکے اور آفاقی ہر دو کو ۴ جبل رحمت کے نزدیک عرفات مین وقوف کرنا یعنے آنحضرت صلعم
وہان ٹھہرے ہین ۵ نماز ظہر و عصر کو جمع کرکے ظہر کے وقت عرفات مین اسکی تمہر طون سے کے ...

جیسے جمع تقدیم سے کہتے ہین ۶ دعا کرنا کثرت سے عرفات مین اور تلبیہ کہنا کثرت سے ہر وقتون مین ۷
ٹہرنا عرفات مین پیچہے امام کے یا اوسکے قریب دہنے یا بائین طرف ۸ نحر کے روز فجر کے وقت
ٹہرنا مشعر الحرام مین جو ایک جگہ ہے مزدلفے مین اگرچہ سب جگہ مزدلفے کے موقف ہے سوائے
بطن محسر کے ۹ نحر کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام مین ادا کرنا ۱۰ اس نماز کو اول وقت تاریکی
مین ادا کرنا ۱۱ نحر کے روز رمی جمرۂ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اوسکے بعد
طلوع فجر کے جائز ہے ۱۲ طواف زیارت دسوین تک کرنا ۱۳ طواف کرنا عورتون کو رات کے
وقت پس یہ سب حکم مستحب ہین کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم ہے فعل سنت
کے ثواب سے اور ترک مین اوسکے کچہ گناہ نہین اور دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مستحب احرام
کے بہی بسیاری ہین مگر جو ضروری ہے وہ لکہا جاتا ہے واضح ہووے پہلے قبل احرام کے
غسل کرنا اور بال بغل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور مونچہ کترانا اور ناخن کٹانا دوم بہ نیت احرام
غسل کرنا اگرچہ نیت مطلق کافی ہے سوم چادر اور لنگی نئی سفید دہوئی ہوئی ہو چہارم نعلین پہننے
کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بہی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کرکے
بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلے پر بیٹہے ہوئے ہفتم بلند آواز سے تلبیہ کہنا مردون کو مگر مسجد
حرام مین آہستہ کہے ۸ تلبیہ بکثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال و بہر آوان اور در ہر مکان مخصوص
بعد نماز فرض یا نفل کے اور پچہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑہتے وقت اور اوترتے
وقت اور سوتے اور جگتے اور بازار مین چلتے وقت اور بایام ملاقات کسی قافلے کی اور وقت
اوترنے چڑہنے مکان بلند کے الغرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہین
جیسا کہ درمیان دو رکعتون کے تکبیر کہنا پڑتا ہے مدام ورد زبان ایسا چاہیے کہ کہڑا ہو
یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا یا سوار یا پیدل اور ٹہرا نا وضو یا بے وضو جنب ہو یا حائض یا نفسہ ولیکن
طہارت ہر حال مین اولے تر ہے سوائے قضائے حاجت کے کہ مکروہ ہے ۹ باندہنا

احرام میقات سے آگے آفاقی کو بشرطیکہ ممنوعات احرام سے بچے ۱۰ باندہنے احرام سے
پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو اوسکے ساتہ صحبت اور ملاقات کرنا احسن ۱۱ حج کی نیت کرتی
وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو ۱۲ باایام باندہنے احرام کے ذکر کرنا تلبیہ مین اول ہی بار
حج یا عمرہ یا قران کو جیسا کہے لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ یا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ یا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۱۳
درود پڑہنا بعد تلبیہ کے افضل درودون سے درود تشہد ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے
۱۴ اور دعای ماسورہ پڑہنا لیکن درود اور دعا مین آواز کو پست کرنا ۱۵ تلبیہ بولنا کوئی چیز خوش
آنے وقت بعدہ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ کہنا ۱۶ درمیان تلبیہ کے سلام
اور کلام نکرنا اور کہانا نہ کہانا اور پانی نہ پینا ۱۷ تلبیہ کہنے والے کو سلام نکرنا قسم پنجم و ششم بیان مین
مکروہات و محرمات حج اور احرام کے آٹہ انمین بہی دو شکل ہے شکل اول مکروہات و محرمات حج
مین جاننا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بہی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ
ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنے قریب بحرام کے اور ترک سنت سے مکروہ
تنزیہی ہوتا ہے یعنے قریب بحلال کے اور انکے سواے جو چند مکروہات اور ہین اونکو بہی
بیان کیے دیتا ہون وہ یہ ہے پہلے رمی کرنا وہان کے پڑے ہوے کنکرون سے
کہ جسکو لوگ پہینک چکے ہین ۲ دوسرے رمی کرنا کنکرون سے مسجد کے تیسرے رمی
کرنا ان کنکرون سے جو حجر یا حرمی کے گہٹلی سے بڑی ہوون چوتہے توڑنا بڑے کنکر کو چہوٹے
کنکر بنانے کو بنا بر رمی کے پانچوان احرام سے نکلنے وقت پاؤ سر کے حلق یا قصر پر کنفا کرنا
چہٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سواے کسی دوسری جاگہ مین اگرچہ مکے ہووے
پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر بخوف عقاب لگا ہے تارک سنت موکدہ کو
اور اس سے دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہونا
دم کا ہے اور جو چیزین احرام کے بعد ممنوع ہین وہی چیزین حج مین حرام ہین شکل دوم مکروہات

ومحرمات احرام مین کہ وہ یون ہین سے یعنے مکروہات احرام سے کے ترک کرنا سنتون کا ہے یعنے احرام
کے مکروہات یہ ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالون کو کہنگی کرنا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو
بیر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دہونا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہجلانا جو بال ٹوٹنے
کا خوف ہووے اور چادر کو گنڈہی لگاکر باندہنا اور قبا اور عبا اور جبہ اور لبادہ کاندہے پر ڈالنا
اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندہنا اور سوئی اور کانٹا سے
اسکو باندرکہنا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ سے کے سونگہنا اور اوسکو چہونا اور عطار کی دوکان مین
خوشبو سونگہنے کے ارادے سے ٹہہرنا اور بدن مین کسی جگہہ کپڑے سے بغیر عذر کے پٹی باندہنا اور کعبہ
کے پردون مین داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹہڈہی ور رخسارے کو کپڑے سے
دہانپنا اور خوشبو ملا ہوا کہانا کہانا اور اوندہی منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مثل الاچی و لونگ و زعفران
وغیرہ کے کہانے مین ملی ہو کہانا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے دو ہین ایک کرنا
ترک واجبات احرام کا ثانی ترک نکرنا احرام سے کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل ممنوعات مین الگ آویگا
تا کہ عمل مین لانا قسم ہفتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ دونو بشکل واحد کی ہے واضح ہو
جماع کرنا وقوف احرام باندہکر عرفات کے سے آگے حج سے ہے اور طواف کے پہلے عمرہ مین اور جو کوئی
حج مین ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہین ایک
یہ کہ بکری ذبح کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف سے لیکر طواف وداع تک ادا کرنا تیسرے
قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندہکر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے
بعد اور طواف زیارت کی پہلے جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہین ہوتا لیکن ذبح کرنا اونٹ یا گای
کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت یعنے چار شوط فرض سے کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہین
ہوتی ایک یہ فایدہ سے ہے قابل یاد رکہنے کے ہے اسنے جو کوئی حج کا احرام باندہے سب وقت نمیر
تلبیہ کہے ولیکن جمرات ثلثہ کے رمی کے وقت موقوف کرے اور طواف قدوم طواف

زیارت مین دعوات ماثورہ پڑہنا چاہیے +

فصل چہارم بیان مین حج کے آداب مین

ای بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ آداب حج مین کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے ادایے دیون سے فارغ البال بہرحال ہووے اور مرد دانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے باتباع آیہ کریمہ شاورہم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ با سورہ اخلاص ادا کرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑہے بعدہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جن لوگون کو اوسنے رنج پہونچایا ہو اونسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہون اونکو ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز کبہی خیال نرکہے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام سے جو حج کیا جاتا ہے مقبول نہین ہوتا اگرچہ فرض اوترجاتا ہے یعنے ساقط ہوجاویگا اور جو مال مشتبہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادای حج کرے اور اوس مال مشتبہ سے قرض کو ادا کردیوے حج صحیح ہوگا اور رفیق صالح بہم پہونچاوے مگر قرابتی سے اجنبی رفاقت مین افضل ہین اور اپنے اہل وعیال کیواسطے نفقہ رکہکے آپ بخاطر جمعی وخوشدلی سے روانہ ہووے اور راہ مین اللہ جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقویٰ کے لباس سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غصے کو دل سے نکال دیوے خصائل احسن اختیار کرے اور شکل رزائل کو چہوڑ دیوے اور لوگون کی باتونکی برداشت کو اپنے مین حلم اور وقار کا پہاڑ بنا دیوے اور کلمات لایعنی اور بیہودہ گوئی نکرے اور قبیح کامون سے دست بردار ہووے اور اس سفر مبارک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نکرے اور زاد راہ مین غیر کو شریک نکرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعض نے دوشنبہ کے دن بہی

لکھا ہے گھر سے نکلے اور اپنے اہل و عیال کو رخصت کرتے وقت اونکی مین دعا کرے اور
دنیا سے سفر کرنے والے کے طور پر سفر کرے اور گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز
نفل ادا کرکے یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِىْ وَاَنْتَ رَجَائِىْ اللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ مَا اَهَمَّنِىْ وَ
مَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ زَوِّدْنِىْ
التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ وَوَجِّهْنِىْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ
اور جب گھر سے نکلے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ وَفِّقْنِىْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاحْفَظْنِىْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بعدہ آیۃ الکرسی اور سورۂ
اخلاص اور معوذتین ایکبار پڑھے اور سواری سے نکلے کہ پیادہ چلنے سے افضل ہی اور
جب سوار ہووے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ
عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فصل پنجم بیان مین عمرے کے

بھائی مسلمانو اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنے چھوٹا حج اور اسکے بھی
فضایل نہایت از حد ہین جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ یعنے ایک عمرہ دوسرے
عمرے تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو درمیان مین اون دونوں کے ہوں اور حدیث
شریف مین وارد ہے ثَلَاثُ عُمُرَاتٍ كَحَجَّةٍ یعنے تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور

ایک روایت مین آیا ہے عُمْرَتَانِ کَحَجَّۃٍ یعنے دو عمرے مانند ایک حج کے ہین یہ حکم غیر
رمضان کا ہے ولیکن رمضان مین ایک عمرہ مثل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف
مین وارد ہے عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا
اور سنت موکدہ بہی ہی تمام عمر مین ایک بار نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر مین ایکبار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بالاجماع
اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنون مین جائز نہین ہے یعنے روز عرفہ اور عید و تشریق کے دنین
احرام عمری کا باندہنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمری کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور رکن
اسکا طواف ہے بہ قدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین مرتبے طواف سے اور
سعی اور حلق او قصر ہی پہر جب طواف اور سعی او حلق او قصر کیا تو احرام سے نکلا شرطین اور فرضین اور واجبین اور سنتین عمرہ عمرے
کی وہی ہین جو حج کی ہین جیسا کہ جو چیز احرام مین اور طواف مین اور سعی مین اور حلق مین
حج کے فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور حرام اور مکروہ ہین وہی سب چیزین اسمین بہی
واجب العمل ہین اور ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمری کے بجنسہ مانند احرام حج کے ہین
بہر حال ان دونون کے جملہ احکام الٰہی ہین کچہ فرق نہین ہے مگر فرق......... دس چیزون مین ہے
حج اور عمری مین سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہین برخلاف حج کے ثانی
یہ کہ عمری کو کوئی وقت معین نہین یہان تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنے عرفہ
و عید و تشریق کے کہ ان دنون مین مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا
عمرہ فوت نہین ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتہا عمرے مین نہ وقوف عرفات
کا ہے نہ وقوف مزدلفے کا اور نہ شب باشی ہے مزدلفے مین اور منا مین اور نہ رمی جمار ہے
اور نہ جمع کرنا دو نمازون کا اور نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس مین سب چیزین ہین پانچوان
عمری مین طواف قدوم نہین اگرچہ معتمر آفاقی ہووے چہٹا بعد عمری کے طواف وداع نہین مگر

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رکہے بخلاف حج کے مگر بعضون کے نزدیک عمرے مین بہی طواف وداع واجب ہے ساتوان واجب نہین ہوتا کسی خیانت سے عمرے مین ذبح کرنا اونٹ یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنابت سے واجب ہوتا ہے ایک احد السبیلین مین جماع کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت کے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت مین طواف زیارت کرنے سے آٹھوان میقات عمرے کا مکے والون کے حق مین تمام زمین حل ہے اور میقات حج کا اونکو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات اونکا دونون احرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمرے مین طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور اقران اور تمتع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رمی شروع کرنے کے وقت سے موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہین ہوتا ہے صدقہ جنابت طواف مین عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر یا اقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت مین اقل اشواط بے وضو یا بے غسل ادا کرنے سے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت مین صدقہ یعنے آدہی صاع واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے پہر اگر غیر طواف مین جیسا سعی مین عمرے کے جنابت ہو تو اوسکا حکم اور حج کی سعی کا حکم ایک ہی ہے اور مفسد عمرے کا جماع کرنا احد السبیلین مین پہلے ادا کرنے چار شوط طواف عمرے سے ہے پہر اگر ایسا فعل عمرے مین کیا تو اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری ذبح کرنا اور دوسرے باقی افعال عمرے کے ادا کرنا تیسرے پہر دوسرے بار احرام باندہکے اس عمرے کو قضا کرنا

فصل ششم بیان مین ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز مین وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص احرام

حج خواہ عمری کا باندہے تب اوسکو پھر طور لازم ہوگا کہ دور رہے رفث اور فسوق اور جدال سے
جیسا کہ تبارک وتعالے ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
یعنی رفث کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیز باتین روبرو عورتون کے کہنا ہویا
مردون کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان سے سب ہے اور وجہ مخالفت
کی عین احرام مین یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدتر ہے کسی اور وقت کے گناہ سے اور
مراد جدال سے یہ ہے کہ ناحق لڑائی کرنا لوگون سے بزور نفسانیت ونافہمی خود پس ارتکاب
سے ان چیزون کے دم لازم نہین ہوتا ہے ولیکن مرتکب سخت گناہ گار ہوتا ہے اور حج قبول
نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوای اسکے کئی چیزین حرام ہوتی ہین جو انکو
ممنوعات اور مباہات احرام کہتے ہین پہر اگر محرم عمداً اور بغیر عذر کے کوی حرکت ان ممنوعات
سے کر بیٹھے تو اوسکا کفارہ اور گناہ دونون عاید ہوتے ہین یعنے چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کی
توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بہول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل مین لاوے تو کفارہ
ہے اور گناہ نہین یعنے گناہ کے واسطے توبہ نہین ہوتا بہرحال ممنوعات کے ارتکاب سے
کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکہا ہو یا بہولا مسلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہووے
یا غیر کے جبر سے سوتا ہو یا بیدہشت ہو یا ہشیار معذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا بمقدور
بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم
نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصداً یا سہواً یا خطاً یا جبر وغیرہ سے ترک کرے تو بلا شک
دم لازم آویگا جیسا کہ حج کے وجوب مین اسکا مذکور ہو چکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہین
اول دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گاے یا بکری نر ہو یا مادہ یہ جملہ جنایتون مین کافی ہی
ولیکن دو جنایت مین سوائے گاے یا اونٹ دو سالہ ذبح کیے کی جاتی نہین اولے یہ
کہ کل طواف فرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالتمین ادا کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقوف

عرفات کے احد سبیلین مین جماع کیا ہووے دوم صدقہ دینا نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع
کہجور یا جو سے مسکین کو دینا سوم تین روزے پے درپے یا جدا جدا رکہنا پس جنایات باعتبار کفارہ کے
تین قسم ہین پہلی قسم وہ چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے
کہ جنکے کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسرے وہ چیزین ہین کہ جنکے
کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پہر اگر بسبب عذر کے کوئی جنایت محرم سے ہوئی تو اختیار ہے
کہ دم لازم آنے کی صورت مین دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکہے اور صدقہ دینے
کی صورت مین صدقہ دیوے یا روزے رکہے کفارہ اعتذاری یعنے منجملہ دم دینے یا صدقہ دینے
یا روزہ رکہنے کے کوئی امر بجا لاوے پہر جب دم دیوے تو سواے حرم غیر حرم مین جائز نہین ہے
اور صدقہ دیوے تو تین صاع گندم چہہ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو روزے
رکہے تو برابر برابر تین روزے رکہے یا جدے جدے بہی صحیح ہی لیکن عمل درآمدان دونو
حرکا ہر جگہہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنے دوسری وجہون سے اعنے بہول یا چوک یا اختیار
یا کفارہ اختیاری ہے سواے دم دینے کے دوسرا چارہ نہین یا جبر سے یا خواب یا بیداری
وغیرہ مین کوئی جنایت ہو تو اسکا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو معتبر
ہین اونمین سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہووے ثانی سردی جو سختی ہووے ثالث
گرمی جو بکثرت ہووے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہووے یا پہوڑے کا خامس تمام سر کا درد
ہو یا آدہے کا سادس جوا ین کثرت سے ہون بالون مین سر کے پہر ممنوعات احرام کے پانچ
چہہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہو گیا ہے فقط قسم دوم بیان مین ملبوسات کے حکم کے جاننا
چاہیے کہ پارچہ سوزن زدہ یعنے ایسا سیا ہو کہ بدون باندہے صرف ذریعہ سیون سے بدن یا
عضو پر محیط ہووے یا کہپ جاوے سو ایسا کپڑا پہننا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز پر جو لباس
کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیا ہوا کرتہ یا جامہ

یا لنگ کہ بجاے لنگ کے ڈورے یا رسی سے اسکو کمر مین باندہے تو ممنوع اور حرام
نہوگا روزہ کفارہ عاید و واجب ہوویگا مگر مکروہ البتہ ہے احسن سے ہے کہ تہہ بند درجہ اقل ۶ ہاتہ
اور چادر ۶ ہاتہ بدون سیا ہوا محل مین لاوے اور محرم اپنے ہاتہ سے ناپے اور جب محرم
حسب عادت اپنی سیا ہوا لباس ایک رات دن کامل کے قدر پہنا تو اوسپر دم دینا واجب
ہوا یا اوس مدت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ
صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم ہو تو لپ بہر گیہون یا دو لپ جو ہارا جو دینا
چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوے رہا اور بدن سے الگ نہے نکیا اوسوقت
ایکہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنون دم دینے کے بعد پہر ایک روز یا اوس سے
زاید کپڑا بدن سے جدا نکیا یعنی جدا کر کے پہر اوسکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور ایک ہی
روز کامل مین پہنا اور نکالا دو مرتبہ تو یہ دیکہنا چاہیے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہر اوسی کو یا دوسرے
کپڑے کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید ہوگا
اور اگر بضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور توپ اور پگڑی اور پاجامہ
کے ایک دن یا کئی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دن مین پہن لیا یا بوجہ
برودت کے کئی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتون مین ایکہی کفارہ دینا لازم
آویگا یعنے کفارہ اعتذار کہ جس مین دم یا صدقہ یا روزے جایز ہیں اور دو کپڑے پہنا
ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلاً قمیص ضرورۃً اور موذی بدون ضرورت
کے پہنا تو اول مین کفارہ اعتذار کا اور دوسرے مین کفارہ اختیار کا ثابت ہوویگا یعنے
دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ سے بخیے ہے اور کپڑا ایکروز پہنا دوسرے روز نکالا تو ایکہی
کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ ہے اور عذر جانے کے شک کی صورت
مین سے ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر ایکروز کامل عبا یا قبا کے تکمہ لگایا اور ہاتہ آستینو نہیں

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسیطرح ایکہی دم ہے اس صورت مین جو آستین مین ہاتہ نہ ڈالا
اور تکمہ لگایا اور اگر آستین مین ہاتہ نہین ڈالا اور تکمہ بہی نہین لگایا تو کچہ لازم نہ آویگا مگر کراہیت ہے
اور اگر محرم کو سیا لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچہ نہین صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر سر
اور منہ کے سوا کسی جای پر بدن سے پٹی باندہے تو کچہ بہی لازم نہ آویگا مگر مکروہ ہے اور
اگر زعفران یا کسم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب ہوگا یعنی
مرد پر ایکدم سیون کے باعث سے اور دوسرا باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایکدم فقط بو
خوشبو کے ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کرکے اس طور سے پہنا کہ پہلے دن قمیص پہنا اور دوسرے
دن پگڑی باندہا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دینا
لازم آویگا اور اگر سر یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن دہ کپڑا یا بغیر اوسکے چہپاوے تو دم
لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ
پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات مین دم اور اوس سے کم مین صدقہ واجب ہوگا اور
چہارم سر و چہارم روے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گاڑہی چیز خوشبودار مانند صندل
وغیرہ کے سر پر لگاوے تو دو دم لازم ہونگے ایک سر چہپانے اور دوسرا خوشبو لگانے کی
سبب سے اگر وہ خوشبودار نہو تو ایکدم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہووے سر پر لگاوے
یا مانند گونی یا تہلا اور طشت اور لگن اور پتہر ڈہیلا اور لوہا او پتیل اور تختے کے سر پر اوٹہاوے
تو کچہ لازم نہ ہوویگا اگر کوئی ایکدن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دم اوس سے کم ہو
صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو یا اونکے نیچے کے پاس سے تراش کرکے پہنا جو اوسکے پیٹہ کی
اونچی ہڈی سے نیچی ہووے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچہ لازم نہوگا فقط قسم سوم بیان مین خوشبو یا
کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن مین قبل احرام باندہنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے
جائز نہین ہے اور کپڑون مین لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام کے بدن اور

کپڑون مین لگانا خوشبو کی چیزون کا مثل مشک و کافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور صندل اور گلاب
کا پہول تر ہو یا خشک اور زعفران اور کسم اور مہندی اور بنفشہ اور سبزہ اور موگرہ اور چنبیلی اور
نرگس اور زیتون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہین ہے کہ بدن مین یا کپڑون مین لگاوے
یا کہاوے یا سونگہے پہر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زیادہ اوس سے خوشبو لگاوے
تو اوسپر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مراد عضو کامل
سے مانند سر اور داڑہی اور مونچہین اور ہاتہ اور ران اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم ہو
تو اعتبار عضو کو ہے اور اگر خوشبو زایدہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنے اگر تہوڑی خوشبو کامل
عضو مین استعمال کیا یا زاید خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تہوڑی خوشبو
ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس مین سب عضا کو خوشبو
لگاوین تو اوسپر ایکدم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسون مین لگاوے تو ہر عضو کے لیے جدا
جدا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہون مین استعمال خوشبو کا کری پہر اوسکو جمع کرنے
سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا ورنہ صدقہ اور اگر سرمہ خوشبودار
تین مرتبہ انکہون مین لگاوے تو اوسپر بہی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگاوے تو صدقہ
اور جس سرمہ مین خوشبو نہو اوسکے لگانے سے کچہ لازم نہین آویگا مگر ترک اوسکا اولے ہی
اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک و کافور وغیرہ نے ملاتے دوسری چیز مین بہت سی
کہ جس سے اکثر کہانے سے منہ بہر جاوے لگا ہووے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم
ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزین کہانے مین ڈالکر پکا کے کہاوے تو کچہ لازم
نہوگا اور اگر بغیر پکانے کے کہانے کی چیزون مین ملاکر کہاوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے
اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر مغلوب ہے تو کچہ بہی نہین بخلاف اوسکے
کہ اگر پینے کی چیزون مین ملاکر پیے تو خوشبو کی چیز غالب ہونیکی صورت مین دم اور بحالت مغلوب

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملاتی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایکبار لگایا تو صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و طول مین ایک بالشت سے زاید خوشبو لگی ہو اور اوسکو ایکدن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیو ے اور اگر بالشت بھر ہو تو صدقہ اور اوس سے کم ہووے تو ایک لپ گیہون دیوے اور زعفران اور کسم کے خوشبو ہی سے رنگا ہوا کپڑا ایک روز پہننے سے دم اور اوس سے کم مین صدقہ لازم آویگا اور ایکروز یا ایک رات تک چادر یا پلنگ کے پلو مین مشک یا کافور یا عنبر یا عود باندہ رکھنے سے دم یا صدقہ لازم ہوویگا یعنے اگر وہ خوشبو اگر زاید ہے تو دم اور جو کم ہی تو صدقہ اور جو تمام سر یا ڈاڑہی یا ہتیلی کو منہدی سے خضاب کرے اگر وہ منہدی پتلی ہے تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر گاڑہی ہے تو دو دم اور اگر تمام سر کو منہدی چپکا کر لگاوے گا تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتہ کی ہتیلی یا پاون کے تلون مین منہدی لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو تیل اور گہانس کہ خوشبو دار ہووے سو اوسکا بہی یہی حکم ہے اور جو تیل کہ خوشبو دار ہووے سو اوسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تل کا تیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تہوڑے استعمال سے صدقہ .... لازم ہوگا اور اسکو کہاوے یا بطور دوا کے استعمال کرے یا پاون کے شقوق مین یا زخم کو لگاوے یا کان یا ناک مین ٹپکاوے تو کچہ نہین اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو لگایا تو فاعل پر کچہ نہین اور مفعول پر جزا ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم ہے یعنے دونون کا حکم واحد ہے فقط

قسم چہارم بیان مین سر مونڈانے اور ناخن کٹوانے مین جاننا چاہیے کہ اگر تمام یا پاؤ سر اور تمام ڈاڑہی یا پاؤ ڈاڑہی اور تمام گردن کے بال اور زیر ناف کے بال اور سنگہی لگانے کی جگہہ کے بال اور دونو بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال مونڈے یا مونڈاوے یا اوکہاڑے یا نورہ سے پاک
کرے تو ان جملہ شکل مین دم لازم آویگا اور جو سر یا ڈاڑہی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے
اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال پاؤ حصہ سے زاید تراشے تو صدقہ ہی لازم ہوویگا اور جو
بال موچہہ کے کل یا تہوڑے ترشواے تو بہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب اعضا کے
بال ایکہی نشست مین نکالے تو ایکہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار جلسہ
مین یعنے ہر ایک نشست مین پاؤ سر مونڈاوے تو بہی ایکہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا ڈاڑہی
سے بوقت وضو یا وقت کہجلانے یا ہاتہ پہرانے کی وجہ سے ایک بال سے لیکر نو بال تک نکلے
تو ایک مٹہی گندم یا ایک ٹکرا روٹی کا یا ایک کہجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو
دس بال ہون دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکانے وقت کسی کے بال جل جادین اور عضو
کامل کو پہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر یا ڈاڑہی کے بال جہڑ جاوین
تو کچہ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور منڈانے
والے پر دم لازم آویگا سواے غیر محرم کے کہ اوسپر کچہ نہین خواہ وہ مونڈنے والا بحکم محرم
مونڈے یا خود جبراً یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبر اور حالت نیند کے اوسپر دم واجب
ہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اوسکے حکم سے یا بدون حکم
کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم
کی موچہین مونڈے یا کترا وے یا ناخن کٹاوے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب
ہوگا اور بلفظ اسی ایک قول کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اوسکے ناخن کٹا لینے سے
محرم پر صدقہ معین نہین مگر کچہ خیرات کرے اور جو محرم ایک ہاتہ یا ایک پانو کے ناخن تراشے
یا ایک جلسہ مین دونو ہاتہ یا دونو پاون کے یا ایکہی ہاتہ یا ایکہی پانون کے ناخن کٹاوے
تو ایکدم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس مین متفرق تراشے تو چار دم واجب ہوینگے

اگر چار و اعضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے مقابلہ
مین... آدھے صاع گیہون صدقہ دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پہونچے تو دم دینا جائز
ہوگا اور اگر ہاتھ کے یا پانون کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم
ہوگا فقط قسم پنجم بیان مین جماع اور دواعی جماع کے واضح ہو کہ جماع سے احرام اور حج اور عمرہ
فاسد ہوتا ہے پھر اگر کوئی محرم جماع قبل یا دبر مین آدمی کے وقوف عرفات کے آگے طواف
عمرہ کے کرے تو حج اور عمرہ ان ہر دو کا فاسد ہوتا ہے اگر وے دونون محرم ہون اور اونپر
تین چیزین واجب ہوتے ہین جیسا بیان اسکا حج اور احرام کی مفسدات مین گذر گیا اور اگر وقوف
عرفات کے بعد یا حلق اور اکثر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عمدًا یا سہوًا حج فاسد نہین
ہوتا ہے اور اوسپر بدنہ واجب ہوتا ہے او اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع
کرے تو بکری لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچھ لازم نہین ہوتا
اور اگر کوئی محرم آگے وقوف عرفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج مین جماع یا معانقہ یا مباشرت
فاحشہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چھووے انزال ہو یا نہو اوسپر دم لازم آویگا
لیکن حج یا عمرہ فاسد نہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکھے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال ہوجاوے
یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہوگی اور بسبب زلق کے یعنے ہاتھ کی حرکت سے
منی نکالے تو دم لازم آویگا قسم ششم بیان مین شکار اور حرم کے جنگل کا جھاڑ کاٹنی اور جون وغیرہ
کے مارنے کے جاننا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل مین یا حرم مین مارنا
اور اوسکے قتل کو غیرون کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہہ جانور کے بتانا
پھر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہین اور شکار کرنے والے کی اعانت
کرنی اپنی ذات سے یا ہتیار سے مانند تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکی جگہہ
سے نکالدینا اور اوسکو بیچنا خرید کرنا پھر ان سب صورتون سے جزا لازم ہوتی ہے یعنی اوس

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اوسکے مارے جانے کی جگہ مین یا اوسکے اطراف مین
جو قیمت اوسکی اوسوقت مین دو شخص عادل کے ٹہرانے سے ٹہر جاوے پہر وہ شخص مختار ہے چاہے
کہ اوس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اوسکو مکے مین ذبح کرکے گوشت کو اوسکے
خیرات کرے یا اس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجون اور مسکینون کو آدہے آدہے
صاع گیہون اور ایک ایک صاع جو یا چہوہارا اپنے خرچ خیرات کردیوے یا ہر مسکین کے
صدقے کے بدلے ایک روزہ رکہے پر تقسیم کرے خیر اگر کچہ غلہ آدہے صاع سے کم گندم مین اور
ایک صاع سے جو وغیرہ مین رہ جاوے تو اوسکو بہی تصدق کردیوے یا اوسکے بدلے مین
بہی ایک روزہ رکہے اور جو غیر محرم شکار کو حرم سے کہ قتل کرے تو اوسکو بہی یہی جزا ہے
لیکن اوسکو روزہ رکہنا جائز نہین ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اوسکا کوئی عضو کاٹنے یا
اوسکے بال اوکہاڑنے کی صورتون مین اسکے نقصان کے موافق جو قیمت ٹہیر گئی سو اوسکو
خیرات کردے اور جو کوئی کسی جانور کے پرون کو اوکہاڑے یا اوسکے پاؤن کاٹے اور وہ
اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پہوڑ کے مرا ہوا بچہ اوسمین سے نکالا تو قیمت اوس
جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی محرم حل کے یا حرم کے شکار کو ذبح کیا تو کہانا
اوس گوشت کا اوسپر اور غیر پر حرام ہوا پہر اگر محرم اوسکو کہاوے تو پہر لوٹنے گوشت کی قیمت
خیرات کرنا اوسپر واجب ہوا اور غیر محرم کہاوے تو کچہ نہین اور جو غیر محرم کے شکار کو ذبح
کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر محرم کے شکار کا گوشت جو اوسنے حل مین شکار کیا اور ذبح
کیا ہو محرم کو کہانا حلال ہے اس شرط سے کہ محرم نے اوسکو شکار کرنے کے واسطے حکم یا
اشارہ نکیا ہو اور جو کسی کے ساتہ حرم مین داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہیے
کہ اسکو چہوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مرجاوے تو جزا لازم ہوتی ہے اور اگر اسکو کسی کے
ہاتہ بیچا ہے تو پہر اوس سے مول لیکے چہوڑ دینا واجب آتا ہے اور اگر دو محرم یا زیادہ ایک

جانور کو قتل کرین حل مین ہو یا حرم مین تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص غیر محرم یا زیادہ ایک جانور کو حرم کے اندر ایک ہی ضرب مین قتل کرین تو جزا اوسکی سب پر تقسیم کیجاویگی اور اگر کوئی محرم نے شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اوس شکار کو ذبح کیا تو جزا دونون پر لازم آویگی مگر جزا پکڑنے والے کی جانب سے قاتل ہی کو دینا ہووے گا اور حرم کی گھانس یا جنگلی جہاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی ہی جانا چاہیے بہائی مسلمانون کہ وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سو دونا اسکا قارن پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتھ ہدی لے گیا ہی واجب ہوتا ہی اور جب قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑہے تو مفرد کے برابر ہے

اگر محرم ہرنی کو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بعد بچہ جنے پہر دونون مر گئے ضمان دونون کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا بعد بچہ پیدا ہوکے دونون مر جاوین تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ بچہ کا اور ایک جوان کو مارنے سے ایک ٹکڑا روٹی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین تو ایک مٹھی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہون تو آدہا صاع گندم دیوے یہ اس صورت مین ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑکر مارا ہو اور جو زمین سے پکڑکر مارا ہو تو کچہہ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دہوپ مین ڈال دیا کہ جوین مر جاوین اور بہت جوین موئے تو اوسپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے اور جو دہوپ مین کپڑا خشک ہونے کو رکھا اس نیت سے کہ جون مر جاوین یا اولٹ جون کو غیر کے ہاتہہ سے مروا ڈالا تو اس پر نصف صاع گیہون صدقہ دینا واجب آتا ہی اور اگر دہوپ مین کپڑا رکہا ہووے اور نیت جون مرنے کی نہ کیا ہووے اور جون مر جاوین تو اسپر کچہہ بہی لازم نہین آتا ہی اور ایک ٹڈا مارنے سے جنس گندم وغیرہ سے تہوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جہاڑ چار قسم پر ہین

پہلے وہ ہی جو آدمیون نے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہین دوسرے وہ ہی کہ جو
خود بخود پیدا ہوا ہووے ویسا جو آدمی نہین لگاتے ہین پہر اونکی تین قسمون سے
جہاڑ کاٹنا اور استعمال مین لانا درست ہی اور چوتہی قسم سے بشرطیکہ تر و تازہ ہو کاٹنا
اور اوسکو استعمال کرنا کسیکو جائز نہین محرم ہووے یا غیر پہر اگر کوئی مسلمان
عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسیکی ملک مین نہووے تو قیمت اوس
جہاڑ کی دینی اوسپر واجب ہے پہر اگر چاہے اس قیمت سے گندم خرید کر مساکین
کو دیوے اور چاہے طعام خرید کے صدقہ دیوے یا اس قیمت سے بکری
خرید کرکے ذبح کرے اور یہ صدقہ ہر جگہ پر جائز ہی اور ذبح سوائے حرم کے
جائز نہین ہی اور ادائے قیمت کے بعد اس جہاڑ کو استعمال مین لانا مکروہ ہے
ولیکن اگر اوسکو بیچکر قیمت کو اوسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سوکہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا
اور اوسکو استعمال مین لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسیطرح جہاڑ سے تازے
پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہووے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور
چرانے سے قیمت لازم ہووے گی ۔

فصل ہفتم بیان مین مباحات احرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا مباح ہی آب خالص سے واسطے طہارت
کے اور اوس پانی مین ایسی قسم کی خوشبو نہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن بدن کو ملے اور
میل دور کرے اور پانی مین غوطہ مارکے نہانا اور کپڑے دہونا طہارت کی نیت
سے نہ جوؤن کے مرنے کے ارادے سے اور ہتیار باندہنا مانند شمشیر وغیرہ کے
اور کمر بند باندہنا اور کمر مین ہمیانی باندہنا اور دہوپ سے گہر یا دیوار یا دیرہ
یا چہتری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور سرمہ لگانا کہ جسمین خوشبو نہو سنت اور

قوت بصارت کی نیت سے اور آئینہ دیکھنا اور مسواک کرنا اور دانت کو جڑ سے اوکھاڑنا
اور ٹوٹا ناخن ترشنا اور فصد کہولنا اور سینگی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور ختنہ کرنا
اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندہنا منہ اور سر کے سوائے اور اوڑہنا سب طرح کے
کپڑونکا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہوا مگر سرخ اور زرد اور خوشبودار نہو اور تکیے
پر سر اور رخسار لگانا اور سر پر ہاتہہ رکہنا اپنا ہو یا غیر کا اور پہننا جوتے کا جو پاؤن
کے پیٹہ کی ہڈی اونچی سے نیچی ہووے اور دو کانون اور کپڑون اور ٹہڈ ہی
کے نیچے داڑہی اور باقی سب بدن کو ڈہانپنا سوائے سر اور منہ کے اور اوٹہانا
سر پر دیگ اور تہلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہین اور کہانا
اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اوسکو بلے اجازت محرم کے حل مین شکار کیا ہو اور
غیر محرم نے اوسکو ذبح کیا ہو اور شکار کرنا مچہلی کا اور کہانا اوس کہانے کا کہ جسمین خوشبو
کی چیزین ڈالکر پکائے ہون مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا
یا اوکہاڑنا گہانس یا جہاڑ کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر پڑہنا اور بنانا کہ جسمین
گناہ کا مضمون نہو اور نکاح کرنا یا کر دینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اونکے نزدیک
جائز نہین ہی بلکہ حالت احرام مین حرام ہی اور ذبح کرنا گائی اور بکری اور مرغی اور اونٹ
کا اور مارنا سانپ اور بچہو اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور ناسبیل اور گرگٹ اور لاندگی
کا اور مارنا اون جانورونکا جو پہاڑ کہانے والے اور ایذا دینے والے ہین اور مارنا
شپلک اور مکہی اور مچہر اور پسو اور گوجڑے کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کتے
اور درندے کا اور کہجلانا بدن کا اسطور سے کہ بال نہ جہڑے اگرچہ خون نکلے اور
بیٹہنا عطار کی دوکان مین جس کے پاس کہ خوشبو ہووے بشرطیکہ خوشبو
سونگہنے کا ارادہ نہو *

آغاز فصل ہشتم بیان مین اقسام احرام اور احکام قران اور تمتع وغیرہ کے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ احرام چار قسم پر ہے پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد
عمرے کا ثالث احرام قران کا چوتہا تمتع کا پہر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے ان چارون مین قران افضل ہے بعد تمتع اوسکے بعد افراد حج بعد
ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہے پس
پیچہے تمتع اوسکے بعد قران ولیکن قران اور تمتع آفاقی کے حق مین مشروع ہے
اور میقاتی اور مکی کے حق مین ممنوع اور افراد حج اور افراد عمرہ سب کے حق
مین درست اور صحیح ہے خواہ آفاقی ہو یا میقاتی یا مکی پس افراد حج کا احرام یہ ہے
کہ حج کرنے والا میقات کو پونہچکے یا آگے سے میقات کے حج کے ماہون
مین یا اوسکے آگے فقط حج کا احرام باندہے پہر اگر حج کے ماہون مین مکے کو
پونہچا ہے تو طواف قدوم بجا لاکے اسی احرام سے حج کے دنون مین حج ادا
کرے اور عمرہ ادا نکرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنی کی دوسرے
احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینون کے آگے مکے کو پونہچا ہے
تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہوے یعنے سر نہ مونڈاوے
پہر حج کے دنون اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندہنی
والے کو مفرد حج بولتے ہین اور افراد عمرے کا احرام یہ ہے کہ میقات کو پونہچکے
یا آگے سے میقات کے صرف عمرے کا احرام باندہے حج کی مہینون
مین یا آگے اوسکے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لبیک
بالعمرۃ اور ادا کرے اوسکو حج کے ماہون کے سوائے یعنے حج کے آگے
یا بعد حج کے یا اس سال حج نکرے اور عمرہ فقط بجا لاوے اسطور سے احرام
باندہنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہین اور قران کا احرام یون ہے کہ میقات
سے یا اوسکے آگے سے حج کے مہینون مین یا اوسکے پہلے حج اور عمرے کو

ملاکر دونون کے واسطے ایک ہی احرام باندہے اور مکہ معظمہ مین جا کے
اون ارکان عمرے کے یعنے طواف اور سعی حج کے ہی مہینونمین بجالاوے
بعد دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہولے یعنے سر نہ مونڈے
بلکہ اسی احرام پر رہے پہر حج کے دنونمین ارکان حج کے ادا کرے احرام کہولے
ایسے احرام باندہنے والے کو قارن زبان زد کرتے ہین پہر اگر قارن نے حج اور
عمرے کے واسطے دو طواف اور دو سعی ملا کر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور
عید کے روز یعنے دسوین تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد واسطے اوسکے ایک
بکرا یا بدنہ ذبح کرے جو سات آدمی شریک ہو کے ایک بدنہ یعنے اونٹ ذبح
کرین تو درست ہی دم قران اسکو کہتے ہین یہ دم واجب ہی قارن پر جو احرام
قران کا باندہے اور بعد ذبح کے حلق یا قصر کرے کہ احرام سے نکلے اور جسکو
بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت نہین ہی تو تین روزے رکہے یعنے احرام
باندہنے کے بعد سے نوین تاریخ تک یہ روزے رکہنے جائز ہین مگر
افضل اور اولی یون ہی کہ ساتوین و آٹہوین و نوین رکہے بعد نحر کے روز
یعنے دسوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکہے
اور ان روزون کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضا ہی رمضان یا نذر مطلق
یا کفارے کے روزون مین شرط ہی اور جائز ہی کہ پے در پے رکہے یا جدا جدا مکہ
مین رہ کے رکہا کرے یا اور کہین یہ دس روزے بدل ہین دم قران کے یہین
پہر جو قارن اول کے تین روزے نہ رکہے گا تو دوسرے سات روزے بہی
اوسکے ذمہ سے ساقط ہوتے ہین اور اسکے بدلے مین دم دینا لازم آتا ہی اور اگر
کوئی قارن مکے کو نجا کے عرفات مین جا کر ٹہرا تو عمرہ ترک ہونے سے ذبح
کرنا بکری کا اور قضا کرنا عمرے کا اسپر واجب ہوتا ہی اور اگر پہلے حلق کے ہدی کا

قادر ہو تو اوسی قربح کرنا لازم ہی اور روزے رکہنا اوسکے بدلے مین جائز نہین ہی اور تمتع کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے حج کے مہینون مین حج کے یا اوسکے آگے احرام عمرے کا باندہے اوسکے بعد حج کے ہی مہینون مین مکہ شریف مین پونہچکر اول طواف عمرے کا بجالاوے اور اس طواف مین حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد سعی کرے پہر حلق کرے یا قصر کرکے احرام سے نکلے پہر حج کے دنون ساتوین یا آٹھوین تاریخ احرام حج کا باندہ کے حج ادا کرے پہر اگر عمرے کو حج کے مہینون سے آگے ادا کیا تو متمتع نہووے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد حج ہووے گا اور دم تمتع کا اوسپر واجب نہوگا کیونکہ عمرے کو حج کے مہینون مین ادا کرنا تمتع اور قران کے لیے شرط ہی اور اوس متمتع پر واجب نہین کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی رکہے بعد ازان ارکان حج کے ادا کرے اسطور سے احرام باندہنے والے کو متمتع بولتے ہین پہر جو متمتع میقات سے اپنے ساتہ ہدی نہین لے گیا سو اسکا حال یہی ہی جو مذکور ہوا اور جو متمتع اپنے ساتہ ہدی لے جاوے اوسکو حلال ہونا جائز نہین ہے بہر حال متمتع پر خواہ ہدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرا یا ہدیہ قربح کرنا واسطے شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا قارن کو پہر اس دم کو دم تمتع کہتے ہین اگر بکرا یا ہدیہ خرید کرنے کے قدرت یعنی مقدور نہو تو اس کے بدل دس روزے رکہنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو قارن کے روزے رکہنے کا حکم ہے اور متمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے مین مگر طواف قدوم متمتع کے حق مین نہین ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور وہ عل

کے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنی چار دوڑ ادا نہ کیا ہو یا نہ ادا کرنا عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر وقوف عرفات کے پہلے جائز بلکہ سنت ہی کہ اسکو قران کہتے ہین ولیکن صورت اخیر مین اشارت گناہ ہی کیونکہ اس صورت مین حج کے احرام اور اوسکے افعال مین عمرے کے افعال حاصل ہوتے ہین پھر جب وہ دونون احرام حج کے ہون تو ادا ہر دو کا لازم ہوگا مگر ایک ترک کرکے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ تکرار حج کی ایکسال مین ناجائز ہی اگرچہ ہر دو احرام عمرے کے ہون تب بھی ادا کرنا دونون کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کرکے بمرتبۂ ثانی اسی سال مین قضا کرنا لازم ہوگا کسواسطے کہ تکرار عمرے کے ایکسال مین درست اور صحیح ہی اور باقی مذکورہ ہی چار دن صورتون مین ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے عابدحال ہوگا مگر قران کی صورت کے سوا ان دو سے ایک کو ترک کرنا پڑے گا پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا پھر اگر متروک عمرہ ہی اسکو قضا کرے ترک کرنے کی جنایت کا دم دیوے اور جو متروک حج ہی تو اوسکو دوسرے عمرے کے ساتھ قضا کرے دم جنایت کا دیوے مثال ان چار صورتون کی علی الترتیب سے ہین مثال جیسا کوئی آفاقی یا غیر آفاقی حج کا احرام باندھے حج کے طواف سے اقل شواط یعنی ایک یا تین بار پھرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندھا تو عمرے کو چھوڑ دیوے اور بعد ادا ے حج کے عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے مثال جیسا کہ مکی اور میقاتی عمرے کا احرام باندھ کر اوسکے طواف کمتر اشواط پھرنے کے بعد حج کا احرام باندھا تو اس حج کو چھوڑ دے اور اوس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کو قضا کرے اوسی سال یا دوسرے سال ساتھ دوسرے عمرے کی

اور دم دیوے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا میقاتی حج کا احرام باندھا اور
اسکے طواف سے کوئی شوط ادا کرکے پھر عمرے کے احرام کو باندھین عمرے
کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجالا کے حج ادا کرے اسصورت مین آفاقی قارن ہوگا
مگر اوپر دم شکر اور غیر پر جنابت کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا میقاتی عمرے
کا احرام باندھکے اوسکے طواف سے کوئی شوط نہین پھر کے حج کا احرام باندھی
تو عمرے کو ترک کرے اور حج ادا کرکے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے
اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پھرنے کے بعد حج کا احرام کیا
ہی تو حج کو چھوڑ دیوے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تئین دوسرے
عمرے کے ہمراہ قضا کرنا ضرور ہی اور دم دینا بھی واجب اور لازم ہوگیا اور اگر عمرے
کو چھوڑکر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگیا اور دم بھی دینا لازم
آوے گا اور جو حج اور عمرے دونون کو ادا کیا ملاکر تو بھی جائز ہی مگر دونون کو
جمع کرنے سے دم جنابت واجب الحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور میقاتی کے
خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت مین کہ عمرے کے طواف سے
چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندھا ہی تو اس کے حق مین سنت
ہی کہ حج یا عمرے کو ترک نکرے بلکہ عمرے کو ادا کرے حج گذارے یا حج اور
عمرے کی افعال ہر طرح جمع کرکے بجالاوے پس اسپر بھی دم قران واجب
ہوگا ولیکن یہ دم دم جنابت نہین بلکہ دم شکر ہی اور اگر اوس نے چار شوط ادا
کرنے کے بعد حج کے احرام باندھا ہی تو قارن نرہے گا بلکہ مفرد حج ہو جاوے
گا پس اسکا حکم مکی اور میقاتی کا ہے فقط

فصل دہم بیان مین طواف حج اور جنابات طواف اور سعی

اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار اور ذبح ہدایا وغیرہ کے

اے برادران مسلمانون اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق امر حج کے آٹھہ اقسام پر ہوتی ہین

پہلی قسم بیانون مین طواف حج کے ہی

واضح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پھرنے کو کہتے ہین اور ہر طواف کے سات پھیر ہین اون پھیر کو شوط عرب مین کہتے ہین سو اوس طواف کے تین طرح ہین اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور لقا کے بھی زبان زد ہی سو وہ سنت موکدہ ہی میقاتی اور آفاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہووے ولیکن مکی اور متمتع اور مفرد عمرے پر سنت نہین اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتہ احرام کے ماہ ہا حج مین پس جو کوئی طواف قدوم نکرکے عرفات مین جا ٹھہرا تو وقت اوسکا فوت ہوا دوم طواف زیارت ہی کہ جو ساتہ طواف رکن اور طواف افاضہ کے بھی مرد زبان ہی سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہین اور اوسکے صحت کا وقت عید کی طلوع فجر سے تحریک ہی یعنی انتہا بارہوین کے غروب آفتاب تک سیوم وداع ہی جو طواف صدر بھی کہاتا ہی یہ طواف واجب اوپر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنے بحالت ہونے حج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہین اوپر مفرد عمرہ یا مکی خواہ میقاتی پر اور اوسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پھر اوسکو ایام نحر مین بجالاوین یا بعد اوسکے مگر مکہ سے نکلتے وقت نیت سے حضرت کے بجالانا مستحب ہی اور ان تینون طوافون مین نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف مین چار شوط فرض ہین اور باقی تین شوط واجب اور ان طوافون کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنن تین درج کیے گئے ہین وہان سے ہر شایق کو مفصل اور بشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جاننا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم مین سنت موکدہ ہی لیکن اوسوقت
سے کہ حج کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع
اور رمل بہی اس طواف مین نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کہ حج کی سعی کو بعد
طواف قدوم کے بجالاوے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف
زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے
بعد کرنا درست نہین ہی پہر اضطباع اور رمل اوس طواف مین سنت ہوگا کہ جسکے
پیچہے سعی پائی جاوے پس طواف عمرے مین اضطباع اور رمل بغیر شرط کے
سنت ہی اور طواف وداع مین نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اوسکے بعد سعی
ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اوسکو مقام ابراہیم کے پاس
ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتون کو مکروہ وقتون مین نہ پڑہے اور مکروہ ہی
طواف کرنا نعلین یا موزے پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبۂ
جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کرکے
بقیہ طواف بجالاوے اس صورت مین صدقہ اوسپر کسی چیز کا واجب نہین ہوتا ہے
حدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف نذر
گرما مین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت مین حجر اسود کے
پاس پونہچے اور اوسکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اوسوقت کسیکو ایذا نہ پونہچے اور کلمات
دنیاوی نہ کہے بجز ذکر اللہ تعالے شانہ کے سو بعدد ہر قدم کے کہ رکہے اور اوٹہاوے
ستر ہزار نکوئیان اوسکے واسطے لکہی جاوین اور ستر ہزار حسنات اوسکے بلند کیے جاوین
اور اوسکے نامۂ اعمال سے ستر ہزار برائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فرشتہ لوگ کسی کے ساتہ مصافحہ کرین
ہر آئینہ ساتہ غازیان یا نیکی کنندگان یا مادر و پدر خود شسکے یا جو کہ طواف

گرد کعبہ مکرمہ کے کرین حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
گرد مین کعبہ معظمہ کے ستر ہزار فرشتہ ہین کہ آمرزش چاہتے ہین اون کے
واسطے جو طواف کرین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ در آنا ہی رحمت پروردگار عالم مین بدرستیکہ
خداوند تعالی مباہات کرتا ہی طواف کرنے والے کعبہ مکرمہ کے ملائکان
پر حدیث فرمایا جناب رسول خدا تعالی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کہ طواف بہت کرے پہلے اوس سے کہ حایل ہووے درمیان شما و
درمیان کعبہ شریفہ یعنے گویا کہ دیکھتا ہون حق مردی را کہ آدم سرہی
ویا گنج خانہ کعبہ مین بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اوسکے کو اور
بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام مین ادا کرے وہ ایسا ہی
کہ ہزار رکعت میری مسجد مین ادا کیا ہو یعنے مسجد مدینہ مین اور ایک رکعت نماز
میری مسجد کی افضل رہی اوس سے جو ہزار رکعتین غیر وہان کے پڑہی
جاوین حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے
برابر ہی کہ زیارت کیا اوس نے مجہکو میری حیات مین اور زیارت کرنے
والا میرا جاوے کا اوسکو اجر کنا ہی ہر آئینہ میری قبر پر واسطے زیارت کے
آوے غرغرون یعنے نبر دہ ہیچو عرابہ طفلان کو

قسم دوم بیچ بیان طواف کی جنایات مین

اہی برادران مسلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب مین قاعدہ کلیہ پہچانو کہ طواف فرض کلی
ہی یعنے ساتون پہیرے یا اکثر چار پہیری پر ساتہ جنابت یا حیض یا نفاس کے
بجالایا جاوے تو بدنہ لازم ہوگا اور جو کوئی اقل تین پہیرے یا اس سے کم

بحالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوسپر
واجب ہے یا بکرا کرنے کا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اوس سے کم
بے وضو پھرا تو ہر پھرنے کے بدل آدھا صاع گیہوں مسکین کو صدقہ دینا
ضرور پڑے گا اور جو اسی طواف میں تین بار ہی یا کم اوسکے ترک کیے
جائین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے
ذبح بکرے اور اقل کی دیر کی سے صدقہ واجب الحال ہوتا ہی مسئلہ پس اعادہ
طواف فرض کا اوپر محدث کے ساتھہ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر
مین اعادہ کیا یا اوسکے بعد ساقط الدم ہو جاوے گا اور جب پر واجب ہے
طہارت سے اعادہ کرنا اوس طواف کا ولیکن بدنہ یا دم اوسوقت ساقط ہوجاوے
گا جبکہ ایام نحر مین اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے
بصورت وجوب ہدیہ بدنہ ساقط ہو جاوے گا مگر بظہور تاخیر طواف کے اوسپر
دم دینا واجب آوے گا یعنے ذبح بکرا اور بحالت وجوب دم کے دم ساقط
ہوجاوے گا ولیکن ہر شوط کے بدل مین آدھا صاع گیہوں محتاج کو دینا پڑے
گا ضرور اور جس شخص نے اس طواف کو پارچہ نجس سے کہ اوسمین قدر درم سے
زاید آلودہ تھا نجاست ادا کیا تو جائز مگر مکروہ ہی اور دم واجب نہوگا اور جو
اوس طواف کو بدون ستر عورت کے ادا کرے تو اوسپر اوسکا پھیرنا واجب ہی
ورنہ دم دینا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ اور طواف غیر فرض یعنے طواف قدوم
یا صدر کو کل یا اکثر کو بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بحالت جنابت کی
کل یا اکثر کے عمل درآمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ
طواف غیر فرض یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکرا واجب آوے
گا اور اوسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث بے طہارت کے مستحب اور مجنب پر واجب اور صورت کرنے اعادہ
طہارت اوسکے واسطے کچہ واجب نہوگا مسئلہ جس نے طواف زیارت ساتہ جنابت
کے ادا کیا اور اعادہ اوسکا ساتہ طہارت کے نکرکے طواف صدر آخر ایام تشریق
کے بطہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتہ طواف اول یعنے زیارت کے بدل
جاویگا اور طواف ثانی یعنے صدر جاتا رہیگا سواس طواف متروک کے
عوض مین اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہو ویگا اور نزدیک امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بہی دوسرا دم بہی
لازم آتا ہی مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر باوضو آخر
زمان تشریق مین بجالاوے تو اوسپر ایکہی دم واجب آتا ہی مسئلہ جو شخص طواف
زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل مین لاویگا اوسپر
دو دم آوینگے واجب یعنے ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے
مسئلہ جو شخص کہ ان دونون طواف کو ترک کریگا اوسپر اوسکی عورت حلال نہوگی
تا وقتیکہ مستعد ہوکر ان دونوں کو ادا کریگا پہر اوسکے بعد باعث تاخیر زیارت
اوسپر دم واجب ہی نہ بسبب ترک طواف صدر کے کہ واسطے کہ اوسکا کوئی وقت
معین نہین ہی مسئلہ طواف زیارت چہوڑکے طواف صدر بجالانے کے صورت
مین یہ طواف اسکا بدل ہوکر بسبب متروک ہونے کے ایکدم اور طواف
زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے
تین کرت کیے جاوین اور طواف صدر تمامیہ ادا ہووے تو چار کرت صدر سے
زیارت مین جاتے رہینگے اور طواف زیارت صحیح ہوجاویگا
ولیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایکدم لازم الحال ہوگا اور بسبب ترک
چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بہی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل مین لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین کرت زیارت مین لاحق ہو کر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاوے گا مگر اوس تین کرت کے درنگی کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اوسکے چہوٹ جانے کے سبب سے دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت اور طواف صدر سے بہی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چہون شوط داخل زیارت ہونگے پہر بوجہ ترک ہونے ایک کرت زیارت کے ایکدم اور باعث ترک جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہووے گا مسئلہ اگر دونون طواف سی چار چار کرت عمل درآمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت مین ملکر وہ پورا اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہ تاخیر کے صدقہ اوسپر لازم ہوگا اور بوجہ چہوٹ جانے چہہ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف زیارت کے واسطے چار شوط پہرا اور طواف صدر کے لیئے کچہ بہی نہین کیا تو اوسکا حج صحیح ہوگا بسبب ادائے فریضہ کے لیکن اوسپر دو بکریونکا ذبح کرنا لازم ہوگا ایک بوجہ نقصان زیارت کے اور ثانی بلحاظ ترک ہو جانے صدر کے سو چاہیے کہ ان دونون بکریونکو دوسرے سال منا مین بہیجدے کہ ذبح کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے اوسکا اعادہ لازم ہی ورنہ بہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ طواف راکب اور محمول کا بعذر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو عذر شرعی نہو تو بہی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سیوم بیان مین سعی کے اور اوسمین تیرہ ۱۳ شروط ہین

جاننا چاہیے بہائی مسلمانون کہ سعی ارکان حج سے رکن واجب ہی اور سعی

کہتے ہین درمیانین صفا اور مروہ کے دوڑنے کو یعنی پہرنے کو ایسا کہ صفا
سے مروہ مین آوے اور مروہ سے صفا مین جاوے سات بار اور ہر ایکبار کو شوط
کہتے ہین پہر اونمین چار بار فرض ہی باقی تین بار واجب جیسا کہ تفصیل بیان اسکا
طوافون مین بہی درج ہی پہر جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نا ہوئی
جاویگی اور دم لازم آوے گا اور جو تین کرت چہوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس
بمقابلہ ہر کرت نصفے صاع گندم محتاجونکو دینا ضرور ہی شرط دوم سعی پائی جاوے
مقام صفا اور مروہ کے بیچ مین اور دوسری جاگہہ کی سعی جائز اور صحیح نہین ہی شرط
سوم چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبہ کے کیجاوے پہر جو کوئی قبل از طواف
کے سعی کیا تو درست اور جائز نہین ہوگا اسواسطے کہتے ہین کہ جب مکی حج
کا احرام باندہے اور طواف زیارت کے پہلے سعی کرنا چاہیئے تو ضرور ہی
کہ اول طواف نفل بجالا کر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی
کے کسواسطے کہ مکے کے حق مین طواف قدوم نہین ہی شرط چہارم احرام
حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنے جو سعی کہ
مناسک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینون پر یعنے وقت اوسکا حج کا مہینہ
ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا
معین نہین بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا
اور مروہ کے جو درمیان مین ہی طی کیجاوی پہر جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی
رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی مین شروع سعی کا کرے
صفا سے اور مروہ پر ختم کرے پہر جو کہ مروے سے آغاز کیا تو اول کرت حساب
مین نہ آوے گا بلکہ اوس ایک کرت کا دوہرانا چاہیے و اعادہ نکیا تو نصفی صاع
گندم صدقہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے ہین

شرط ہشتم پیادہ پا سعی کرنا اور با احرام رہنا اور سعی مین نیت شرط نہین ہے پر
سنت ہے شرط نہم دو رکعت نماز بعد سعی کے مسجد حرام مین پڑھنا
سنت ہے شرط یازدہم درمیان سعی کے معاملہ خرید و فروخت کا کرنا
مکروہ ہے اور سوای کلمات ضروری اور سخن نکرے کہ مکروہ ہے شرط دوازدہم
اگر درمیان سعی کے نماز فرض یا نماز جنازے کی جماعت کھڑی ہووے تو
اوسوقت سعی کو چھوڑ کے اون نمازون سے فارغ ہووے بعد جہان سے
چھوڑا ہو وہان سے تمام کرے ایسا حکم طواف کے شروط کا بھی ہے
شرط سیزدہم محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کے سعی بھی صحیح ہے
کیونکہ جو عبادت مناسک حج کے خارج مسجد سے ادا کیے جاوین اوس مین
طہارت حدث اور جنب سے شرط نہین ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ سعی اور
وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ مین اور جو عبادت کی مسجد مین بجا
لائی جاتی ہے اوسمین طہارت شرط ہے مانند طواف کے اور حلال ہونے
اور جماع کرنے بعد سعی درست ہے اور محمول اور راکب کی بھی سعی بعذر صحیح ہے
اور اگر بغیر عذر کے ہو تو دم لازم آوے گا فقط

قسم چہارم بیچ بیان وقوف عرفات کی

واضح ہو کہ بیچ میدان عرفات کے ٹھہرنے کو وقوف زبان پر لاتے ہین
اور وہ منجملہ ارکان کے ایک رکن ہے حج ہے اوسکے فوت سے
حج فوت ہوتا ہے اور فضائل اوسکے بہت بڑے ہین اور اسیقدر
اوسکی فرضیت ہے کہ تاریخ نوین ذیحجہ کو شب ہو یا روز میدان عرفات
مین ایک لحظہ ٹھہرے کھڑا ہو یا بیٹھا یا چلتا ہو یا برہنہ ہو یا کپڑے پہنے

ہو محدث ہو یا جنب ہو حایض ہو یا نفسا ہو عرفات جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جاگتا ہو
یا سوتا ہشیار ہو یا بے ہوش مست ہو یا مجنون راغب ہو یا مجبور اور اوسمین
چند شرطین ہین سو یہ لکھی جاتی ہین مخفی نرہے شرط اول احرام حج کا مقدم
ہوئے شرط دوسری وقت اسکا تاریخ ۹ ذیحجہ کی زوال آفتاب سے لیکر
تاریخ دسوین کے طلوع آفتاب تک ہی لیکن نوین کے غروب آفتاب تک ٹھہرنا
وہان پر واجب ہی کہ جسکے ترک کرنے سے حج فوت نہین ہوتا مگر دم لازم آتا
ہی شرط سوم جو کوئی پہلے غروب کے اپنے اختیار سے نکلے یا سواری کا
جانور سرکشی کرکے اوسکو نکالے تو اوسپر دم واجب ہوتا ہی اسصورت مین جو
پہلے غروب کے پہر جاوے گا تو اوس سے دم ساقط ہو جاوے گا والا
فلا شرط چہارم وجوب مسبوق الذکر اوس شخص کے حق مین ہی جو کہ دن ہی کو
عرفات مین جا ٹھہرا ہو اور جو شب کو جاکر ٹھہرا تو اوسکا ایک لحظہ بہی ٹھہرنا کافی
ہی اگرچہ بطور عبور کے ہو اور اوسپر کوئی شی لازم نہ ہووے گی شرط پنجم
جو کوئی حج فرض یا منذور یا تطوع یعنے نفل کا احرام باندہا اور اوسکو عرفات
مین ٹھہرنا میسر نہوا یہانتک کہ دسوین کی صبح ہو گئی تو اوسکا حج جاتا رہے گا
پہر اوسکو لازم ہی کہ اوسی احرام سے طواف اور سعی کرکے حلال ہوئے
اور اس حج کو دوسرے سال قضا کرے جو وہ شخص قارن ہی تو عمرے
کے واسطے سعی اور طواف اور یہی واسطے حج کے سعی اور طواف کرے
اور اوس طواف مین تلبیہ موقوف کرے بعد حلق یا قصر کرکے احرام سے
نکلے لیکن دم قران اس سے ساقط ہو جائیگا شرط ششم جو کوئی
متمتع ہی اور بسبب تمتع کے ہدی چلایا ہی تمتع اوسکا باطل ہوگا ہدی
کو جو چاہے سو کرے اور حج فوت کیا سو اوسپر طواف صدر واجب نہین اور عمرہ

فوت نہین ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط ہفتم اوس روز نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتھ ایک اذان
اور دو اقامت سے ملا کے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہین
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی ساتھ چھہ شرطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پہر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندہ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑہے تو
ہرگز جائز نہین شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پہر جو کوئی
بہول کے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعد نماز ظہر پڑہے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت مین پہر اگر پڑہنا ضرور ہیے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنے عرفے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنے جاگہہ عرفات
کے شرط پنجم ہر دو نماز کے واسطے جماعت ہونا پہر جو کوئی ان دونون نمازون
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہین ہوگی اسکے وقت سے آگے شرط ششم
دونون نمازون مین سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سوا کوئی شخص ان دونون نمازون مین یا ایک مین
امامت کیا تو جائز نہین ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکر آوے تو جمعے کی نماز وہان پر
نہ پڑہنا چاہیے کسواسطے کہ جمعے کی نماز عرفات مین صحیح نہین ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہین ہی بخلاف منا کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
مین جاتے وقت ضبیب کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آتے وقت
مازمین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جا مستجاب الدعوات
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار عالم اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

یک نظر کعبہ مکرمہ پر کرے گناہان اوسکے معاف ہوجاوینگے اگرچہ وہ گناہ بعدد کف دریا کے ہوں یا برابر ریگ بیابان کے اور جو روز عرفہ ہو اور خلق ٹہرنے کو عرفات مین حاضر اور آمادہ ہوں اوسوقت رحمت خدا تعالےٰ کی نزدیک اون خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے اور اوسکے بعد جملہ دروازے آسمان کے کہل جاوین پس خدا تعالےٰ مباہات فرماوے اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکہو میرے بندے سب آئے ہین ژولیدہ بال اور آلودہ گرد بر روے رستون دور و دراز سے بامید مغفرت ہم پاس بدرستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشدیا مین نے اور منادی دوے یعنے کہہ ہیرو کہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو مین نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہونکو معاف فرمایا جس شخص کی لئے چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی مین مانند ریگ بیابان و کف دریا و بعدد ستارگان آسمان اور بعدد قطرہای باران کے ہوویں سو سب کا سب مین نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہین اور رحمت میری سب چیزون پر پونہچتی ہی یعنے کل شی پر محیط ہوں حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتہ اوسکے دونون شانون کے درمیان مین رکہے اور کہے کہ ای بندۂ بسیار گنہگار پایا کار گذشتہ تیرا ساتہ کفایت کے انجام پایا اور کبہی کوئی ذریعہ معافی گناہ بزرگ ترکا اوس سے نہین ہی کہ ہر گاہ بندہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب اوسکے عفو ہو دین اور پہر کہے کہ بخشا گیا گناہوں سے خدا تعالےٰ کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہر گاہ بالاے زمین نزول اجلال فرماتا ہی وس خبر وہوتا ہی تو حرف نصیب اہل سکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم کے فقط

قسم پنجم بیان مین حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے ای بہائی مسلمانون کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب عالمتاب حضارات عرفات عرفات سے مزدلفے مین اوین جب قریب پونہچین سواری سے اوترین اور غسل کرین اور پیادہ وہان سے چلکر مزدلفے کو آوین اور وہان پر بغیر تاخیر کے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت مین ایک اذان و اقامت سے پڑہین یعنے پہلے نماز مغرب نیت ادا پہر نماز عشا دونون جماعت سے اور سنت مغرب اور عشا اور وترکو بعد از ان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین یہ جمع واجب ہی مزدلفے مین عشا کے وقت اس شخص پر جو ان دونون نمازون کے لیے آگے حج کے احرام باندہا ہی اور پہلے ان نمازون کے عرفات مین جا ٹہرا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم مین اسقدر فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے مین اور اوس جمع مین جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہین مگر افضل ہی اور اوسمین امامت کے لیئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہین ہی اور اوسمین خطبہ پڑہنا مسنون ہی اور اوسمین نہین ہی اور اوسمین ہر نماز کی اقامت جدی جدی ہی اور اسمین دونون نمازون کے واسطے ایکہی اقامت ہی پہر وہان تمام شب رہنا سنت ہی ہوکر اور اوس شب مین نماز اور اذکار اور درود اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ مین مشغول رہے اور پہر روز عید فجر کے طلوع ہوئی اور بعد مزدلفے مین ہی ٹہرنا واجب ہی اگرچہ ایکہی لحظہ ہووے اور امام شافعی رحمتہ اللہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کی نزدیک

نزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی موکدہ
اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی مین یعنے اول وقت مین ادا کرکے امام کی
ساتھ جبل قزح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہین ٹھہرنا مستحب ہی پھر اگر کوئی طلوع فجر کی
پہلے وہان پر نہ ٹھہرکے نکلا یا بعد طلوع آفتاب کے وہان ٹھہرا تو معتبر نہوگا
اور دم لازم آوے گا اور مزدلفے سب موقف ہی مگر بطن محسّر کہ وہ مزدلفے
مین داخل نہین ہی پھر اوس جگہہ رہنا معتبر نہوگا اور جب مزدلفے مین ایک لحظہ ٹھہرنا
واجب ٹھہرا پھر ٹھہرنے والا خواہ جاگتا ہو یا سوتا ہوشیار ہو یا بے ہوش مست ہو
یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مزدلفے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو پاک ہو یا ناپاک حائض
ہو یا نفسا تو اوس سے واجب ادا ہوجاوے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
ہوگا فقط

قسم ششم بیان مین رمی جمار کے

واضح ہو جمرہ کے جمع جمرات و جمار ہی اور جمرہ ایک جگہہ کا نام ہی اور اوسطور کی
تین جگہہ ہین پہلے مقام نام جمرہ اولے ہی جو قریب مسجد خیف کے واقع ہی اور
منا سے نزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جمرہ وسطے ہی اور وہ جمرہ اولے
کے متصل ہی ثالث جمرہ عقبہ ہی کہ اوسکو جمرہ قصوی بھی کہتے ہین اور وہ
مکے سے قریب اور منا سے دور ہی اور رمی کنکر پھینکنے کو نام رکرتے ہین پھر
اون جگہون پر کنکر پھینکنے کو رمی جمرہ یا رمی جمار یا رمی جمرات بولتے ہین جب ان لفظون
کے معنے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جاننا چاہیے کہ رمی جمار کی دن چار ہین
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مگر دسوین مین فقط جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنون مین تینون
جمرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اوس شخص پر ہی جو اوس روز طلوع فجر کے آگے

وہان سے مکے کو چلا آیا واجب نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ
فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ یعنے جس کسی نے جلدی
کی دو دن مین پھر گناہ کچہ نہین ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پھر کچہ گناہ نہین اوسپر اور مراد
دو دن سے وہ دو دن ہین جو بعد روز نحر کے ہین اور منجملہ شروط رمئی جمار کے کہ کل
ہین اول یہ ہی کہ وہ کنکریان ہون جو خود اوسی جگہہ پڑین یا اوسکے قریب بفاصلہ
تین ہاتہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پڑین تو جائز نہین ثانی یہ کہ اون
کنکریونکا پھینکنا چاہیے کہ زمین پر رکھہ دیوین پھر جو کوئی اون کنکرون کو زمین پر
رکہدیا تو صحیح اور درست نہین بلکہ پھینکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر جمرے پر جدا
جدا سات سات کنکریان پھینکنا ضرور چاہیے پھر جس نے کہ ساتون کنکریونکو جمع کرکے
دفعہ واحد پھینکا تو ہرگز درست نہین کیونکہ وہ سب ملکر ایکہی کنکر کا حکم رکھے گا پھر چھہ
کنکر اور سوا اوسکے جدا جدا پھینکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پھینکنے والا اپنے ہاتہہ
سے پھینکے دوسرے کسیکو اپنا نائب نکرے کسواسطے کہ نائب کرنا جائز نہین ہی
ولیکن بحالت عذر مشروع خامس یہ کہ وہ کنکریان جنس زمین سے ہووین مانند اوسکی
جیسے ریتے زرے اینٹ اور ڈہیلون کے اور چونے کی کنکریان اور ہرتال اور
مردار سنگ وغیرہ سے رمی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور لگی وغیرہ
سے ناجائز ہوگا لیکن کنکرون سے رمی کرنا سنت ہی سادس یہ کہ وقت پایا جاوے
پھر جمرہ عقبہ کی رمی کی صحت ادا کا وقت دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر ۱۱ تاریخ
کے طلوع فجر تک لامحالا ہی پس اس فجر کے پہلے رمی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد
اس فجر کے قضا ہونے کے نہ ادا اور وقت مسنون فجر دسوین سے تا زوال آفتاب
اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنے صبح صادق
تاریخ یازدہم ہے اوسکے بعد وقت اوسے قضا کا بعد صبح صادق ۱۱ کی تا وقت

زوال تاریخ ۱۲ تک ہی اور وقت جواز قضا ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب اور
وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تا ۱۳ تاریخ کے غروب آفتاب تک ہی پھر جو
کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبی کو رمی کیا تو اوسپر دم قضا لازم الحال ہوگا
ضرور اور جو قضا کا بھی زمانہ گذر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنون کا حال
رمی کے وقتون کے بابت ویسا ہی جو بیان ہوگیا یعنے ہر گیارہوین اور بارہوین
تاریخ ہر سہ جمرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے
لیکر تا غروب ہے پھر آگے زوال کے رمی کرنا ناجائز ہی بعدہ وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳
کی تا طلوع آفتاب ہی پھر بعد طلوع کے وقت ادا کا جاتا رہا اور وقت قضا کا زمان
تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پھر جو کوئی ان دو نون دنونکے رمی کو قضا تک ترک
کیا ہو تو اوسپر قضا اور دم دو نون لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور
۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب
ہے پھر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا
نہ قضا اور تینون دنون کی رمی کو ترک کرنے سے بھی ایکہی دم واجب ہوگا مستحب
یہ کہ چار کنکریون سے کم نہووے پھر جو کوئے تین کنکرون سے رمی کیا تو جائز
نہوگا اور اوسپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار
کنکر پھینک کر تین کنکرون کو چھوڑ دیا تو ہر کنکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم
اور وجوبات رمی جمرات کے قبیل مین پہلا یہ کہ چار کنکرون سے زائد پھینکے دوسرا
جمرۂ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متمتع تیسرا ہر روز کے
رمی کو اسکی قضا کے وقت آنے تک تاخیر نکرنا اور رمی جمار کی سنتون کے سی پہلے
یہ ہی کہ پے درپے کنکر پھینکنا دوسرے کنکر ہی پھینکنے وقت جمرے سے اتنے فاصلہ پر
کھڑا رہنا چاہیے جو پانچ گز سے کم نہو اگر زائد ہو تو مضائقہ نہین ہی تیسرے نگاہ رکھنا

ترتیب کا آخر کی تین دن کی رمی مین درمیان تینون جمرات کے یعنے پہلے جمرہ اوسط کو کنکر مارے بعدہ جمرۂ وسطے کو بعد ازان جمرۂ قصوی یعنے جمرۂ عقبہ کو پہر جو کوئی جمرۂ عقبہ سے شروع کرکے پہر سہ جمرات کو رمی کر چکا تو سنت ہے کہ جمرۂ وسطے اور قصوی کی رمئی پہیر کرکے کرے چوتہے رعایت اوقات کی کرنا چاہیے یعنے وقت مسنون مین جمرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے پانچوین کنکر خرمے کی گٹہلی برابر یا تمر برابر ہونا چاہیے چہٹوین ٹہہرنا دعا کے واسطے جمرہ اولے اور جمرہ وسطے کو کنکر مارنے بعد پر صرف جمرۂ عقبہ کو کنکر مار کے نہ ٹہرے اور رمئی جمار کے مستحبات بہی یہ ہین پہلا یہ کہ قبلہ رو کہڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے مین تینون جمرات مین نہ اوس وقت جو بروز عید فقط جمرۂ عقبہ کو کنکر مارنے کیواسطے جاوے اور اوس روز اوس جمرہ کو کنکر مارتے وقت منا کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف رکہ کے جمرہ کیطرف منہ کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ باوضو رہنا تیسرے رمی کے سب دنونمین جمرۂ عقبے کو رمی کرتے وقت سوار اور دوسرے جمرات کو رمی کرتے وقت پیادہ پا رہنا چوتہے یہ کہ دست راست سے رمی کرنا پانچوین یہ کہ چار دن مین رمی کرنا یعنے چوتہے دن کے رمی کو ترک کرنا چہٹوین یہ کہ انگوٹہے پر کنکر رکہ کے شہادت کی اونگلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون کو ترک کرنے سے عمل باطل ہوتا ہے اور واجبات کے ترک ست عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے اور دم لازم آتا ہے اور سنتون کے چہوڑ دینے سے عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے

کفارہ وغیرہ لازم نہین آتا ہے فقط

قسم ہفتم بیان مین ہدی وغیرہ کی ذبح کرنی اور سر منڈانیکی حقایق مین

جاننا چاہیے کہ ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ مکہ معظمہ کو روانہ کیا جاوے اور وہ اونٹ

یا گاے یا بکری ہے پہر اون سب مین اونٹ افضل اور اوسکے ہے بعدہ گاے پس
ازان بکری اور بدنہ خاصکر اونٹ اور گاے کو زبان زد کرتے ہین اور جو شروط قربانی
کے جانور مین چاہیے وہ اوسمین ضروری ہے یعنے فربہ ہونا اور کانا اندہا لنگڑا
لاغر گوش بریدہ سینگ شکستہ دم بریدہ اور کوئی نقصان بظاہر نہووے قدر چہارم حصہ
سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زائد اوسکے سے نہووے اور دم دینا اوسکو بیان
کرتے ہین کہ باعث جنایت کے ذبح کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر ممنوعات احرام
کی فصل مین لکہا گیا ہے اور شرع نفل تطوع اور تمتع اور قران اور نذر کی یہ ہے کہ
جسکو زبان ہندی مین کہتے ہین کہ گلے مین جانور کے کوئی چیز مانند پٹہ کے نشانی باندہ
ویجاوے اور یہ فعل مسنون ہے سواے بکری کے اور دم جنایت اور دم احصار
کے گلے مین بہی پٹہ باندہنا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندہا تو ساتھہ کراہت
کے جائز ہوگا بعد ذبح کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ
اور مفرد حج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنایت کے جملہ یہ واجب کا حکم رکہتا ہے
پہر ان سب قسم کے ہدایا یعنے جانورون کو ذبح کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب
گو کہ تمامی مقام حرم مین صحیح اور درست ہے مگر جو بروز نحر کے ذبح کرین تو منا
مین ذبح کرین اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے مین ذبح افضل ہے مگر زمین حرم
کے باہر ہو تو نا جائز ہے اور ذبح کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بہی جائز
ہے اور ذبح کرنا تمتع اور قران کے ہدی کو قربانی کے دنون سے آگے ہرگز درست
اور صحیح نہین ہے اور ایام قربانی کے دنون سے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے
سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دونون قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنون
مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنایت کے ہدیہ اور نذر کے ہدی وغیرہ کے
ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے جسوقت چاہین اوسکو ذبح کرین خواہ قربانی

سے کے دلون کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جسپر ذبح کرنا ہدایا کا واجب ہوا ہی اوس
شخص کو جائز نہین کہ اس ہدیہ کا گوشت کہاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے
ہدایا کا گوشت کہانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجہہ لادنا جائز نہین
ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہر اگر اسمین کچہہ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا
پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوسکا دودہ پینا بہی ناجائز بلکہ اوسکو خیرات کرے
اگر خود پیا یا غنی کو دیا اوسقدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیے کہ اوسکو
بہی ذبح کرے یا فقیر کو خیرات کر دیوے اور جو ہدیہ مر جاوے یا اوسکو شیر
کہا جاوے تو دوسرا خرید کرے بشرطیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے
قارن اور متمتع پر کہ ذبح کرین ہدیہ کو اپنے سر مونڈلانے کے پہلے اور مفرد پر واجب
نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنی سر مونڈانا اور قصر یعنی سر کے
بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دونون مین سے کسی ایک کو اختیار کر لے تو جائز
ہے ولیکن حلق ہو یا قصر پاؤ سر کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام سر
کا قصر اولے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حَلَقَهٗ كُلَّهٗ اَوْ قَصَّرَهٗ كُلَّهٗ
اور مردونکو تمام سر حلق مسنون ہی او قصر مباح اور عورتونکو حلق کرنا حرام ہی
اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤ سر کے بال اونگلی کے ایک پہیرے
سے دراز ہین کم کترانا نادرست ہی پہر جسکے سر مین بال ایک پہیرے
سے کم ہووے اوسکو سر مونڈانا لازم ہو جاوے گا اور جسکے سر پر بال
بالکل نہون تو بہی استرہ پہرانا اوسپر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادای
مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر مونڈاوے یا دوسرے محرم یا حلال
کا سر مونڈے تو کسی پر کچہ جنایت نہین حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر
کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور جسقدر چیزین اوسپر حرام ہوئی تہین وہ سب

حلال ہوتی ہین مگر عورت حلال نہین ہوتی ولیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہی
اور حلق یا قصر کا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے ہی پہر جو کوئی آگے اس سے حلق
یا قصر کرے تو ناجائز و غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی جمار جمرۂ عقبہ کے حلق کرے
پہر جو کوئی اوسکا اولٹا کیا تو اوسپر دم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہووے یا
متمتع یا قارن اسیطرح اگر قربانی کے تین دن حلق نہین کیا تو دم واجب ہووے گا فقط

قسم ہشتم بیان مین حقایق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شدہ کو کہتے ہین مگر یہان پر محصر سے مراد
وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے احکام واجب احرام سے پہر وہ
مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درندہ جانور کہ راہ مین مرجاوے اور وہ طاقت
چلنے کی نہ رکھے یا محرم کسی عورت کا راہ مین فوت ہوگیا ہو پہر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر
وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدی اور قارن ہو تو دو ہدی اپنی طرف سے
مکے کو روانہ کرے تا اس ہدی کو اسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر نیابتا
اوسکو حرم مین ذبح کرے بعد اوسکے حلال ہووے یا اوسکے قیمت بہیجے یا اوس
سے ہدی خرید کرکے وہان ذبح کرے پر اوسکو آگے ذبح کرنے سے حلال ہونا
ناجائز ہی پہر جو کوئی چیز احرام کے ممنوعات سے عمل در آمد کرے پس جو کہ محرم پر واجب
آتا ہی وہ اوسپر بہی واجب العمل ہووے گا اور اوسپر سر مونڈانا یا بال کترانا حلال
ہونے کے واسطے شرط نہین ہی لیکن سر مونڈانا یا کترانا اچہا ہی پہر وہ محصر اگر مفرد
عمرہ ہی اوسپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہوا اوسے قضا کرکر
اور جو مفرد حج ہی اوسپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوسپر
ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہین اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو نیت

اسکے قضا کی اوسپر واجب نہین ہوتی اور عمرہ بہی واجب نہوگا اور جو بعد ہدی بہیجنے کے
احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدی اور حج ہردو
ملین گے تو اوسپر لازم ہوگا ورنہ واجب نہین اور جو مکے مین طواف اور وقوف عرفات
سے منع کیا جاوے تو بہی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے محصر ہوا اور ایام تشریق
گذر گئے تو مناسب ہی اوسکو بوجہ اسکے یعنے نہ پہیرنے مزدلفے کے ایکدم
اور باعث ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے
اور حلق کی دیری سے دو دم لازم آوین گے احصار کے ہدی کو حرم کے سوائے
دوسری جاگہہ پر ذبح کرنا جائز ہی اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح کرنا
اوسکا روز نحر کے پہلے اور بعد دونون طرح پر جائز ہی اور نزدیک صاحبین
کے قبل روز نحر کے ناجائز ہی اور اتفاق علما یون ہی کہ عمرے کے احصار کی
ہدیہ کو جس وقت چاہے ذبح کرے مگر حرم کے باہر نہین ہو فقط

فصل یازدہم بیان مین اون احوال کی جو ساتہ عورتون کی خاص سیکے گئے ہین

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردون اور عورتون کے حق مین ایکہی ہی لیکن
بارہ چیزین خلاف مردون کے بحق عورتون کی مخصوص ہین یہ فرق ہی اول یہ
کہ جائز ہی کہ عورتون کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پہننا مگر رنگ خوشبو سے مانند
زعفران اور کوسم کے یا دیگر خوشبو کے نہووے دوم یہ کہ کپڑے سے
سر چہپانا اور منہ چہپانا سطور سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ چہو جاوے
کیونکہ منہ چہپانا محرمون سے عورتون کو فرض ہی جیساکہ کہا یہ مین ذکر ہی سوم یہ
تلبیہ پکار کے نہ کہنا چاہیے بلکہ آہستہ سے چہارم یہ کہ اضطباع اور رمل طواف مین نہ

کرنا چاہیے پنجم یہ کہ لوگون کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمانی کو بوسہ دیوے کہ وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم مین ہی ششم
یہ کہ لوگون کے جماؤ کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم مین نہ پڑھے بلکہ دوسرے
کسی جگہہ مین ادا کرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے وقت
میلین اخضرین کے قریب دوڑ کر نہ چلے ہشتم یہ کہ بسبب اژدحام کے صفا اور
مروے پر نہ چڑھے نہم یہ کہ احرام سے نکلتے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتون کو حرام ہی دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنون مین طواف
زیارت کے آگے حایض یا نفسا یا بیمار ہوجاوے اور قربانی کے ایام گذرنے
بعد طواف کرے تو اوسپر دم لازم نہووے گا یازدہم یہ کہ جو کسی عورت کو اوسکے
طواف وداع کے حیض آوے پہر وہ پاک نہین ہونے تک رفقا اوسکے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کرین یعنے وہ تا ایام پاک ہولینے کے نہ ٹھہرین تو
طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہین آتا ہی جانا چاہی حائضہ
اور نفسہ کو ادا کرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہین کیونکہ مسجد مین جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حایض او نفسا بعد ایام نحر کے پاک ہووے تو اوسپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ مذکورہ دم لازم نہ آوے گا اور جو نحر کے دنون مین ہی پاک
ہوجاوے اور اکثر طواف ادا کرلینے کی قدرت اون دنون مین اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت مین طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حایض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہوجاتا ہی ولیکن گنہگار ہوتی ہی
اور فسخ کرنا بدنے کا اور توبہ کرنا اوسپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
مین گئی اور طواف کرے پہر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کئی بدنہ ساقط

ہوجاوے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت مین ہر قسم کا لباس اور زیور پہننا جیسا غیر احرام مین جائز تہا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام مین حکم عورت کا رکہتا ہی فقط

فصل دوازدہم بیان مین بدل حج اور حج طفلان کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ اصلیت اس واقعہ کی یون ہی کہ جو انسان اپنے نیک اعمال کا ثواب غیر کو آیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو پوہنچاتا ہی اگر بخشدیوے تو جائز ہی مانند نماز و روزہ و حج اور صدقہ یا خیرات کے اور قرأت قرآن و طواف کعبہ و عمرہ اور اذکار ون کا ثواب اور زیارت قبور انبیا یا شہدا یا اولیا و صالحین خواہ تکفین موتے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پوہنچاوے اور بخشدیوے تو اللہ تعالے اپنے فضل سے بحق غیرون کے قبول فرماتا ہی عام ہی کہ وہ عبادت یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کر چکے اور بعد ثواب اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا باتفاق ہے اسیطرح جیسے در مختار اور فتوی عالمگیری اور بحر الرائق اور شرح متوسط مین ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الآخرت مین چلپی اور کنز العباد اور مختار الفتوی سے تحریر کرتے ہین اور کچہہ شک اور فرق نہین ہے اسمین کہ بایام عمل نیت ان چیزون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا ثواب کسی دوسرون کو وہ زندہ ہو یا مردہ بخشدیوے پوہنچے گا منکر اسکا اہل سنت جماعت سے نہین ہے واضح ہو کہ طحطاوی اور شرح متوسط کے رد ہی سے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پوہنچانے اور بخشنے پر بڑا اہتمام فرماتے ہین اور بہت سے حدیثون کی سند لاتے ہین اس مقام پر اون احادیث

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالۂ ہذا کے انسب نہ جانا جسکو دیکھنا منظور ہووے
وہی کتب مبسوطہ مذکورہ بالا کہ موجود ہین ملاحظہ کرلیوین اورجو اسباب مین بیچ
حالات عمل اور خلاف اسے ہین اونکی تردید اقوال لاطائلہ و سخنان باطلہ اور
درشتی افہام ناقصہ اور رسالا ستی عقائد ضالہ کے لیے وہی احادیث کافی
اور وافی ہین اسد تعالے اپنی عنایت وکرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
طفیل سے ہمکو اور ہمارے عزیزون اور دوستون کو توفیق خیر کی رفیق کرے
کہ ہمیشہ ایسے کار خیر ہین جنکا مذکور اوپر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رکھے اور اون
لوگون کو جو قایل اسبات کے ہین کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز وروزہ وحج وغیرہ
کا زندون سے مردون کے تئین نہین پونہچتا ہی اور براہ انکار اس راہ مستقیم
کو چھوڑ رکھا ہے اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اون سب کو بھی عقل سلیم اور فہم
بلیغ عطا کرے اور راہ راست پر لاوے اور خطا ہاے گذشتہ کو اون کے دامن
عفو سے چھپاوے بمنہ وکمال کرمہ اب ای قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصود کی
راہ کا خیال چھوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کیطرف موڑ
بر ظاہر کہ نیابتا حج صحیح اور اوسکے صحت پر مخصوص حدیث در المختار مین موجود ہی
اور منکرین اور مخالفین کی لائق دید ہی اب جاننا چاہیے کہ عبادت کی تین قسم
ہین ایک عبادت بدنی جیساکہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکہتا ہی
دوسرے عبادت مالی جیساکہ زکواۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ یہ صرف مال سات
مال کے آویزان ہے تیسرے عبادت مشترک ساتہ بدن اور مال کے جیساکہ
حج ہی پر قسم اول مین نیابت ناجائز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
قسم ثانی مین نیابت جائز ہے قدرت رکہے یا عاجز ہو قسم سوم مین اگر حج نفل
ہے تو نیابت جائز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو عجز معذوری دایمی شرط

ہے جیسا کہ اندہا یا لنج یا دائم المرض یا قیدی یا مجزدم یا منیت پہر جو کوئی معذور کسیکو اپنا نائب کرکے بہیجا اور وہ نائب اوسکی طرف سے حج اداکیا تو جائز ہی یعنے حج کی فرضیت اس منیت وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج اداکرنے کی وصیت کیا تو نیابت جائز ہی اور بغیر وصیت کے مرگناہ ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصے مین جاری اور نافذ ہووے گی اور وصیت نکرنے کیصورت مین اگر اسکا وارث اسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے سے خرچ راہ دیکر میت کیطرف سے حج کروایا تو بہی جائز ہے اور جو غیر وارث اپنے مال سے میت کے لیے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا یعنے فرض نہ اوترے گا مگر ثواب پاوے گا بشرط نیت اور بدل حج کی جواز مین بیس شروط ہین پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پہر جو کوئی فقیر یا لڑکا نابالغ اپنی طرف سے حج کرایا تو فرضیت حج کی اس سے ادا نہوویگی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اسپر حج فرض ہوا ہووے دوسرے یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری پائی جاوے پہر اگر وہ عجز آگے موت کے زائل ہوجاوے تو وہ حج بدل نفل ہوجاوے گا اور اوسپر اپنی ذات سے حج فرض اداکرنا واجب ہووے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے کے پایا جاوے چوتھے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج اداکرے مگر وارث بدون حکم مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچوین یہ کہ اجرت کی شرط نکرے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ مین تجہکو حکم کرتا ہون کہ میری طرف سے یا فلانے موئے کی طرف سے جملہ مناسک حج کے اداکیجیئے اور یہ مال جو تجہکو دیتا ہون سو تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پہر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج کرنے والیکا ہوگا نہ حج کرانے والے کا چھٹے یہ کہ حج کرانے والے کے
مال سے یا مال سے میت کے حج کرے پھر جو اپنے مال سے وصی یا مامور حج کیا تو
ناجائز ہی اور مکہ شریف مین رہنے کے دنونکا خرچ جو رفقا کے انتظار یا جہازکے
تلاش کے لیئے ہووے گا سو وہ مال سے آمر کے چاہیئے وگرنہ مال سے مامور کے
ساتوین یہ کہ حج بدل اداکرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے
حج کیا تو چاہیئے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موتی کو واپس کردیوے اور
سواری سے اوسکے واسطے حج کرے آٹھوین یہ کہ نائب جسکے لئیے حج بدل
بجالاتا ہی اسکے گہر یا وطن سے نکلے پھر جو ثلث مال میت کا اوسکے گہر یا وطن
سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اوسجگہہ سے سفر کرنا واجب ہے اور
جو وطن سے جانے کو کفایت نکرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے وہان
سے جاکر حج اداکرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہین تو وصیت باطل
ہوتی ہی نوین یہ کہ حج کی نیت حج کرانے والے کی یا میت کیطرف سے احرام
کے وقت کرے اور یون زبان سے کہے اولے تر ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ
وَلَبَّیْتُ عَنْ فُلَانٍ دسوین یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندہے گیارہوین یہ کہ
مامور اپنی ذات سے حج اداکرے پھر جو اوسنے بیماری کی باعث بدون اجازت
آمر کے کسی غیر کو مال دے ڈالا اور وہ عزیمت کے یا آمر کے طرف سے حج بجالایا
تو اونکی جانب سے حج ادا نہوگا بارہوین یہہ کہ نائب حج کو فاسد نکرے پھر جو آگے
وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر مال کا ضامن ہوگا تیرہوین یہہ کہ آمر
کے حکم کی مخالفت نکرنا چاہیے یعنے جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہو اور نائب تمتع
یا قارن کے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضمان مال کا نائب پر لازم
آوے گا چودہوین یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندہے پھر اگر فرد حج کا احرام باندہا

اپنے ایک حج کا احرام باندھے خود اور حج ثانی کا احرام واسطے شخص غیر کے تو حج جائز
نہین ہی پندرہوین یہہ کہ ایکہی شخص کے واسطے احرام باندھنا چاہیے سولہوین
یہہ کہ آمر نائب اور مامور مسلمان ہون ولیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نہین ہے
سترہوین یہہ کہ آمر اور وصی عاقل ہون اٹھارہوین یہہ کہ مامور ممیز ہووے
پس اوسکی صبی غیر ممیز اور مراہق کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی انیسوین یہہ کہ
نائب اپنے اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال ادا کرنے مین قاصر
اور سستی نکرے بیسوین یہہ کہ نائب کو تعین کرے یعنے اسطور پر کہے کہ فلانی
شخص کو اپنا نائب مقرر کیا ہون اور یہ سب شروط بنا برادا ے حج فرض کے
ہین لیکن حج نفل کے لیے ان شروط مذکورۂ بالا سے کوئی شرط ضرور نہین
ہے ہان مگر اسلام اور عقل اور تمیز اور نیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر
کے واسطے اپنے مال سے حج نفل ادا کیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے
ادا کرکے کسی دوسرے کو بخشدیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل مین اولی
ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض ادا کیے ہوا اور مناسک حج
کے سب جانتا ہوا اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہی کہ نیابت کیصورت
مین حج فرضیت میت سے جاتی رہتی ہی پہر نائب نے اگر اپنا حج فرض آگے
سے ادا نہین کیا ہی تو دوسری بار ادا کرے اور جو جنایات کہ نائب سے
ہووے اونکا دم اوسی کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے
اور جو مال کہ بچیگا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثونکو لوٹہا دینا واجب ہی کیونکہ
بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو
اپنی خوشی سے بخشدے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بمذہب
امام شافعی کے حنفیون کے لیئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اونکے مذہب کے

موافق پانچ ہین ادا کرے اور دوسرے اپنے مذہب کے مطابق بجالاوے اور لڑکون کے حج مین اختلاف ہی قول بعضے یون ہی کہ اونکا حج صحیح نہین ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعضے بیان کرتے ہین کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے یہی قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے میقات کے پاس احرام باندہے اور نیت کرے اور ماموراتکو بجالاکے ممنوعات اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال اپنے ذات سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور ماموراتسے چہوڑ دیوے یا کوئی ممنوع ممنوعات سے عمل مین لاوے کسی قسم کا کفارہ دم یا صدقہ یا شکار کے قیمت سے اوسپر لازم نہووے گا اور جو وہ لڑکا ممیز نہین ہے تو اوسکا ولی اوسکے احرام کے نیت اپنے احرام کی نیت ساتہہ ملا کر تلبیہ کہے اور اوسکو بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکہے اور اوسکو گود مین لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتہہ اوسکے طرف سے طواف اور سعی اور وقوف عرفات اور رمئ جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل مین آوے تو اوسپر اور اوسکے ولی پر کسی قسم کا کفارہ دینا واجب العمل نہووے گا فقط

فصل سترہویں بیچ بیان داخل ہونی بیت ربی مین اور اوسکی اور مسجد الحرام کے حدود وغیرہ مین اور زیارات اہل بقیع کے

اے بہائی مسلمانون بجوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے دو دروازے ہین پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے اور مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکہنے اور معلومات حقایق مین جانا چاہیئے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیار ہی کتب کلان کلان اس فضائل سے پر اور مملو ہین شک رکھنے والا اس وادی کا پا لنگ اور عقل سے دور ہزارون فرسنگ ہے بلکہ اگر اوسکو محروم ازلی کہا جاوے تو بجا ہی اور بے نصیب ابدی سمجھا جاوے تو محض سزا ہی پس اخلاص خاص اور عقیدۂ اختلاص اور لقمۂ حلال اور نیت نیک بہر حال درکار اور کذب سے دور اور خصائل احسن سے مامور ہونا پر ضرور اور ناچار نتیجۂ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل ہے اور آخرت دار نتیجۂ عمل سزا ہی دلیل انسب کہ بدل وجان حاضر و بدیدۂ قلب خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی باید اور نتیجہ را امید از زندگی شاید اَللّٰہُ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی واضح ہو کہ مصحف مین حضرت ابو البشر آدم ع کے سورہ مین تنزل اجلال پایا ہی اور ترجمہ اوسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمتہ کے یون نظر مین سمایا کہ خلاق ارض و سما ارشاد فرماتا ہی کہ مین وہ خدا ہون کہ مکے کو پیدا کیا مین نے اور کعبہ کو با صاف ایک گہر سے بنایا اور شرف اور آبرو بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسائگان سے ہوئے اور کعبے کو اہل آسمان و زمین کا مسجود و معمور کہا اسلیئے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتون کو واسطے طواف کے بھیجون تا اوپر زمین کے جاوین اور طواف کعبۂ مکرمہ کرین اور وہان بزیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جاوین اور وہ لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ ستر ہزار فرشتے بھیجے جایا کرین اور ایام حج مین آٹھہ لاکھہ حاجی جمع ہون جو اس قدر آدمی مین کمی ہووے تو ملائک بھیجون تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہر گاہ فوج فوج با موے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ تکبیر گویان و تلبیہ کنان اور با خروش تسبیح اور با جوش تہلیل سکے مکے مین ساتھہ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گہرون سے باہر آوین پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہین اور ہماری
صاحب مین پوہنچے اور ہماری جناب کبریائی مین داخل ہوئے پس مین
اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگون کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور
عطیات وافر اور کرامات متکاثر سے مخصوص اور محظوظ کرون اور اونکے سب
گناہونکو محو اور دور فرماؤن اور درجات اونکے بلند کرون ای آدم عمارت
کعبہ کو ہاتہہ سے ابراہیم تیرے لڑکے کی باتمام پوہنچاؤن اور بہ طفیل اس
خانۂ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظیمہ بخشون اور بعد اوسکے باولاد
اونکے اپنی رحمت اور کرم وعنایت سے معمور رکہون اور آخر کار کو سرگروہ
سلطنت اور ہدیہ نبوت کو سناتہ آفتاب عالمتاب تیرے ہی اولاد سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کرون و تا قیامت بامانت اونکے اس
خانۂ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور و معمور رکہون اور تیرے اس فرزند جگر بند
کو خاتم النبیین کرون پس جو کوئی موسم حج مین چاہے کہ ہمکو پاوے دریافت
کر لیوے کہ مین نزدیک جماعت فقیرون کے ہونگا اور وہ فقرا موی پریشان
اور روے گرد آلودہ ہون گے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کچہہ
حاجیان راہ حج مین تفقد کرتے ہین عوض اوسکا اللہ تعالے اونکو دیوے
قبل از مرگ کے ہزار چند اور ساتہہ اوس خدا کے جان محمدؐ کے اوسکے ید قدرت
مین ہی پہر درہمی ازان درہم کہ وزن مین بہاری زیادہ ہوا س پہاڑ سے کہ
اشارت طرف جبل ابو قبیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانۂ کعبہ مین در آیا
ہو رحمت اللہ تعالے مین در آیا ہر گاہ باہر آیا بخشیدہ گناہ اور پاک صاف
نکل آیا حدیث ثالث نہین ہے ایسا کوئی عمل فاضل تر حج سے پسندیدہ فرمایا
کہ جسنے حج ادا کیا اور ذکر رفث و فسوق نکیا اور فحش نبولا اور حرام نہ کہایا ہو ئیس

وہ شخص ایسا ہوگا گویا کہ اسیوقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی بے گناہ حدیث ہی
حضور سے نے فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے ماں باپ کے واسطے
لکہا جاتا ہے بنابر اوسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اوسکے
پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچہہ دنیا مین ہے اوس سے
حدیث فرمایا آنسرورعالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے
گا بدون وصیت اوسکے سے لکہے پروردگار عالم واسطے اوس ہونے کے
ایک حج اور واسطے اوس حاجی کے ستر حج حدیث فرمایا آنسرورعالم صلعم
نے جو حج کہ مقبول الٰہی ہوگا پر کفارت گناہ ستر سالہ کے ہوتے ہین پس
حج مقبول کے ثواب بے حساب ہین اور حج جس کسیکا مقبول ہوا ہو
وہ شخص گو مردون مین ہی کہ واسطے چارسو تن کے شفاعت کرے از
اہل بیت خود یا دیگر مسلمانان اور ایسے امر مین دوسری روایت سے صاف
واضح ہے کہ جسقدر کہ چاہے گا خداے تعالے اونکو بخشیگا پس جب
کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی اقتدار اور صاحب کرم و ولی نعم
کے بذریعۂ فرمابرداری اداے حج کے دو نوجہان کی سرخروئی حاصل
کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصداق
اقوال استحباب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی
مین محض باستحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی ضرور
خالی اور نا مقصد اپنے واسطے حصول اس دولت بابرکت اور ہاتہہ اپنے
اس شرف نعمت کے لیئے کو ہرگز ترددات گوناگون اور تدبیرات بوقلمون
سے عاطل اور دور نماوے حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ مین داخل ہوگا نیکی مین اور نکلے گا بدی سے ایسا

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور اسمین روایت ہی عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوگا بعد دو
رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہون سے اپنے اسطور پر جیسا کہ ان
نے اوسکی اوسیدن اوسکو جنا ہوگا سو بہت انسب ہی کہ پہلے غسل کرے
کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس مین خوشبو لگا وے جو محرم نہو تو اور نعلین
کو پاؤن سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہوا اور شرمندہ
بدل وجان ہوکر توبہ دلی اور استغفار قلبی بجالاوے اور بیت اللہ شریف کی
دروازے پر جاکے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز
پر بوسہ دیوے اور داخل ہوتے اور نکلتے وقت اس دعا کو زبان پر لاوے
کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ
وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
لیکن نکلتے وقت بجاے لفظ ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور
ہر دو وقت مین یہہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا جب حضور دل سے تا تہہ بہت عاجزی اور انکساری کے
اپنے گناہون سے شرماتا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوئے
اور داہنا پاؤن آگے رکہہ کے سیدہا روبرو چلا جائے یہان تک کہ درمیان
اوسکے اور دیوار کے فاصلہ تین ہاتہہ سے زائد کا نہ رہے پہر وہان پر کہڑا
ہو جاوے کہ وہی مصلا ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
کا بعد ازان نفل نماز جسقدر ہوسکے ادا کرے ولیکن دو رکعت سے کم نہو اور
اگر وہ مقام ہاتہہ نہ آوے تو پہر جس جگہہ اتفاق ہو وہین کہڑا ہوکر نماز گذارے

بعدہ نزدیک ہووے اوس دیوار کے جو اوسکے روبرو ہے اور ملے اپنے رخسارے کو اوسپر اور حمد وثنا اور استغفار کہے اور دعا مانگے اور اسیطرح ہر چہار کہم کے قریب حمد اور ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور اپنے ماں باپ اور خویشان اور دوستان اور سائر مسلمان برادران کے حق مین دعاء خیر کرنا چاہے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَیْتَکَ فَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ اَللّٰھُمَّ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

بایان پانون باہر رکہکے نکلے اور اس آنے جانے مین لحاظ رکہے کہ کسی کو ایذا نہ پہنچے اور عورتون کو بہی اس بیت اللہ مین داخل ہونا مستحب ہی ولیکن اوسوقت مین کوئی مردون سے وہان پر نہ رہے اور وہ جاے مکرم اون سے بہرحال خالی ہووے جیساکہ اب وہانکا معمول ہی کہ فقط عورتون کے داخلے کے لیئے ایکروز مقرر کرتے ہین تا عورتون کو بہی باآرام تمام یہہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہووے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ واضح ہو کہ حرم مکہ معظمہ کی اطراف کی زمین محدود کو کہتے ہین اور اوسکے حدود مقرر ہین پہر اون حدود سے جو زمین کہ خارج ہے اوسکو حل بولتے ہین وہ حدود ہین کہ بجانب راہ مدینۂ منورہ کے تین میل اور یمن اور عراق اور جدہ اور طائف اور جعرانہ کی طرف ۷ میل ہین اور بعضے جدہ

کیطرف دس میل اور جعرانہ کیطرف آٹھ میل تحریر فرماتے ہین پہراون حدود مقرر ہونے اور اس زمین کی حرمت اور عظمت اور بزرگے ٹہرنے کیوجہہ یہہ ہے کہ جب ابو البشر آدم علیہ السلام نے ابلیس علیہ اللعنہ کے فساد سے اللہ جل شانہ کے پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے فرشتون کو بہیجا اونہون نے مکہ مشرفہ کو ہر طرف سے گہیر لیا پہر اونہون نے جہان گہیرا تہا اللہ تعالے نے وہان تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور اوسکو جای امن ٹہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا یعنے جو کہ اسمین داخل ہوا امن پایا پہر اس مقام مین اس عاجز ہیچمدان ہمہ دانی اور ہمہ دان ہیچمدانی نے چاہا کہ کعبہ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر با توقیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی دید سے دل مومنون کو عید اور آنکہون کو نور مزید حاصل اور ہویدا و معائنہ سی اوسمقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکہے تو ان کتابون کے اقوال مین جو اس رسالہ کا ماخذ ہین باعتبار بعض وجوہ کے احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے مین بہی بدعولے صحت یا غیر صحت کے شکل بہی مختلف نظر آئی اسواسطے خاطر عاطر کو جو بچشم ظاہر و باطن کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش مین ڈر آیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ اس اثنا مین مخصوص یہ مقام فرحت فرجام مندرج رسالۂ مصباح الحج مین نظر آیا اور بہر دل مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین بھی بہی پسند آیا اور منظور ہوے اسکو بغور دیکہنا شروع کیا حاصل مدعا یون پایا کہ صاحب مولف رسالہ مسبوق الذکر لکہتے ہین کہ مین نے بسیاری دقایق اور اکثرے حقایق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید دستگیر صاحب اور حاجی شاہ علی صاحب جو کہ واقفان امور کلی اور جزیے اور اگاہ رموز کہن و آشکار

وہان سے کے تہے اور بہی بملاحظۂ رسالۂ مولفۂ مولوی صاحب مصر کے او بر حد ود و تعداد
و شمار اور پیمایش مقامات متبرکہ او رمشرفہ کے بخوبی وقوف پایا اور بمرتبۂ مطلع اور
آگاہ ہوا تب رائے عاجز نے بہی اس نعمت غیر مترقب کو توفیق الٰہی جان کے
اونکے اقوال کے دوسرے رسایل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
کر کے اور خود بہی مقامات مافی الضمیر منظور النور کو دیکہہ بہال کے نقشہ اوسمقام
پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراد و تفریط کے یون ہے جو اعادہ کرتا ہون
واضح ہو کہ پہلے کعبۂ مشرفہ وغیرہ کے حدود اور صفات تحریر مین لایا
بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اوسکے ترقیم کیا تا طالبین اور شایقین ہر چیز کی
حقیقت کو دلیل سے معلوم کرین اور اوسکے مطالعہ سے کیف عجیب اور حظ غریب
اوٹہاوین جاننا چاہیے کعبۂ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اوسکے چار
کونے کہ ہر کونہ رکن کہاتا ہے اور ہر واحد چار جہت کیطرف مایل ہین یعنے
پہلا رکن حجر اسود جو اس مین حجر اسود ہے جانب مشرق دوسرا رکن شامی شمال
کیطرف تیسرا رکن عراقی مغرب کیطرف چوتہا رکن یمانی جنوب کی سمت مقابل ہی
اور کعبۂ شریف کے اندر دروازے کے آسمانی کے نیچے سے لگا ہوا سنگ
مرمر کا فرش ہے اور اوس مین ساگوان کے مدور تین کہم ہین دو رہر کا دو بام
اوپر رو بامرہا لگے تہا اب نہین اور اوسکی سقف اور دیوارین دیباے سرخ
سے آراستہ اور کہمبون کے بیچ مین سونے روپے کے مشربے اور بخور دانے
آویختہ ہین اور شمالی کونے مین ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیڑہیان ہین کعبے
پر غلاف اوڑہانے کے واسطے اوسپر چڑہ کے جاتے ہین اور اوسکی دیوارون
کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے و لیکن اندر سے ایکدرجہ سنگ مرمر کا اور اوسپر
خط کوفی سے نقش کیا گیا ہی اور اونکی بلندی زمین سے آسمان طرف چوبیس ۲۴

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۲۵ اور عرض ۲۰ اور اثار چوڑائی ۲ گز کی ہی اور شمالی
کی جانب کے سوا تین طرف کی دیوارون کے پایون مین سنگ مرمر سے
ایک گز کی پشتے مین جسکو شادروان کہتے ہین دروازہ وہ مشرقی دیوار مین
زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی رو پا مڑھا ہوا
اور اوسپر روپے کی میخین جڑی ہین اور اوسپر ایک زردوزی مکلل سیاہ پردہ
چھوٹا ہے دراری اونچائی مین ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی مین ۴ گز ہے اور جو کھٹہ
اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض مین ایک گز ضخامت مین ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
پتھر ہی مدور ظاہر مین ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
کونے مین ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے مین جڑا ہوا تھا اب چاندی
مین ہی ملتزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی فقط
غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبہ شریف کے اطراف کے حاشیون پر تخمیناً
ایک بالشت کی دیوار چھت سے بلند ہے اور اوسکے نیچے پنجرس کے قلابے
لگے ہوے ہین اور اونمین ریشمی ڈال کے غلاف سیاہ کہ جسکے بافت مین لا الہ الا اللہ
کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کرکے اطراف سے پائین تک چھوڑ دیے
ہین پھر نیچے بھی ویسا ہی اوسکو پنجرس کے قلابون مین سے ٹے ہین
کمربند کعبہ وہ آدہے گز کے مقدار سے ایک زرین پیٹہ ہے کہ جسپر سونے
روپے کے تارون سے پادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
کیے گئے ہین اور وہ اوس غلاف کے دو ثلث کے اوپر ٹنگا ہوا ہے پھر اس
کمربند سے جو حطیم کیطرف نیچے میزاب کے ہی اوسپر پادشاہ کے نسب نامے
کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف ہین اوسپر قرآن کے آیات کا نقش
میزاب رحمت وہ کعبے کی چھت سے پانی گرنے کا نالا وہان روپا مڑھا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط مین لگا ہوا ہی اور اوسکے منہہ کے نزدیک سے ایک روپے
کا جہاڑ آویزان ہی اوسکا پانی حطیم پر گرتا ہی حطیم کہ اوسکو حجر اور حظیرہ بھی بولتے
ہین سو وہ اوس زمین کا نام ہی جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدور کے
اندر کعبے سے متصل ہی مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز
کا رستہ ہی اور اس زمین کا طول کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک
۱۷ گز ہی اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۲۰ گز ہی پہر اس مین
سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا
واجب ہی دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہی بلندی مین ۱ گز عرض
پایے کا ۲ گز باہر کا دور ۴۰ اندر کا دور ۲۸ گز ہی اور اس مین سیاہ اور سبز
اور سپید اور سرخ اور زرد پتہر کا فرش ہی آخضر وہ ایک گڑہا ہی کعبہ معظمہ کے
دروازے کے بائین طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق مین ۱۰ اونگل
طول مین ۴ گز ۵ اونگل عرض مین ۲ گز ۱۱ اونگل اور اوسمین تین مصلے سنگ مرمر
سے بچہائے گئے ہین اوسپر نماز پڑہتے ہین کہ وہ جاے محل اجابت ہی اوسکو
مقام جبریل کہتے ہین کیونکہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی جبریل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ پانچوقت کی نماز اوسجگہہ ادا
کر کے نماز کے وقتون کو تعین کئے اور کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہان
کی مٹی سے کعبے کی دیوار پہلے اوٹہائی ہین اسواسطے اوس جاگہہ کا نام معجنہ ہی
ہے مطاف طواف کی جاے کو بولتے ہین سو اس جاے کا فرش سنگ مرمر
سے ہی اور اوسکے حدود کعبہ شریف کے روبرو مقام ابراہیم کی جالی سے
کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہی اور کعبے کے پیچہے ۱۲ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے
داہنی طرف ۲۳ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے بائین طرف حطیم کے باہر سے ۲۴ گز ہی

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور مسطح اور قریب مدور کے ہی پہر اوسکے اطراف
قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتہر کا فرش کیئے ہین اور اس زینے کے کنارے
پر اطراف مطاف کے پیتل کے ۳۲ کہم ہر ایک دو نل قدم کے فاصلے سی
نصب کیے ہین اور ان کہمبون پر ایک لوہے کی پٹی رکہکے اوس کے ہر
چشمے کے بیچ سات سات قلابوں سے ایک ایک قندیل آویزان کی ہین اس حساب سی
اس حلقے کے ۳۲ چشمے اور ۲۲۴ قندیل ہوتی ہین پہر زینۂ مذکور سے ۳ گز
کے فاصلے تک وہی سیاہ پتہر کا فرش ہی پہر وہان سے دوسرا زینہ
۶ اونگل کا بلند ہو کے پہر وہان سے سیاہ پتہر کا فرش کعبے کے بائین طرف
مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور دور
اور پشت کیطرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہوگا اور باقی صحن
مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پہر اوس فرش سنگ سے لیکر مسجد کے
زینے تک اوسکے برابر ہر طرف سے سیاہ پتہر کی روشین بنی ہین اور وے
روشین تمام ۱ ہین عرض ہر واحد کا دو گز ۱۲ اونگل ہی مصلاے حنفی وہ
سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جسکا قبہ خشتی بطور قینچی کے
شیش کا ورق مڑہا ہوا ہے اور اوسکے ہر دو درجے مین تین تین سنگ
شیشے سے ہین اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک طاق اور شمال
اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہین اوپر کا درجہ تکبیر ونکا مقام ہی اور اوپر
چڑہنے کی سیڑہی تختون سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک
پتہر ہے کہ جسپر ابراہیم علیہ السلام کے قدمونکا نقش ہی پہر جس مکانمین کہ وہ پتہر
رکہا ہی اس مقام کو مجازاً مقام ابراہیم کہتے ہین اور وہ مکان ہی مستطیل ہی
اور اوسکا قبہ خشتی ہی شیش کا ورق مڑہا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے پر

اوسکے مقابل عرصہ مطاف مین واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اوسکے اور
حجر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اوس مکان کے اطراف
پنجرس کی جال اور اوسکا دروازہ مشرق کیطرف ہی اور اندر اوس مکان کے
چہوٹا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اوس مین اس مقام کو رکہے ہین وہ ۲۱
اونگل کا بلند اور ۱۰ اونگل کا مربع اور عمق قدمونکا قریب ۱۰ اونگل کی ہین
اور اوس قبے پر غلاف مکلل ڈالے ہین مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ قتادہ سے روایت ہی کہ لوگون نے اگلے
اسلام کے دیکہا ہی کہ اوس پتہر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیون اور اونگلیو
کا نقش تہا پہر لوگون کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیا ہے کہتے ہین
کہ وہ قدم کا نقش نظر نہین آتا ہی اور یہی اوسی تفسیر مین ہی کہ صحیح حدیثون مین
آیا ہی کہ حجر اسود اور یہہ پتہر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی
ہین اور قیامت مین اون کو آنکہین اور لب اور زبان دیویں گے تاکہ جیسے
اون لوگون کے حق مین جو للہ اونکی زیارت کیئے ہین گواہی دیوین
اور یہی اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونون پتہر کو
کوہ ابوقبیس مین دفن کر رکہے تہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ
کی دیوار اوٹہانی کے وقت دیوار قد آدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند
چیز کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السلام نے اون دونون پتہرون کو
لا دیئے پہر حجر اسود کو کعبے کے کونے مین آپ ساتہہ رہ کے لگائے
اور دوسرے پتہر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہڑے رہکر دیوار اوٹہانے
لگے پہر جسقدر بلند ہوتی تہی یہ پتہر بہی اونچا ہوتا تہا اور بیت مصلای شافعی
وہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچہے اس سے لگا ہوا بطور دالان بنے

کے ۴ کہم پر بنایا گیا ہی منبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف
کے کنارے پر بنا گیا ہی اور اوسکے ۱۱ درجے ہین اور آخر کا درجہ مربع ہی
اور اوسکے چار کونون پر ۴ کہم سنگ مرمر کے ہین اور اون کہمبون پر پنجرین کا
دراز قبہ سونے سے ملمع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک کمان
ہے سنگ سیاہ کی مقام ابراہیم کے پیچہے ۱۰ گز کے فاصلے پر کہتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین مسجد الحرام کا یہی
دروازہ تہا مصلاے مالکی وہ ایک قبہ چوبی ہی سیاہ پتہر کے ۴ کہمبون
سے بنایا گیا ہی اور اوس قبے پر شیشہ کا ورق مڑہا ہوا ہی اور وہ بشکل مربع
صحن مسجد کے سنگین فرش سے کے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب
واقع ہی طرف گوشۂ جنوب مشرقی سے کے ہی مصلاے حنبلی وہ بہی مانند مصلاے
مالکی کے سنگین فرش سے کے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل
واقع ہوا ہی مگر اوسکا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین خوجے بیٹہتے ہین
چاہ زمزم وہ ایک کنوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل مین پہر وہ مکان حجر اسود
کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اوسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان
۷ گز کا بعد ہی اوسکے پیچہے کے درجے کی دیوارین سیاہ پتہر کے ہین پہر
اس درجے مین دو چشمے ہین اون سے ایک ابدار خانہ ہی کہ جسکا دروازہ
جنوبی ہی پہر اوسمین بالاخانے پر جانے کی سیڈہی ہی اور دوسرے
چشمے مین کہ اوسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے مین
بہی تین طرف سیاہ پتہر کے دیوارین ہین اور چوتہی طرف کعبے کے مقابل دلق
دار چوبی دروازے ہین اوس درجے مین موذنون کا رئیس رہتا ہی پیچہ
زمزم کے اوپر کی چہت مین جو ساگوان کے پٹیون سے مسقف ہی ایک

سے رئیس وہان سے پانی زمزم کا شبینہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے اطراف کی دیوارین سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر مین دو حلقے تراشے ہوے اوسپر رکھے گئے ہین بلندی مین ۲ گز عرض
مین ا گز ہی اور اوس کنوی کا قطر ۱۱ گز اور عمق ۲۷ گز ہی اور پانی کے اندر
۱۱ گز کے عمق مین پنجرس کی جال مستحکم کئے ہین تا اگر کوئی آدمی یا کوئی
چیز بیاد اگر جاوے تہ کو پونہچنے نپاوی اور اوسپر ۳ چرخ پنجرس کے لگے
ہوئے ہین وہان کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تاکہ ہوا کو اوس مین مدخل ہو اور سلم یعنے کعبے
شریف کی سیڑہی ہی اور وہ چاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکہے جاتے ہی اور دو گنبد لداؤ کے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے زینے پر چاہ زمزم کے پیچہے بنا کئے گئے ہین
اونمین سے ایک گہڑیال خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چارون طرف چہت مین بنا کی گئی ہین زینہ اوسکا صحن سے ۱۰ اونگل بلند ہی
فرش اوسکا سیاہ پتہر سے ہی اور مسجد کے دالان مین ہی ۱۱۲ اونگل کا زینہ
ہے اور ہر چہت مین مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہین اور اکثر قطار طاقون
کی لداؤ قبہ دار ہین اور بعض بے قبہ اور بعض چہت مین تین قطارون سے
بہی زائد ہین پیچہے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہین ہی نسخہ حیات القلوب
مین لکہا ہی کہ جملہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہین اور یہی ۳ قسم کے ہین رخام
یعنے سنگ مرمر سفید سمیہ یعنے سنگ زرد صتوان یعنے سنگ سخت پہر سنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتہر مین مدور تراشے گئے ہین ۲۹۳ ہین اور سمیہ کے
کہم جو جدے جدے پتہرون کو گچ سے وصل کر کے ہشت پہلو باندہی گئے

ہین سو ۳۴۴ باقی ۱۰۰ اصتوانکی سے اور قبے لداؤ طاقون کے ۱۵۲ اور کنگرے دیوار کے
جو اکثر سنگ شمسہ اور بعض سنگ رخام سے ہین سو جملہ ۱۳۷۹ ہین اور مسجد
کے شمالی طرف محکمہ قاضی اور مدرسہ سلیمانیہ مسجد سے متصل ہین اور بدستور
مشرق کیطرف مدرسہ سلطانی قایتبائی اور مغرب کی جانب مدرسہ داؤدیہ سے
اور اونکے دروازے مسجد کے اندر ہین اور مسجد کا طول باب السّلام سے جو
مشرقی کونے مین ہے باب العمرہ تک جو مغربی کونے مین ہی ۴۰۴ اور عرض
باب الصفا سے باب الزیاد کیطرف مسجد کے اصلی دیوار تک ۲۰۴ گز ہی اور
منارے مسجد کے ۷ ہین ۴ کونون مین ۴ پانچوان باب الزیاد کے پاس ۶
محکمے قاضی کے نزدیک اور ۷ مدرسہ سلطان کے قریب اور مسجد مین آنے کے
دروازے ۱۹ ہین کسیکا ایک رواق ہی کسیکا دو کسیکے تین کسیکے پانچ ۳۹
رواق ہی جب کہ مسجد کے باہر کی زمین بلند ہی ہر طرف کے دروازے کی دہلیز
سے مطاف تک اوتر آنے کے لیے سیڑہیون کے پائے ۱۲ عدد سے کم اور
۱۰ اسے زائد نہین ہے تفصیل دروازون کی معہ نام اور تعداد رواق اور سمت یہ ہی

شرقی — دروازے معہ رواق — مغربی — دروازے معہ رواق معہ

معروف نام	نام دروازہ اور	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازے	تعداد	رواق کی تعداد
بنی شیبہ	باب السلام	یک	۳	باب الوداع	یک	۲
+	باب النبی	یک	۲	باب ابراہیم خیاط	یک	۱
باب الجنائز	باب العباس	یک	۳	باب العمرہ	یک	۱
باب بنی ہاشم	باب علی	یک	۳	+	+	+
+	+	+	+	+	+	+

جنوبی دروازہ معہ رواق			شمالی دروازہ معہ رواق		
معروف نام دروازہ معروف	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
باب البازان باب النوبش	یک	۱	باب العتیق	یک	یک
باب مخدوم باب البغلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم باب الصفا	یک	۵	باب القبطی	یک	یک
باب البجاد باب الحاکم	یک	۲	باب الزیادہ	یک	۳
باب المجاہدین باب الرحمۃ	یک	۲	باب الدّریبہ	یک	یک
باب الشریف	یک	۲		۵	۸
باب العجلان باب امہانی	یک	۲			
	۸	۱۷			

نقشہ بہی چہپا ہوا یہان پر چسپان ہی
اوسکی زیارت سی مشرف ہونا ضروری ہی

دروازہ دوسرا مکے مین جاکر رہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور وداع کے بیان حالات مین ای برادران بخوبی جا لو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو یہہ شغل اذکار کے باب مین رکہنا موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور مستحب ہے اداکرنا نفل کا نماز ونکی پیچہے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ مطاف پر اور رکن عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور خضری مین جو مقام جبرئیل کر کے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ اور رکن شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پیٹہہ کے پیچہے

پڑھی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان کیونکہ ان سب مقاموں مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نماز پڑھی ہین اور مستحب ہی نماز پڑہنا اُم المومنین بی بی خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا کے گہر مین کہ یہہ مقام افضل موضع ہے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیدایش کی جگہہ مین اور حضرت ابی بکر رض کے گہر مین اور حضرت عمر رض اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدایش کی جگہہ مین اور دار ارقم مین جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے پیچھے اور غار مرسلات مین اور جبل ثور اور جبل حرات کے غار مین اور مستحب ہی کہ اہل معلی کی زیارت کرے معلے قبرستان کا نام ہی وہان بہت سے صحابہ اور تابعین اور اولیا اور صالحین مدفون ہین لیکن کسی کی قبر معین نہین ہی مگر بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی قبر جو فضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہی اور اوسپر گنبد بنائے گئے ہین اور اسکا تعین بہی کسی بزرگ کے خواب دیکھنے سے ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبرین بہی مشہور ہین لیکن روایت صحیح سے معین نہین ہی اور تابعین مین کے سفیان بن عینہ اور فضیل بن عیاض اور امام یافعی وہان مدفون ہین غرض ان سب مقربان بندۂ الٰہی کی زیارت اجمالاً اور تخصیصاً مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہو بجا لاوے اور آداب زیارت سے ہی کہ زایر کو چاہیے کہ سورۂ بقرہ سے اول کی چند آیات مقبور کے سرہانی اور امن الرسول سے آخر تک اوسکے پائین کہڑا رہ کے پڑہے اور کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ فِي الْاٰخِرَةِ اور قرآن شریف سے جو میسر ہو خصوصاً آیۃ الکرسی اور سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک اور سورۂ تکاثر ایکبار اور سورۂ اخلاص ۱۱ یا ۱۲ یا ۷ یا ۳ بار پڑہے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَاقَرَأْنَاهُ اِلٰى فُلَانٍ اَوْ اِلَيْهِمْ

بعدہ مقبور کے اور اپنے لیئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت چاہے اور مستحب ہی کہ سب
مساجد متبرکہ کی زیارت کرے اور وہان نماز پڑہے وے سب مسجدین یہی
ہین مسجد رایہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ اوسکو مسجد اجابہ بہی بولتے ہین
مسجد جبل ابوقبیس مسجد ذی طوبی مسجد عقبہ مسجد جرانہ مسجد عائشہ مسجد عرفات مسجد
کبش مسجد خیف پہر جو شخص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا
چاہیے تو طواف وداع یعنے رخصت کا طواف جو افاقی پر ہی واجب ہے
طواف دوسرون کے مانند ادا کرے مگر اس طواف مین رمل اور اضطباع اور
سعی نہین ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا نچاہیے جو توقف
ہوجاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت
نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام مین ادا کرکے چاہ زمزم پر آوے
اور اوسکا پانی اس آداب ساتہہ جو آگے ذکر ہوگیا ہے پیٹ بہر کر کئے
بارپئی اور ہر بار کعبہ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانکے
اپنے سر اور آنکہون اور منہ پر ملے اور میسر ہو تو اوسکو اپنے بدن پر اور
کپڑون پر بہی ڈالے اور بہا وے بعد کعبہ شریف کے آستانے پر بوسہ
دیوے اور ملتزم پر اپنا سینہ اور منہ رکہکے اسی حالت مین تبدہاہا تہہ کعبے کے
دروازے کی طرف اوٹہا کے کہے السّائل ببابك يسئلك من فضلك ومعروفك ويرجو رحمتك
اور کعبے کے پردون کو پکڑ کے بہت سا گریہ وزاری کرے اور اوسکی دیوار سے
رخسارے ملاوے خارہاے فراق سے اس کعبہ پاک کے دل اور جگر کو اپنے
چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار
جلشانہ کے زبان کو طراوت اور دل غمدیدہ کو لذت حلاوت کی بخشے اور رسول
کریم شفیع امم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود بہیجے اور بہت عاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے مان باپ اور خویشون اور دوستون کے حق
مین دعاگو ہوا اور اوس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ مین التجا کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے کے تکبیر اور تہلیل کہے بعد ہ نہایت اندوہگین اور
حسرت آگین ہوکر اوس درگاہ رفیع الشان اور مکان ملائک آشیان سے
رخصت ہوکر منہہ اودہر کئے ہوے اولٹے قدمون مسجد حرام کے باب
حزورہ سے باہر آوے اور نکلتے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
بَيْتُكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا
هَدَيْتَنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ
فَعَوِّضْنِيْ مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فصل چہاردہم بیچ بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج اور احرام کے شروع سی آخر تک ساتہہ ترتیب کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور ساتہہ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی
آفاقی بنا براداے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور میقات
کے پاس یا مقابل مین پونہچے اوسوقت اوس پر واجب ہوتا ہی
اوسمقام پر احرام باندہنا پس اگر مہینے حج کے جیساکہ ماہ شوال اور ذی قعدہ
اور دس دن ذی الحجہ کے ہین ہووے اور اونہین دنون مین مکے مین پونہچا
ہے تو اولےتر ہی کہ قران کا احرام باندہے یا تمتع یا افراد حج کا اور جو
حج کے مہینے مین مکے نہین پونہچا ہی تو احسن ہی افراد عمرے کا احرام
باندہے الغرض بوقت عزیمت احرام بندی کے بال موچہون کے کترا وی

اور ناخن ترشوائے اور بغل کے اور ناک اور زیر ناف کے بال دور کرے
ولیکن سر کے بال نہ منڈاوے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے
ساتھہ ہو تو اونسے موقع پاکے صحبت داری کرے بعد وضو
کر کے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کوے
عورت حائض ہو یا نفسا اور میل بدنکا دور کرے اور سر اور داڑہی کے بالون
مین خوب شانہ کرے اور اوسکو صاف بناوے اور تیل لگاوے اور بدنمین
خوشبوئی ملے نہ کپڑونمین مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نرہے یعنے ویسی
ہی خوشبوئی کپڑونمین لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہین
کمر سے باندہے اور ایک چادر کاندہون پر سے اوڑہے پر چادر دوختہ
نہووے بلکہ قبل احرام کے سب کپڑے دوختہ کو دور کرنے بدن سے
کہ یہ واجب التعمیل ہی اور یہ ضرور ہی کہ دونون کپڑے پاک اور صاف
اور نئے ہون اور مستعمل بہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اولے تر ہے
اور مجاز ہے تہمت طول مین تا ۵ ہاتہہ اور چادر ۶ ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے کم
نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے بنانا چاہیے
پہر دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام کے پڑہنا چاہیے رکعت اول مین سورۂ
فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی مین سورۂ اخلاص پڑہے
بعد سر برہنہ ہو کے اوسی جاے نماز پر بیٹہا ہوا اگر نیت قران کی رکہتا
ہو تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا
وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی
معنی یہہ ہین کہ اے خدا تعالے تحقیق ارادہ کرتا ہون مین حج اور عمرے کا
پس آسان کراون دونون کو ہمپر اور قبول کراون دونون کو مجہسے اور جو قصد تمتع

یا افراد عمرے کا رکھتا ہو تو یون کہنا ضرور ہے اللّٰهم اني اريد العمرة
فيسرها لي وتقبلها مني اور جو نیت افراد حج کا کرنا
چاہے تو یون بولے اللّٰهم اني اريد الحج فيسره لي وتقبله مني واعني وبارك لي
فيه نويت الحج واحرمت به لله تعالى اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہی اور زبان
سے ادائے الفاظ سنت ہی اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہووی
تو اوسکو لازم ہی کہ نیت حج فرض کی کرے یعنے اسقدر الفاظ بڑہا کے کہنا
چاہیے کہ یہ نیت مین جو کرتا ہون سو واسطے بجالانے حج فرض کے جو مجہہ
فرض اللہ تعالے کا ہی اور پہر اون نیت کے ساتہہ ہی بدون فصل کے
آواز بلند سے اسطور پر تلبیہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہی لبيك اللّٰهم
لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك اور بہتر ہی کہ جس
عبادت کی نیت کیا ہووے اوس عبادت کو تلبیہ مین ملا کر ذکر کرے اور یون
کہے لبيك وسعديك والخير كله بيديك والرغباء اليك والعمل لبيك لبيك اله الخلق لبيك
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود بہیجے اولے درودون سے
وہی درود ہی جو نمازون مین پڑہا جاتا ہی اور دعا کرے مطابق اون دعاون
کے جو حدیثون مین وارد ہین اون سے مختصر یہہ دعا مستحب ہی لبيك بحجة
يا لبيك بعمرة حقا يا لبيك بعمرة وحجة حقا اور بعد لبیک کی یہی دعا مستحب
ہے اللّٰهم اعني على فرض الحج وتقبله مني واجعلني من وفدك الذين
رضيت عنهم وارتضيت وقبلت اللّٰهم احرم لك شعري وبشري ودمي
وعظامي من النار وكل شيء حرمته على المحرم ابتغي بذلك وجهك الكريم فقط
اور بعد درود خوانی بشرح بالا بآواز پست یہ دعا پڑہے اللّٰهم اني اسئلك
رضاك والجنة واعوذ بك من غضبك والنار فقط بس جو شخص کہ اپنے ہمراہ مین

ہدی رکھتا ہی اور اوسکو ساتھہ لے چلے تو چاہیے کہ بجاے تلبیہ کے اوسکو تقلید
کرے یعنے اوسکے گلے مین پٹہ نشانی باندہے اور ہمراہ لے چلے اوسوقت
اہل نیت قران وتمتع یا افراد حج بوجہ کرنے تلبیہ باندہنے پٹہ بدہنے کو
ثبوت احرام محرم ہوجاویگا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ
فصل احرام کے بیان مین ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور حسب منشاے اوسی فصل کے
ممنوعات سے بچتا رہے اور جسوقت حدود حرم مین پونہچے تو افضل یہ بات
ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہوکر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب
احدیت جلشانہ مین گڑگڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والدین
کی مغفرت کے لیئے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات
کے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ
عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فقط اور مقتضاے آداب یون ہی کہ
بوقت قریب پونہچنے مکہ معظمہ کے سر و پا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار
کے بارگاہ حضور عالی مین دست بستہ ہوکے معافی گناہ چاہے اور بوقت
نظر پڑنے کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِھَا رِزْقًا حَلَالًا فقط
اور جسوقت نظر بیت اللہ پر پڑے اوسوقت بہی کمال خشوع اور انکساری
سے یہ دعا پڑہے بلکہ یہ ہر جگہہ پڑہنا مناسب ہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہہ بہی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ
نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْہُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ
کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے
براہ ثنیہ کدا یعنے عقبۂ علیا جو کہ ساتھ باب معلے کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

مین در آوے ولیکن بہتر ہے در مکہ شریفہ کا لنت شب کے دن کو اولی ہے پھر اندر
آبادی کے اسباب اور اشیائی ہمراہی کو پہلے جہان جاہے وہان آ ملکر باب
سلام سے جسکو باب بنی شیبہ بھی کہتے ہین تلبیہ گویان بطہارت تمام اپنے کو
بڑا ذلیل اور خوار اور روسیاہ غریق گناہ بسیار جانکر اور کعبہ مکرمہ کی نہایت عظمت
اور جبروت ملاحظہ کرتا ہوا ولا مسجد الحرام مین بہ نیت طواف واہنا قدم رکھکے
داخل ہووے اور یہ دعا پڑھے اَعُوذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فقط اور جب حجر اسود کے پاس آوے
تو یون پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ فقط اور بیت اللہ کے دیکھنے بعد پڑھے تین تکبیر اور تہلیل اور
درود کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَیْتَکَ هٰذَا تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً فقط
اور دعا بھی جو یاد ہو وہ پڑھے اور اللہم انت السلام الی آخرہ بھی پڑھے اور
بغیر ہاتھ اوٹھانے کے جو چاہے سو مانگے اور حجر اسود کو چومے کے جو
جگہہ نہ پاوے تو ہتھیلیون کے اشارے سے یا کسی چیز کے اشارے سے
اوسکو چومے کے یہ کہتا ہوا بغیر ادا کے تحت المسجد کے طواف کعبہ شروع
کرے یعنی یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور ملتزم کے متصل سے یون کہے رَبَّنَا آتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فقط اور عین

حالت طواف مین جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کر ترک کرے پھر اگر معتمر یا متمتع ہی تو تلبیہ موقوف کرکے اضطباع کرے اگر اس طواف کی سعی کا ارادہ رکھے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے حجر اسود کے روبرو آکے اس وضع پر کھڑا رہے کہ تمامی حجر اسود اسکے سیدھی طرف رہے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل ہووے اور وہ کعبے کے کونے پر اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے بیچ مین ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو متمتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو طواف عمری کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقط اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور درود گویان دونون ہاتھون کی ہتلیان حجر اسود کیطرف لاکے کانون تک اوٹھا کے ارسال کرے جیسا کہ نماز مین بنا بر تکبیر اوٹھاتے ہین تحریمہ کو پھر اون ہتلیون کو حجر اسود پر رکھہ کے بدون بر آمد آواز کے بوسہ دیوے اور اوسپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہووے اور بسبب ہجوم کے معذور ہے تو صرف ہاتھ پونہچا وے ورنہ کسی عصا یا چھڑے کے ذریعے سی چھوا کر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبوری اشارے سے ہاتھون کے پر بوسہ دیوے اور یہہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ فقط پھر وہان سے اضطباع کے ساتھ کعبے

کی گرد سیدہی ہاتہ کیطرف سی پہرنا شروع کری اسطور پر کہ بیت اسد بائین ہاتہ کیطرف رہی اور حطیم طواف مین آجاوی اور رکن
یمانی کو پہونچی اگر ممکن ہی اوسکو اپنی سیدہی ہاتہ سی چہووی ورنہ چلا جاوی پہر جب حجر اسود کی نزدیک آوی تو ایک
شوط یعنی ایک دورہ ہوا پہر اسیطرح سات دور پورا کری اور ہر شوط مین رکن یمانی کو چہووی اور جب مقابل حجر اسود کی آوی
تو کہڑا رہی اور تکبیر و تہلیل اور حمد کری اور درود پڑہی جو ممکن ہو تو ایک بوسہ لیوی اور اول کی تین شوط مین رمل
کری یعنی مونڈہون کو ہلاوی اور جلدی سی چلی بشرطیکہ اوس نی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکہا ہو اور
تمامی طواف مین تکبیر اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑہی اور باب کعبہ پر یہ دعا پڑہی ربنا اٰتنا مِن
اللّٰہم ہذا البیت بیتک وہذا الحرم حرمک وہذا الامن امنک وہذا المقام مقام العائذ
بک من النار اللّٰہم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ
لی بخیر لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء
قدیر ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
اور رکن عراقی پاس یون پڑہی اللّٰہم انی اعوذ بک من الشک والشرک والنفاق والشقاق
وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی الاہل والمال والولد
اور میزاب پاس یہ پڑہنا چاہیی اللّٰہم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ولا باقی
الا وجہک واسقنی بکاس محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم شربۃ لا اظمأ بعدہا ابدا اور رکن شامی پاس یہ پڑہنا چاہیی
اللّٰہم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور رب اغفر
وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من الظلمات الی النور ٥
اور رکن یمانی پاس یون پڑہنا چاہیی اللّٰہم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ ٥
اور یہ ہر جگہ پڑہی اور یہ آیہ کریمہ میان رکن یمانی و حجر اسود کی ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار ہی پڑہتا رہی اور فقط طواف قدوم مین نہ دوسری طوافون مین یا قارن کو تلبیہ کہنا درست
ہی لیکن دعا یہان پر با سوچ پڑہنا افضل ہی اور قارن کو لازم ہی کہ بعد طواف عمرہ کی
طواف قدوم بہی بجا لاوی کیونکہ آفاقی اور میقاتی پر جو مفرد حج یا قارن کے ہو وی یہ طواف سنت ہو کہ ہی پہر جب ختم طواف کا

حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور اوس سے فارغ ہو جاوے تب مقام
ابراہیم پر آکر بدون اضطباع کے دوگانہ نماز سنّت ہے واجب طواف کے
ادا کرے جو بسبب ہجوم کے وہان پر ادا نہ ہو سکے تو جسجگہہ مسجد حرام مین
چاہے پڑہ لیوے رکعت اولے مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور
ثانی مین اخلاص پڑہے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑہے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فقط پہر دعا حضرت آدم علیہ السلام پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فقط

اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے اور اپنے والدین کے حق مین اور سب خویش
واوند و دوستان اور سائر مسلمین اور مسلمات کے حق مین دعا کرے کہ یہ جاے
محل اجابت دعا ہے پہر وہان سے نزدیک ملتزم کے جو حجر اسود اور کعبے کی
دروازے کے بیچ مین چار گز کی مقدار ایک جگہہ ہے آوے اور اوس
جگہہ کو اور کعبے کے پردے کو اپنے سینے سے لگا دے اور رکہے سیدہا
رخسارہ اور رکہے بایان رخسارہ اوسپر رکہے اور دونون ہاتہون کو سر کے
اوپر سے دراز کرکے تمام بدن کو دیوار کعبے سے چسپان کرے اور بہت
زاری اور انکساری سے اپنی بہلائی اور بخشایش کے واسطے جاہے
سو مانگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے کہ یہ مقام بہی
دعا کے مقبول ہونے کا ہے بعد ازان چاہ زمزم کے پاس آوے
اور پانی اوسکا پیالے مین لیکر کے اور کہڑا ہوکے یا بیٹہ کے قبلہ رو ہوکے
اسقدر پیے کہ پیٹ بہر جاوے اور بہتر ہی کہ اوسکو تین دم مین پیوے اور ہر دم

مین کعبے کیطرف نگاہ کرکے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے اور یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَلَيَّ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي وَقَفْتُ عَلٰى بَابِكَ تَعَالٰي
وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ فِي رَحْمَتِكَ وَاَخْشٰى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ
اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنْ سُجُوْدِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنْ مَسْاَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ
الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَصْحَابِنَا وَاَحِبَّائِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ
يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ
وَاَقْنِعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْمَا اٰتَيْتَنِي پہر پانی زمزم پینے کے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا
وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

یہان سے طواف کے احکام پورے ہو چکے بعد بغیر تاخیر کے صفا اور مروے
مین سعی کرنا واجب ہی اس صورت مین جو وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے
اوسکو اختیار ہی کہ بعد اس طواف قدوم کے سعی کرے یا بعد طواف زیارت
ولیکن افضل یہ ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی کرے کیونکہ جو مفرد حج
طواف کر چکا سو وہ طواف قدوم تہا اور قارن ہی عمرے کا طواف مع سعی
ادا کرنے کے بعد جو طواف کیا سو وہ طواف قدوم تہا اگر وہ شخص مفرد عمرہ یا متمتع
ہے بعد اس طواف کے اسکو سعی کرنا لازم ہی کیونکہ یہ طواف جو اوس نے
ادا کیا سو وہ طواف عمرہ تہا بہر حال جب سعی کا ارادہ کرے تو آب زمزم
پینے کے بعد بلا توقف پہر حجر اسود کے پاس آوے اور اسکو بوسہ دیوی
اگر نہ دے سکے تو مطابق مذکور بالا عمل کرنے بعد مسجد حرام سے بایان پاؤن
آگے رکہہ کے باہر آوے اور باب الصفا سے طرف صفا کے برہنہ پا جاوے

اور جب صفا کے نزدیک ہو پہنچے تو یہ آیہ کریمہ پڑہے اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۝

اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پر اسقدر چڑہے کہ کعبہ مبارک صفا کے دروازے سے نظر آوے پہر بیت اللہ کیطرف منہ کرکے کہڑا رہے اور نیت سعی کی کرکے یون کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

اور دونون ہاتہونکو آسمان کیطرف اوٹہاوے جیسا دعا کے وقت اوٹہاتے ہین پہر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنے اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط تین بار کہکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اور درود اوپر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بہیجے اور تمامی مومنون کے حق مین دعا کرے کہ یہ جای
بہی محل اجابت ہی اور صفا پر ایک سورہ طوال مفصل کے قدر کہڑا رہے
وہان سے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اوتر آوے اور کہتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ
اسْتَعْمِلْنِي لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ
وَاَعِذْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
بعدہ مروے کیطرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کری
اور اوسوقت یہ دعا پڑہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ فقط اور جب بطن وادی مین پونہچے میل اخضر سے
دوسرے میل اخضر تک جلدی اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مروے
پر آوے لیکن اسقدر نہ چڑہے جیسا صفا پر چڑہا تہا اور رو بقبلہ کہڑا
ہوکر جیسا صفا پر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کہتا تہا ویسا ہی کہے یہ ایک دور
ہوا پہر باقی چہہ دور اسیطرح پہرے اور ختم مروے پر کرے اور ہر
دور مین درمیان دونون میل کے اخضرین کے تیز تیز جلدی کرے اور
درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ آخر تک پڑہا کرے اور تلبیہ
کہتا رہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے ادا کے جاوے
تو اوسکو دوہرانا لازم آتا ہی اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہین
ہے مگر اوسلئے طہارت سے عمل ہے اور اسیطرح وقوف عرفات
اور مزدلفے اور رمی جمار بہی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور
با طہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط ہی اور طواف اور سعی
کرتے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہو چکے پہر مسجد حرام

مین جاکر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا متصل باب عمرے کے ادا
کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ متمتع جو اپنے ساتھ
ہدیا رکھتا ہے اونکو واجب ہی کہ حلق نکرین اور احرام سے نہ نکلین بلکہ
اسی احرام سے مکے مین اقامت کرین اور طواف نفل جسقدر چاہین بدون
اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کرین اور بعد ہر طواف کے دو رکعت
نماز پڑہین اور تمام اوقات اور حالت طواف مین اکثر تلبیہ کہتے رہین جمرہ
عقبہ کے رمی تک اور عمرہ نہ بجالاوین حج کے مہینے مین وہی تینون شخص
یعنے مفرد حج اور قارن اور متمتع اور آگے ان مہینون کے فقط وہ مفرد حج
جو حج کے مہینون کے پہلے احرام باندہا ہے پہر جو بجالاوین دم لازم ہوگا
اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور
حکم اس متمتع کا جو وہ اپنے ساتہ ہدایا نہین رکھتا ہے وہ مختار ہی کہ
احرام سے نکلے یا نہین پر احرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہی لازم ہی
کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافون سے جسقدر ہوسکے بدون اضطباع
اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ آفاقی کے حق مین طواف بہتر ہی
نماز نوافل سے پہر متمتع کو عمرہ بجالانا ناجائز ہے اور معتمر جسنے عمرے
چاہے بجالاوے مگر حج کے مہینون مین مکروہ ہے کیونکہ مکے مین
اقامت کرنے کے بعد آفاقی یا میقاتی کو اشہر حج مین عمرہ ادا کرنا مکروہ
ہے اور مکی کو بطریق اولے ہوگا پہر جب حج کے دن آوین تب جو کوئی
احرام کہول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا آٹہوین تاریخ کو ذیحجہ
کی غسل یا وضو کرکے بدنمین خوشبوئی ملے اور مسجد حرام مین اگر تحیت المسجد
کی نیت سے سات دور طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز نفل بدستور

سابق ادا کرکے اسی جگہہ بیٹھا ہوا حج کی نیت دل میں لاکر زبان سے اسطرح کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط اور تلبیہ گویان درود ماثورہ
اور یہ دعا پڑہنا چاہیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضَاکَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ
وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ اور ممنوعات اور مکروہات اور مفسدات حج اور احرام
جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی اوس مطابق پرہیز کرے اور دوسرے پہر بعد
احرام کے جو چاہیے اسی اور طواف زیارت کی اوسپر مقدم کرے تو
چاہیے کہ طواف نفل کو ساتہ اضطباع اور رمل ادا کرکے سعی کرے
کسواسطے سعی کا صحیح ہونا اوپر طواف کے منحصر ہی گو کہ بطریقہ نفل کے
ہووے یعنے اول کے تین دور مین بعد ازان افعال حج کے جو
بیان کی جاتی ہین بجا لاوے اور جس نے احرام نہین کہولا ہی وہ
اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے مین مشغول اور مستعد ہووے
یعنے تاریخ ہفتم کو خطبۂ امام کہ جسمین منا جانے کے احکام اور عرفات
مین نماز پڑہنے کا بیان اور وہان سے ساتہ امام کے پہرنے کی
حقیقت درج ہی اور بیان کرتا ہی سنکر آٹہوین کو احرام بستہ بعد نماز
فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور تکبیر گویان مکے سے پیادہ
منا کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب وعشا منا مین پڑہے
اور اوس رات کو منا مین رہے کہ فجر کی نماز صبح صادق مین یعنے پانچ
وقت کی ادا کرکے بعد طلوع آفتاب ضیت کی راہ سے عرفات مین جاوی
اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور درود
جسقدر ہوسکے پڑہے اور استغفار کی کثرت کرے اور عرفات کے
قریب پہونچکے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہرے مگر متصل

سیاہ پتھروں کے جبل رحمت کے دامن میں جہاں پر آں سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقف ہوئے تھے او تر نا ا زبہمہ اولی
اور افضل ہی اور وہاں پر تلبیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور درود اور استغفار
میں بہت مشغول رہے اور اپنے ماں باپ اور خویش اوندا ور دوستوں
کے حق میں دعا کرے اسطور پر اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَاَلَکَ بِہٖ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
اور اوس روز واسطے پڑھنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے
پیغمبروں نے پڑھی ہیں پڑھے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ
الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ
وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ
بعدہ آگے زوال آفتاب کے عرفات میں ٹھہرنے کے واسطے غسل کرے

کہ یہ وقوف یعنے ٹہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرضون
سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہو وے اور بعد
فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بہ مجرد زوال کے بلا توقف اور
تاخیر کے بلکہ کسیقدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم بہی بولتے
ہین جاکر دونون خطبے کہ جس مین وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات
اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہون
امام سے سُنے اور جلد امام کے ساتہ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور
دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور مابین اون دونون نمازون
کے کوئی نماز نہ پڑہے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بہی نکرے بعد ازان
بدون توقف کے ساتہ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات مین جبل
رحمت کے پاس امام کے پیچہے رو بقبلہ ہوکر ٹہرے لیکن سواری پر ٹہرنا
چاہیے خصوصًا اونٹ بہتر ہی پہر کہڑے رہنا پہر بیٹہے رہنا پہر لیٹے رہنا
موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچہے جائے نہ ملے اوسکے
داہنی طرف ورنہ بائین طرف کہڑا رہے اور دونون ہاتہ اوٹہاکر تکبیر اور
تہلیل اور تسبیح اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار مین شغل کرے اور
اپنے والدین اور خویشان اور دوستان کے حق مین دعای مغفرت
کرے جیساکہ اوپر لکہا جاچکا ہی اور ہر دعا مین عاجزی بسیار اور انکساری
بیشمار اور بہت گڑگڑانا دل سے منظور رکہے کہ مستحب ہی کہ بوقت کہنے
تلبیہ کے تہوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑہے
اور امیدوار اجابت کا رہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا
کرے اور یہ دعائین بار بار پڑہے اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر و للہ

الحمد اللہ اکبر و للہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد اللّٰھم اھدنی بالھدی ولقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولی
بعدہ ہاتھون کو کھینچ لیوے اور سورہ فاتحہ پڑہے اسقدر توقف کرکے پہر
ہاتہہ اوٹھا کر یہی دعا پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سو بار اور سورہ اخلاص سو بار اور
یہ درود اللّٰھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید
مجید وعلینا معھم سو بار پڑہنے مین بہت اجر ہی اور تلاوت قران جملہ
دعائون سے افضل اور اولی ہی اور آفتاب کے غروب تک تکبیر اور
تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور درود پڑہا کرے اور واسطے سائر
مومنین کے دعا خیر کو دست بدعا ہووے اور اس مجمع خلق کو معائنہ
کرکے خیالات حشر کا بخوبی دل عبرت پذیر سے ملاحظہ کرنا چاہیے اور
حساب وکتاب کو وہان کے بغور نظر مین لانا اور قہر آلہی کو اور اپنے گناہونکو
جسقدر ہوسکے وہیان مین لاکر اپنی چشمان اشکبار کو رشک افزای جیحون کا
بنانا اور امیدوار بخشائش کے رہنا اور اوسکی رحمت کی توقع کو بجاے
تکیہ آرام کے زیر سر خاطر مضطر کے استوار اور محکم رکہنا پر ضرور ہے
اور بعد از غروب آفتاب عالمتاب کے تلبیہ گویان اور براہ تہلیل اور
تکبیر اور استغفار اور درود کے جویان جمعیت اور آہستگی کے ساتہ ماز مین
کی راہ سے مزدلفے کو امام کے ہمراہ جاوے اور پیش و پس نہو کسواسطے
کہ عرفات سے امام کے ہمراہ جانا واجب ہی اور بوقت پونہچنے قریب مزدلفہ
کے سواری سے اوتر لیوے اور بعد غسل کے اوسمقام سے پیادہ پا
مزدلفے مین اگر بدون تاخیر کے نماز مغرب اور عشا کو عشا کے وقت باقامت

اور افراد ان واحد کے بمعیت امام کے پڑہے اور درمیان ان دونون نماز فرض
کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر بعد سنت و نوافل و وتر عشا کے
پڑہے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے پھر بعد از
نماز عشا وہین پر شب باش ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ
تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور حمد و ثنا اور استغفار اور
درود مین اور تلبیہ مین مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز
فجر اول وقت با جماعت یا منفرد ادا کرے مزدلفے وادی محسّر کے ورا ہی
جا ہے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل وقوفی
واجب ہی اور مستحب یون ہی کہ بہ شمول امام ہوکر اوسکے عقب مین یا چپ
و راست سے مشعر حرام مین کہ جسکو جبل قُزح بولتے ہین قبلہ رو ہوکر پھر
اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود مین مثل وقوف عرفات
مصروف اور موظف رہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پھر مسنون
ہے قبل طلوع آفتاب کے بہمراہی امام بمرتبۂ ثانی جانب منا کے راہگیر
ہووے اور مزدلفے سے یا راہ مین سے سات یا ستر کنکر بمقدار تخم خرما یا
تمر کے اوٹہا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید
گویان اندر منا کے آوے اور ہر گاہ کہ باثنا راہ جب وادی محسّر کو پہنچے
تب وہان بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہان سے گذرتے وقت
یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ فقط
پھر منا کیطرف آنے کے بعد بلا توقف جمرۂ اولے اور وسطے کو چھوڑ کے
جمرۂ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گز کے فرق سے یا کچھ زائد کے
انداز سے روبرو جمری کے نشیب مین کھڑا رہے اسطور پر کہ منا داہنی

ایک کنکر اون سات کنکرون سے
طرف اور مکہ مکرمہ بائین جانب پڑے بعد
داہنی ہاتہہ کے انگوٹہے کے پشت پر رکہہ کے شہادت کی اونگلی سے زور
سے پاچگلی مین لیکر اسقدر ہاتہہ اوٹہا کر پہنکے کہ بغل کی سفیدی دیکہائی دیوے
اور وہ کنکر جمرے پر یا اوسکے قریب کچہہ کم تین ہاتہہ کے فرق سے جا پڑے
مگر سوار ہو کے کنکر پہنکنا اولی ہی اور پہلا کنکر پہنکتے ہی تلبیہ کہنا بند کرے
خواہ وہ شخص مفرد حج ہووے یا متمتع یا قارن اور ہر کنکر کے ساتہہ تکبیر اور
تہلیل کہتا ہے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضَاءً
لِلرَّحْمٰنِ فقط جب اسطرح پر سات کنکر پہنک دیوے تب یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا
بعد ازان بغیر توقف کے جہان اوترا ہی وہان آکر قربانی کرے اور ذبح
سے پہلے یا اوسکے بعد یہ پڑہے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ
وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا
اوسکے بعد حلق یا قصر کراوے مگر مسنون ہی حلق کرنا مردون کو اور
مباح ہی قصر کرنا اونکو اور عورتون کو قصر کرنا مسنون ہی اور حلق کرنا
حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے بعد حلال
ہوینگے یعنے اوس شخص پر وہی سب چیزین جو باعث احرام کے حرام
ہوئے ہین مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چہونا اور بوسہ
لینا نادرست ہی الحاصل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسی دن منا سے
مکے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام مین داخل ہو کے طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم یا طواف عمرے کے ادا کرے
ولیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل مین نہ کیا ہووے تو اوس مین بجا
لانا ضروریات سے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
بہی حلال ہو جاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبوق سے معلوم ہوا کہ بروز
عید چار عبادتون کا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانی ذبح
کرنا ہدایا کا ثالث حلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پہر جب طواف
زیارت سے فارغ ہو جاوے تب اوسی دن یعنی بروز عید بعد نماز
ظہر کے مکے سے برآمد ہو کے منا کو آوے اور دو رات یا تین رات
یعنی ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بہی منا مین رہے اور اون راتون مین مسجد حنیف مین
با جماعت نماز پڑہا کرے خصوص اس مسجد مین جہان رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے نمازین پڑہی ہین وہان پر نفلین پڑہتا رہے اور
جانا چاہیے کہ گیارہوین کو ظہر کی نماز منا مین بجماعت ادا کر کے اور
امام کا خطبہ جس مین احکام رمی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہی
اوسکو سنکے اول جمرہ اولے کے نزدیک مکے کے راہ کیطرف سے
آوے اور اوس جمرے پر جو جمرۂ عقبہ سے بلند ہی اسقدر چڑہے کہ
اوس شخص کے اور کنکرے گرتے سو مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق سی
کم نرہے پہر قبلہ رو ہو کے اسطور پر کھڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
کا ایک حصہ بائین طرف اور دو حصہ داہنی طرف ہووے بعد اوسکے سات
کنکری پہینکے جیسا کہ بروز عید جمرۂ عقبہ پر پہینکا تہا اور ہر کنکر پہینکتے وقت
تکبیر کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطَانِ وَرِضَاءً لِّلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا فقط

بعدہ تہوڑا آگے بڑہ کے اپنے بائین طرف تہوڑا ہٹے اور رو بقبلہ ہوکے واسطے دعا کے ہاتہ اوٹہا دے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کہے اور تکبیر اور تہلیل اور درود پڑہے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور دل سے اپنے اور مان باپ اور خویشون اور دوستون اور مومنون کے واسطے درگاہ اللہ تعالی مین دعا مانگے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسجگہہ ایسی دعا فرمائی ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ معنی اوسکے یہ ہین ای خدا بخش حاجیونکو اور ان کو جنکے واسطے بخشایش چاہین حاجیان اور مستحب یہ ہی کہ اسمقام مین پاؤ جزو قرآن شریف کا پڑہی اتنے وقت ٹہہر کے دعائین اور اذکار مین مشغول اور مصروف رہے پہر وہان سے جمرۂ وسطے پاس اپنے بائین جانب سے اوتر آوے اور نشیب مین یون کہڑا ہووے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے پہر جسطرح جمرۂ اولے پر کنکریان مارا تہا ویسا ہی اسکو بہی سات کنکری مارے بعد اوسکے تہوڑا زمانہ ٹہہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت آگے نہ بڑہے اوسکے بعد جمرۂ عقبہ کے قریب آکر نشیب مین کہڑا رہے اور جسطور نحر کے روز اسکو کنکری مارا تہا ویسا ہی پہر اسکو سات کنکریان مار کے وہان ٹہہرے نہین بلکہ بہت جلد نکل جاوے کیونکہ وہان پر تنگی جاگہہ کے باعث لوگون کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات کے کہ کشادہ جاگہہ ہے اور افضل یون ہی کہ رمئی جمرۂ اولے اور وسطے کے پیادہ کرے اور جمرۂ عقبہ کے رمئی سوار ہی سے ادا کری

۱۲ کو بہی ویسا ہی بعد زوال کے تینون جمرات کو کنکریان مار کے اگر

چاہے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہان تاب سے مکے کو چلا آوے خواہ ۱۳ کو بھی منا مین رہ کر دیسا ہی تینون جمرات کی رمئی سے فراغت پا دے مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے نکلنے سے دم لازم آتا ہی کسواسطے طلوع کے وقت وہان رہنے سے تینون جمرات کی رمئی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جمار کے نماز ظہر کے قبل منا سے باہر ہوکے وادی محصّب مین آکے ایک دو ساعت ٹھہرے اور وہان سے مکۂ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ محصّب مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ادا کرکے وہان پر تہوڑا وقت سو رہے پہر بعد اوسکے مکۂ شریف مین داخل ہووے فقط مقام شکر ہی اور خوشی کا کہ قبولیت دعا مین بہی کچہ شک نہین ہی ہیچ دنیا اور عقبی کے بہ فضل الٰہی نتیجہ اوسکا ظاہر ہوگا او تعالی حلیم کریم ہی اگر دنیا مین کسی مصلحت سے اجر ندیوے گا اپنے بندونکو تو آخرت مین ضرور ثمرہ دعاے قبولیت کا عطا فرماوے گا اور اجر کرامت کرے گا فقط

تمہ فصل چودہوین بیا مین مقامات اجابت دعاے بتقید وقت و روز کے

اے بہاہی مسلمانون گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام الٰہی اور جلال امتنان مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بہ طفیل و عنایت خاص ان صدر نشین چار بالش قاب قوسین او ادنی کے عائد اور نازل ہی کہ دیکہنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعاے کے زائد از چالیس بلاشک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہوے اونمیں سے جسقدر اس راقم کو ہاتہ آئی اوسقدر درج رسالۂ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقہ گوش ارباب سامعین اور ذہن نشین اہل شائقین ناظرین کے ہوگا فقط

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام	یک	سحر	+	+
تحت میزاب	یک	سحر	+	+
قریب رکن عراقی	یک	ایضاً	+	+
اندر خضری کی	یک	ایضاً	+	اسجگہہ کو مقام جبرئیل بھی کہتے ہیں اور مُستجبّہ بہی فقط
قریب رکن شامی	ایضاً	+	+	
رکن یمانی	ایضاً	نماز فجر	+	+
نزد حجر اسود	ایضاً	دوپہرن	+	+
نزد ملتزم	ایضاً	آدہی رات	+	+
اوپر چاہ زمزم	ایضاً	غروب آفتاب	+	+
اندر خانہ کعبہ	ایضاً	زوال رات و دن	یک	میان ہر دو ستون اول وقت زوال دوم وقت آمدن از باب السلام
بالای صفا و مروا	دو	بعد نماز عصر	+	
درخانۂ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	یک	وقت شب جمعہ	+	کہ آن اسکان را قبۂ لوقی نیز میگویند
مطاف	یک	بعد طواف	+	
کعبۂ معظم	یک	بایام میدان	+	
ہر سہ مسی جمرات	۳	بادای شرط تعد بدین	+	این ہر سہ جمرات بنب زمین جای اجابت دعا ہا است

نام مقامات	تعداد	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت بعض واقعات وہان کی
مقام حطیم	۶	.	.	.
درمیان میلین صفا و مروا	یک	بوقت رسیدن آنجا	.	.
بجای ولادت آنحضرت صلعم	یک	ایام زوال	دوشنبه	.
بدار الخیزران	یک	.	.	دار ارقم شب بین العشائین
در منا	یک	وقت شب	.	چہار دہم ماه ذی حجه کو
در مسجد کبش ہای	یک	.	.	کدامی وقت و روز معین نیست ہر گاہ کہ دعا می کند قبول شود و این مسجد بجای
رکن یمانی و باب کی درمیان مین	یک	.	.	حضرت اسماعیل علیه السلام است
در مزدلفه	یک	قبل طلوع آفتاب	.	.
در عرفات	یک	.	.	.
در موضعی	یک	وقت زوال	.	این موضع را تحت السدر نیز میگویند
باب عمره پیچھے پہاڑ کے ہے	.	.	.	.
در موقف جبل رحمت	یک	غروب آفتاب	.	جانب چپ از مقام مذکور کو
در مسجد الشجره	یک	.	چہار شنبه	این مسجد مقابل مسجد جب است کو
در مکا	یک	.	یکشنبه	. نیز گویند و این حرم
در غار جبل ثور	یک	.	.	.
در مسجد تنوت	یک	.	.	این مسجد که قریب منا است ...
در غار مرسلات	یک	.	.	آنجا سوره والمرسلات نازل شده است و آن مسجد خیف است

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
در غار حرا	یک	۰	۰	
در مغاره فتح	یک	۰	۰	در زمین کہ صخرہ عائشہ سنگوئید رضی اللہ عنہا و عندہا مجید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبل النبوۃ والدعا سوگند منہا
رباط موقف	یک	۰	۰	۰
بالای جبل قبیس	ایضاً	وقت ظہر	۰	از زمرہ بعض حاجات فی خزاوبر مطلقاً
نزدیک قبر حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا	ایضاً	۰	۰	۰
نزد قبر سلیمان بن عتبہ	ایضاً	۰	۰	۰
نزد قبر حضرت فضیل بن عیاض	ایضاً	۰	۰	۰
نزد قبر امام عبد الکریم ابن ہوازن رضی اللہ عنہ	ایضاً	روز آخر	جمعہ	ابن ہوازن القشیری رضی اللہ عنہ
نزد قبر شیخ ابو الحسن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰
نزد قبر عبد اللہ الحسن بن ابی مجید علیہ الرحمۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۰

اور احوال اجابت دعا و اعیان ہر روزہ ہفتہ وارہ تعین وقت کے یون ہی یعنی ہر دو شنبہ وقت صبح یکشنبہ وقت عصر دوشنبہ وقت ظہر سہ شنبہ وقت آخر چہارشنبہ ظہر پنجشنبہ سحر جمعہ میان ظہر و عصر

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضۂ مکرم اور قبۂ محترم اور مسجد معظم اور مدینۂ منورہ برکت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور آداب مین درآنے مدینۂ منورہ کے اور زیارات قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان رخصت ہونے مین ساتھہ تشریح کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور پہچانو کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام ہمام ابو حنیفہ کوفے رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الروایت احسن کے اپنے شرح متوسط مین تحریر فرماتے ہین احسن یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے وطن سے بہیت اوسے حج فرض کے نکلے اولاً حج ادا کرے بعد واسطے حصول شرف زیارت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینۂ منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سعادت زیارت سے ذخیرہ تشریف حاصل کرے اور بعد اوسکے اوسے حج کرے تو بہی صحیح اور جائز ہی کیونکہ تقدیم نفل اوپر فرض کے جائز آتا ہی ولیکن شرط یہ ہی کہ جو کوئی عازم حج فرض ماقبل مہینے حج کے مکہ مکرمہ مین جاوے مجاز ہی کہ اول ہی مشرف بزیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر مہینے حج کے مکے مین پہنچے تو زیارت کا قصد کرنا ناجائز ہے اور جو حج نفل کو آوے تو اوسکو اختیار ہی چاہے پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہی کہ اولاً بعد فراغ از حج اوسے زیارت سے کئے مقدم جانے پر ظاہر ہی کہ اول حج کرنے سے گناہون سے پاک ہوتا ہی پہر

جب پاک صاف ہوگیا تو پاک صاف ہوگے زیارت حضور پاک مین حاضر ہونا
موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکوکار کا ہی انتہی
پہر جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہوجاوے اور اداے ارکان
حج سے مطمئن تب پیروے اس حدیث شریف کے مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ
فَقَدْ جَفَانِیْ یعنے جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نگیا پس تحقیق اوسنی
ہمیں ستم کیا اور اسپر واجب العمل ہی کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سربلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
بعد اداے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
سب عبادتون سے اولی اور افضل ہے مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور تمامی سنن اور مستحبات سے بہتر اور اکمل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
وسیلہ ہی اور واسطے استحصال نعماے شفاعت کے وزیعہ جمیلہ جیسا
کہ حدیث والا وارد اور نافذ ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
یعنے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہوگی اوسکے واسطے
شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت قدوم فیض لزوم سے فائز
اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
کَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح بے نصیبی اور بدخلقی ہے اور
زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی عورتون کے حق مین مستحب ہے
واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہین کہ زیارت کی نیت ساتھ قبر شریف
کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت ملاوے تاکہ بہت اجر پاوے لیکن طحطاوی

ابن ہمام سے نقل لاتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرے نزدیک اولی یون ہی کہ پہلے
قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پہر پیچہے مدینۂ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے
کیونکہ اسصورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم ہی اور
فرمانبرداری اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے مَنْ جَاءَنِیْ
زَائِرًا لَا یَعْمَلُ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهُ شَفِیْعًا یعنے جو کوئی آوے گا
میری زیارت کے واسطے کہ اوسکو سوائے اسکے کوئی حاجت نہو تو ٹہہر
جاوے گا مجہپر یہ کہ مین اوسکے شفاعت کرون الغرض جب کہ ارادہ زیارت
کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کوئی کرے تب اوسکو لازم ہے کہ
طواف وداع سے فارغ ہوکے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو راہی ہووے
اور راہ مین درود بے حساب پڑہا کرے اور مدح وثنا حضور پر بڑے
صدق دل وجان سے بیان کیا کرے اور اثنا راہ مین جہان جہان آپنے
نماز پڑہی ہین وہان پر نماز پڑہے اور دعا مانگے کہتے ہین کہ وے بیاسی
ہین اور درمیان راہ کے جو جو مشاہد اور مقابر ہین اون سب کی زیارت
کرے اور جسقدر مدینۂ منورہ قریب آتا جاوے اوسیقدر ترقی ذوق اور افزونی
شوق کی ہوتی جاوے اور جب اوسمقام پاک کے سرحد مین داخل ہوا اور
وہان کے درختون اور گہرون کا معائنہ ہوئے یعنے جب نظر آوین تب غسل کرے
اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہوکے نہایت عجز اور غایت انکساری سے بر تبہ مزید
درود خوانی کرتا ہوا اوس بلدۂ طیب اور خطۂ پاک مین داخل ہوتے وقت
ساتہ پڑہنے اس دعا کے شرف فراوان اور آبروی بے پایان حاصل کرے
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ

سُلطاناً نَصِيراً اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِنَ النَّارِ
وَاَمَاناً مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ
اَوْلِيَاءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَانْقِذْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
يَا خَيْرَ مَسْئُولٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيهَا قَرَاراً وَرِزْقاً حَسَناً

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیشتر رکھتا ہووے تو اوسکو کسی جاے محفوظ اور مطمئن مین رکھدیوے اور بحالت نکرنے غسل کے بشرط امکان غسل کرلے ورنہ وضو ہی کافی ہی اوسکے بعد لباس پاک اور صاف پہنکے خوشبوئی خوب لگاوے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب اور حضور قلب کے آنکھین نیچے کیے ہوئے باب جبرئیل یا باب السلام سے بڑی عاجزی اور انکساری سے مسجد مین اپنے پاے راست کو راست کرکے در آوے اور اوس وقت مین یہ دعا جو مستحب ہی زبان پر لاوے اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ~~بعدہ~~ ازان منبر شریف کیطرف متوجہ ہوکے عمود منبر کو برابر کندے جانب راست کے رکھکے بجاے مصلاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تحیت المسجد کا دوگانہ بجالاوے جو جماعت اور نماز سنت موکدہ کے جانے کا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑھے کیونکہ نماز تحیت ضمناً اور نمازین فرض اور سنن کے ادا ہوتے ہین اور جو بسبب ہجوم خلائق کے نماز تحیت کے ادا سے معذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام مین مناسب جانے

پڑہ لیوے اور باد اوس دوگانہ کے پہلے سورۂ کافرون اور ثانی مین سورۂ
اخلاص پڑہے کہ مستحب ہی پہر اس توفیق کا شکرانہ بجالانا پر ضرور جاننے پہر بعدہ
حمد و ثنا مین مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشایش
گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پیچہے قبر شریف کے مقابل
آجاوے و حجرۂ مبارک سے بمفاصلہ ۴ گز کے وجہ مبارک کے برابر قبلے
کی جانب پیٹہ کر کے اور اودہر ہی پیٹہ کر کے بڑی عاجزی اور ادب سے اور
بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکہین کئے ہوئے کہڑا رہے
واسطے کہڑے رہنے کے اوس مقام طیب اور برگزیدہ مین پروردگار عالم
سے توفیق رفیق اور امداد ڈہونڈہی اور اپنے دلکو خطرات اور تعلقات ہر گونہ
سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور جماوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ
وسلم رونق بخش ہین اور مین حضور معلے مین حاضر ہوں اور مجھہ عاجز مسکین اور
گدائے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر
ہوش سے سماعت فرماتے ہین اور اونکی عظمت و شان اور بزرگی علو مکان
کا لحاظ کرے اور اپنے کو نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت نادم اور پر تقصیر سمجہے اور
بڑے ادب اور سعادت طلب سے باواز نرم اور متوسط یوں درود اور سلام
مین طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
تین مرتبہ پڑہ کے کہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ جَزَاکَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا جَزٰی رَبُّہٗ
رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَنَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ
پہر جسقدر چاہے اوسپر زیادہ کرے پہر واسطے شفاعت کی التجا اور آرزو کی کہے اور یہ کہے

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تین بار اور اَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ پہر جو کسی نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اپنا سلام عرض کرنے کو پیغام دیا ہووے تو اوس پیغام کو اوسکے یون ادا کرنا چاہیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانٍ یا یون بیان کرے فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور جو بہت سے لوگون کے پیغام سلام کے ہون اور اونمین کسیکے نام یاد نہون تو یون کہنا لازم ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْکَ اور بوسہ دینا حجرۂ اقدس واعلی کی دیوار مبارک کو اور حجرۂ شریف کے گرد مین پہرنا بطور طواف کے اور لحد مبارک کے روبرو جہکنا اور زمین کو بوسہ دینا بدعت اور مکروہ ہی اور جو بحالت ہیجان عشق اور جذب محبت مین ہووے تو وہ امر خاص بلکہ اختصاص ہی اور سجدہ کرنا حرام اور معصیت کیونکہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ میری قبر کو صنم نبانا پس اب ہی کہ زائر مدام ارتکاب ان بدعتون اور حرام کامون سے بچتا رہی اور جو لوگ جاہل صفت ہین اور ان کامون کے عمل درآمد مین بہت چالاکی اور دلیری کرتے ہین سو ہرگز ان لوگون کی پیروی نکرنا چاہیئے بلکہ پرہیز کرے اور اس سے بچنے کی سعی کرے مگر علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار کے اتباع کرنے مین جہد بلیغ اور کوشش فراوان اور سعی نمایان کرے جیسا کہ حیات القلوب مین لکہا ہی الغرض جب زیارت سے قبر مبارک کی فراغت بہم پہونچاوے تب لازم ہی کہ وہان سے بفاصلہ ایک گز کے داہنی طرف ہٹ کے جناب امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی واسطے کہڑا رہے اور کہے یون اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَفِیْقَهٗ فِی الْاَسْفَارِ وَاَمِیْنَهٗ عَلٰی

الأسرارِ وَرحمةُ اللهِ وبركاتُهُ جزاكَ اللهُ تعالىٰ عن رسولِهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسلّمَ وعنِ الإسلامِ وأهلِهِ خيرَ الجزاءِ ورضيَ اللهُ عنكَ أحسنَ الرضاءِ

زان بعد وہان سے بفاصلۂ ایک گز بجانب راست ہٹ کے جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کھڑا ہووے اور یہہ کہے السّلامُ عليكَ يا أميرَ المؤمنينَ عمرَ ابنَ الخطّابِ السّلامُ عليكَ يا مَن نطقَ بالصوابِ ووافقَ قولُهُ بحكمِ الكتابِ السّلامُ عليكَ يا مَن استجابَ اللهُ فيكَ دعوةَ خاتمِ النبيّينَ السّلامُ عليكَ يا مَن أظهرَ اللهُ بكَ الدِّينَ جزاكَ اللهُ تعالىٰ عن نبيِّهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسلّمَ وعنِ الإسلامِ وآلِهِ أفضلَ الجزاءِ ورضيَ اللهُ عنكَ أحسنَ الرضاءِ

پس پیچھے بفاصلۂ نیم گز کے جانب جپ جدا ہو کے کھڑا رہے اور یون کہے السّلامُ عليكُما يا ضجيعَي رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ورفيقَيهِ ووزيرَيهِ ومشيرَيهِ والمعاونَينِ لهُ على القيامِ في الدِّينِ والقائمَينِ بعدَهُ بمصالحِ المسلمينَ جزاكُما اللهُ أحسنَ جزاءٍ جئناكُما نتوسّلُ بكُما إلى رسولِ اللهِ ليشفعَ لنا ويسألَ ربَّنا أن يتقبّلَ سعيَنا ويحيينا على ملّتِهِ ويميتَنا عليها ويحشرَنا في زمرتِهِ

زان بعد پھر وہان سے الگ ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روبرو حاضر ہو کر حمد وثنا وشکر وسپاس بے قیاس درگاہ الٰہی مین اور تسبیح اور تہلیل باری تعالیٰ کا زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑہے اور وسیلہ جمیلہ اس شفیع گنہگاران اور رحمت عالمیان کا کرکے درگاہ الٰہی سے امیدوار بخشش اور معافی کا رہے اور اپنی قضای ہر حاجت اور عفو تقصیرات ہر گونہ کی درخواست بیچ درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یون التجا کرے اور دل سے گڑگڑاوے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَکَ وَاَطَعْنَا اَمْرَکَ وَقَصَدْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ ھٰذَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِہٖ اِلَیْکَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُھُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِیْنَ اِلَیْکَ مِنْ ذُلِّنَا مُعْتَرِفِیْنَ بِخَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَتُبْ عَلَیْنَا وَشَفِّعْ نَبِیَّکَ ھٰذَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْنَا وَاغْفِرْ لَنَا بِمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکَ وَقُرْبِہٖ لَدَیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَقَدْ جِئْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِکَ وَاَنْ یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِکَ وَاَنْ یُّوْرِدَنَا حَوْضَکَ وَاَنْ یَّسْقِیَنَا بِکَاْسِکَ غَیْرَ خَزَایَا وَّلَا نَادِمِیْنَ

اور تین بار یہہ کہے اَلشَّفَاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سوا اسکے جو دعا دلمین آوے سو سب مانگے اور ہر دعا کو خدا تعالےٰ کی حمد سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد ازان حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف متوجہ بدل ہوکے یون زبان پر لاوے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بَضْعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَۃَ النِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا حَبِیْبَۃَ حَبِیْبِ اللّٰہِ جَزَاکِ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ عَنْکِ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاکِ زَائِرِیْنَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِکِ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَہٗ لِیَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا الْعَظِیْمِ فَیُمِیْتَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَیَجْعَلَنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَیَسْقِیَنَا مِنْ حَوْضِہِ الْکَرِیْمِ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا هَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

واضح ہو کہ حیات القلوب مین لکہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا حجرہ مبارک کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر فاروق علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ ہین سو اوسکی دیوارین کی بنا سنگ منقوش سونے سے ہی اور اسمین کسی طرف سے دروازہ نہین ہی مگر اوسکی جہت کی ایک جانب مین دریچہ ہی اور اوسکی چہت پر قبہ سبز مسجد کی سقف سے نصف قد کی مقدار بلند کیا گیا ہی سید نور الدین مشہودی نے خلاصۃ الوفا مین تحریر کیا ہی کہ جب مین دریچہ مذکور سے حجرہ شریف مین داخل ہوا خرمے کی شاخ سے حجرہ مبارک کو ناپا تو طول مین قبلے کیطرف مشرق و مغرب کے مابین ۱۰ گز ۱۱۶ انگل پایا اور شمال کی جانب مشرق و مغرب کے درمیان ۱۱ گز ۱۰ انگل اور عرض مین طرف مشرق قبلے اور شمال کے مابین اور مغرب کی طرف بہی قبلے اور شمال کے مابین ۷ گز ۱۱۵ انگل انتہی اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ مخمس کی شکل سے ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کیطرف حجرہ شریف کی دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی مابین فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی چہت سے ۴ گز نیچے ہے صندل کے تختون کے جال مسجد کی چہت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے پر غلاف چہوڑا جاتا ہی اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار بنائی گئی ہی اور اوسمین چار دروازے ہین پہر اون سے دو دروازون کو وہ یعنی صبح و شام کہولتے ہین اور دوسرے دو دروازون کو کبہی اور شتہ حجری

مین دو نصرانی کی نقب زنی سے حجرۂ شریف کے اطراف سے دیواروں کے پانو
مین گڈہا کرکے پنجرس ساتہ سیس کے گلا کر ڈال کے مضبوط کردی گئی ہین اور
مسجد نبوی کے دیوارون اور کہنبون کے سنگ منقوش سے بنا ہین اور بندش
اونکی گچ سے ہی اور چہت اوسکی ساگون کی ہیٹون سے بلندی دیوارون
کی ۲۰ گز طول مسجد شمال اور قبلی کے مابین ۳۰ گز اور عرض قبلے کیطرف ۲۰
گز اور شمال کی جانب ایکسو اسّی گز ہی اور مسجد کے کہنبون سے ۸ کہم شرف رکہتے
ہین پہلا اسطوانہ مخلق دوسرا اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتہا اسطوانہ
سہریر پانچوان اسطوانہ علی چہٹا اسطوانہ وفود ساتوان اسطوانہ مرتعبۃ القبر
آٹہوان اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت مین چوبی تہا
اور اوسکے ۳ درجے تہے ہر درجہ ایک بالشت کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
دار ہی مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے درمیان
کی جگہہ کا نام ہی جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مَابَیْنَ مِنْبَرِیْ وَقَبْرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ
رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنے وہ جگہہ جنت سے لائی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ مدینہ
کی مسجد کی ایک نماز دوسری جگہہ کی ہزار نمازون سے بہتر ہی اور مسجد حرام کی ایک
نماز دوسری جگہہ کی دس ہزار نمازون کے برابر ہے پہر مقام روضہ کی نماز
کا مرتبہ اسقدر زیادہ ہو گا قبہ بی بی فاطمۃ الزہرا کا روایت صحیح سے حضرت
کے حجرۂ شریف کے پیچہے شمال کیطرف مین ہے اور دروازے مسجد نبوی
کے چار ہین ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبرئیل ہی بولتے
ہین دوسرا باب النساء اور ۲ بطرف مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمۃ
اور ہی باب الرحمان اور ایک نیا دروازہ بطرف گوشۂ شمال و مشرق کے چند سال ہوے
بنام سلطان روم باب مجیدی کرکے بنایا گیا ہی اور مشہور ہی اور اسصورت مین کل پانچ

نقشہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
قبلہ جنوب
مشرق
مغرب
شمال
صحن مسجد
مطبوعہ مطبع نول کشور واقع لکھنؤ
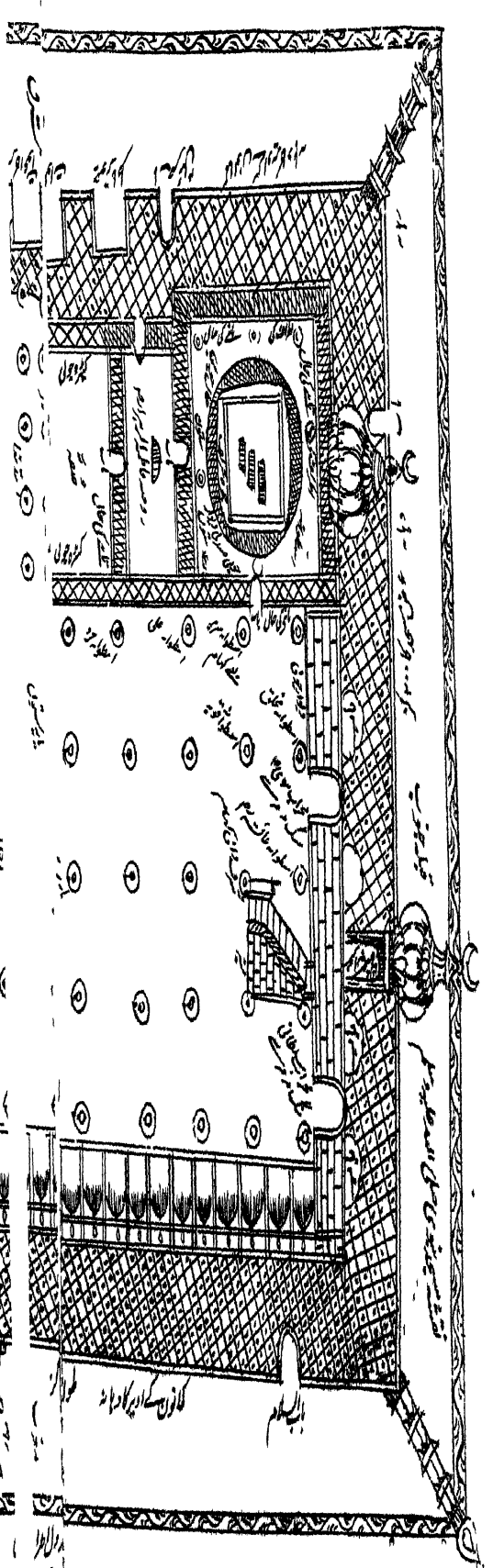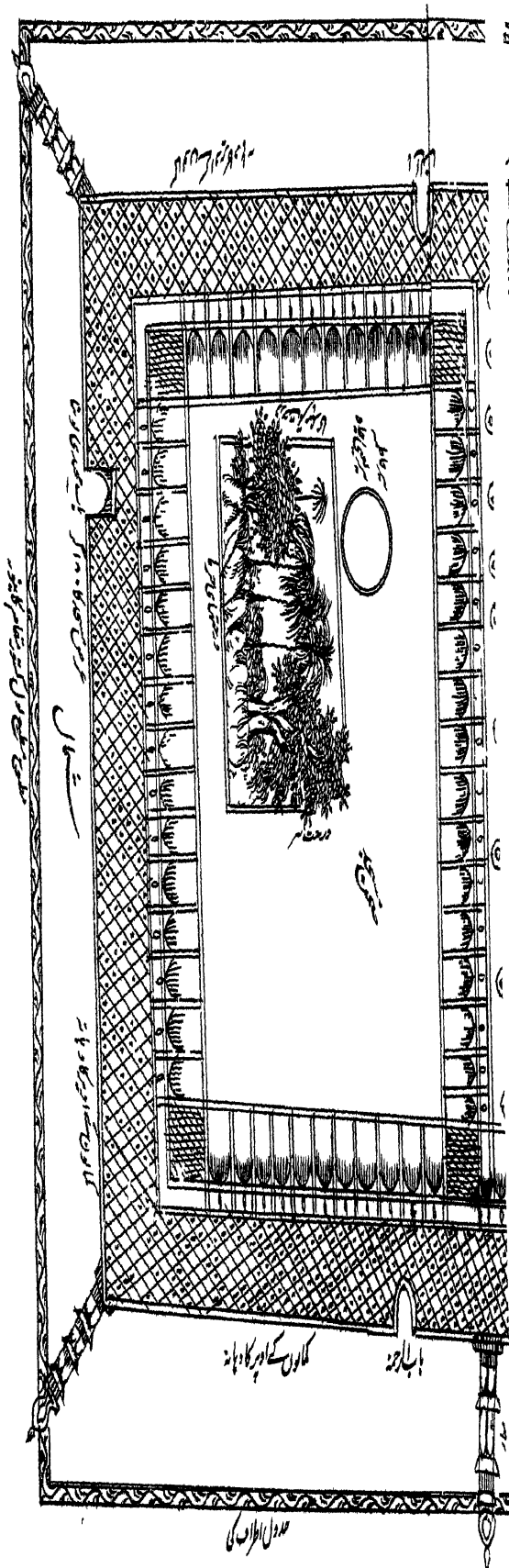
دروازے ہین الحمد للہ کہ راقم نے بہی اپنی آنکہون سے بکمال کرم الٰہی اور عنایت آنحضرت ناعتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکہا اور تصدیق اپنی تحریر اور تالیف اس رسالہ کی بخوبی کی ہمنہ وکمال کرمہ اور یہ حقائق مذکورہ بالا کو جو چاہئے سو نقشہ مشمول سے بہی برار العین دیکہہ کے ساتہ وفور شوق اور مزید ذوق خاطرنشین کرلیوے کہ عین سعادت ابدی عاشقان نبوی اور طالبان رحمت مصطفوی کی ہی فقط

نقشہ متبرکہ یہہ ہے

واضح ہو کہ ای بہای مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اوس مقام فرخندہ فرجام کی سعادت مآب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اوسکو بہر عنوان لازم ہے کہ ہر آن وبہر مکان حضور پرنور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو بدل وجان ملحوظ رکہے بلکہ موجب ترقی اپنی نور ایمان کا جانے اور عبادات اور مرات مین بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت پنجگانہ کو ہاتہہ سے نہ دیوے یعنے اوسکے ثواب کو نہ چہوڑے اور مسجد شریف کے ملازمت سے کبھی منہ نہ موڑے اور آداب نوافل وقرآن خوانی اور درود اور دعا بصدد استغفار معاصی اور حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل الٰہی مین ہر وقت مشغول اور موظف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ مین اور ستونون کے درمیان فصل سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف مین ختم قران بہی مستحب ہے اور کثرت زیارت سے حضور پرنور کی اپنے دل اور جان کو بنور سرور اور سعادت مبرور بخشے اور مسجد مین جاوے اعتکاف کی نیت سے پہر تاوقت قیام مسجد نظر حجرہ شریف پر کرتا ہے کیونکہ یہہ نظر کرنا مانند نظر اندازی سے کعبے کے ہی

عبادت مین اور جب قبر مبارک کیطرف گذر ہووے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کہڑا رہ
جاوے اور درود و سلام بہیجے اور تا مقدور مسجد شریف مین عبادت کے ساتہ
ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو ہاتہ سے نہ دیوے اور اس شبکو شب قدر
سے کم نجانے مصرعہ آن شب قدری کہ گویند اہل خلوت این شب است
اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ مین ایکبار جمعہ کے اول روز اہل بقیع کی
زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکہا جاتا ہی عمل مین لاوے کتب محررہ
سے واضح ہی کہ بقیع مین دس ہزار تک صحابی مدفون ہین ان مین سے
جو مشاہد اور مشہور ہین وہ دس ہین پہلی مشہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کا ہی حاجی اوس جناب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ کہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا النُّوْرَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ
الْقُرْاٰنِ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَبُوْرًا عَلَى الْاَكْدَارِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهِيْدًا فِي الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَشَّرَهُ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ
بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جگر گوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اوس مشہد مین مدفون ہین بی بی رقیہ حضرت کی
بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضاعی اور عبد الرحمان بن
عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبد اللہ بن مسعود اور خنیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور مشہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس مشہد مین مدفون ہین حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمۃ الزہرا ایک قول سے اور سر مبارک سید الشہدا حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالے عنہم مشہد بی بی عائشہ
کا ہی اوسمین مدفون ہین حضرت کی ۱۱ بی بیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ مین دفن
ہین اور بی بی میمونہ شرف مین مکے کے نزدیک مشہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوسمین مدفون ہین ابو سفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونون صحابی
حضرت کے چچیرے بہائی ہین اور عبد اللہ بن جعفر طیار حضرت کے چچیرے بہائی
کے بیٹے لیکن مدفن عقیل مین اختلاف ہی یہی مشہد تا مکہ تا مدینہ تا شام مشہد
نزدیک مشہد عقیل کے ہی اوسمین دفن ہین حضرت کی لڑکیان زینب رقیہ
ام کلثوم مشہد سعد بن معاذ کا ہے مشہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پہوپہی تہین مشہد امام مالک بن انس کا ہی مشہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیئے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیئے گئے ہین اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوف زیارت کا
اہل معلی کی فصل زیارت مین اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو اوسکے
مطابق عمل درآمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکور کے علی العموم جملہ مومنین
اور مومنات کی جو بقیع مین ہین یون زیارت کرنا چاہیے کہ زائرین اوسکے برابر کہڑے
ہون اور قبرستان کیطرف متوجہ ہو کے جسقدر قرآن شریف سے پڑہا جاسکے پڑہکر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پہونچادین اور یہہ کہین اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا آلَ وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ جَمِيْعَهُمْ اَعْطَى اللّٰہ ا ہ

اور ظاہر ہی کہ مشاہد مذکورہ کے سوا ے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر ہین اور زیارت اہل بقیع کی ان کی بہی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسماعیل فرزند امام جعفر صادق مشہد مالک بن سبیل جو ابی خضری کے باب ہین مشہد محمد بن عبد اللہ جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہین بعد جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ مین اور اوسکے اطراف مین ہین اون سب مین نماز پڑہے اور دعا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہین وہ جملہ مساجد ۲۳ ہین مسجد قبا مسجد جمعہ مسجد مضح مسجد قرنطیہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد منارتین مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر صدیق مسجد بنی ہما مسجد ثقلین مسجد الصفا مسجد ذباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمۃ الزہرا مسجد مصلے عید مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضی مسجد فنا کہ اوسکو تقویت الایمان بہی سے کہتے ہین وہان نفل نماز پڑہنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہان بہی نماز پڑہی ہی اور وہان کی مٹی خاک شفا ہی تبرکا لینا اور رکہنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے بعد پنجشنبہ کے روز احد اور شہدا ے احد کی زیارت جو شتر تن ہین خصوصا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضہ کی زیارت کرے اسطور پر کہ اون کی تربت کے پاس کہڑا رہی اور آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑہے اور یہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَمْزَۃُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَاَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا فَاعِلَ الْخَیْرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ۲۴ یَا ذَابًّا عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتہر ہی اور اوسپر یہہ لکہا ہوا ہے ہٰذَا مَصْرَعُ حَمْزَۃَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فتح اور مسجد رکن عینین اور مسجد وادی بن خواجہ کے نزدیک ہین نماز پڑہے اور دعا مانگے اور باولیان کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ کے اطراف مین ہین اون کا پانی تبرکاً پیوے اور اوس
سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت بے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے
اونکا پانی پیئے ہین اور بعضون مین لعاب دہن ڈالے ہین اور کوان سب ۱۹
ہین پہر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین بیر آنیس وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکو
بیر حاتم کہتے ہین بیر عرس وہ بہی مسجد قبا کے پاس ہی بیر عیش وہ مدینے کے
پہاڑ مین ہی بیر ثقبہ وہ بقیہ کے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ مین ہی
بیر بضاعہ وہ مدینے کے متصل ہی بیر آذ حا وہ بیر بضاعہ کے پاس مسجد
نبوی کے قبلے کیطرف ہی بیر روحا اور بیر اہاب وہی دونون مدینے کے
نزدیک مغرب کیطرف ہین بیر ابی حلتیہ وہ مدینے سے ایک میل پر ہی بیر انس
بن مالک وہ مدینے کی اندر مسجد نبوی کے غربی اور شامی طرف باب ... مین ہی
اور وہ بیر رباطیہ یا رتاطیہ کرکے مشہور ہے بیر سقیا وہ نزدیک مدینے کے ہے
واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق سلوک پر واقع ہین سولہ مسجدین
مین بہی نماز پڑہنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہان
نزول فرمائی یا نماز پڑہی ہین وہی ۱۰ مسجدین مسجد ذوالحلیفہ اوسکو مسجد الشجرہ
بہی کہتے ہین مسجد معرس وہ مدینے سے ۶ یا ۴ میل پر ہے مسجد عرق الظبیہ مسجد
شرف الروحا وہ مدینے سے ۳۲ یا ۳۴ میل پر ہے مسجد القرائیم وہ روحا سے ۳ میل
پر ہے مسجد القفرا وہ مدینے سے ۳ روز کی راہ مین ہی مسجد بکرا وہ مکے اور مدینے
کے وسط مین ہی آٹھوین یا نوین یہ دونون مسجد جحفہ مین ہین اور دسوین جحفے سے
۲ میل پر ہی مسجد خلیفین وہ مکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مر الظہران وہ
مکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ مکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد تنعیم وہ
مکے سے ۲ میل پر ہے جانا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

کرے مستحب یہ ہی کہ مسجد نبوی مین رخصت کا دوگانہ بعوض طواف وداع کے پڑھے اور دعا مانگے جو دلمین آوے امور خیر سے بعدہ بدستور سابق حضرت صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہووے اور اپنے والدین وغیرہ دوستون کے حق مین دعا کرے اور یہہ کہے

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّکَ وَمَسْجِدِہٖ وَحَرَمِہٖ فَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعُکُوْفَ لَدَیْہِ وَارْزُقْنِی الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اٰمِنِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پہر وہان کے فقیرونکو بقدر اپنے مقدور کے خیرات کرکے اوس آستان ملایک مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہوکر روتا ہوا بہت سوز ودرد کے ساتہ وہان سے برآمد ہو اور جب اپنے وطن مین داخل ہو نیک کامون مین مشغول رہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہی کہ جس نے حج کیا وہ شخص کا حال نیک کامون مین آگے کی نسبت بہتر بہتر اور جملہ کار بد اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام خائف رہے اور دعا سے اوسکے خاتمہ کی دلیل قاطع ہی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجَّ بَیْتِکَ الْمُنِیْفِ وَزِیَارَۃَ قَبْرِ نَبِیِّکَ الشَّرِیْفِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْاِیْمَانِ بِجَاہِ نَبِیِّکَ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

بیان مین بارہ کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کی دیکہنا اور پڑہنا اوسکا موجب برکت و گرمیگی بہشت خلد اوند ذوالجلال کے بہر حال ہی

اے بھائی مسلمانوں تجو بی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے کہ جو کوئی ان بارہ کلمات منتخبہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بہ صدق دل اور طیب خاطر سے اپنے اوپر اوراق کاغذ کے تحریر کرے اور اوسپر ہر روز بلا تامل نظر کیا کرے یا جو خود خوانی ہو پڑہا کرے اور اوسپر عمل کرے وہ شخص بحضور خالق ارض و سما کے برگزین اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ یوں ہین پہلا اللہ جلشانہ فرماتا ہے اے فرزند آدم غم روزی مخور ہمیشہ خزینہ رحمت اور نعمت کا میری پُرا ور معمور ہی اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہوگا دوسرا اے فرزند آدم بادشاہان جبار اور امرا رکبار سے مت ڈرا ور ہرگز ہرگز خوف نکر کہ بادشاہت ہمیشہ کی دونوں جہانکی ہمکو باقی ہی تیسرا اے فرزند آدم کسیکے ساتہ انس اور محبت مت کر اور کوئی چیز اونسی نہ چاہ یعنے خواہش نکر کسی شی کی طلب پر کیوں دوام مجکو پاوے اور جب ہم سے مانگے پاوے چوتہے اے فرزند آدم سب چیزونکو ہمنے تم لوگوں کے واسطے پیدا کیا اور تمکو اپنے لیے پہر تم لوگ اپنے کو غیروں کے دروازے پیجا کر خوار کرتے ہو سو مت کرو بلکہ غیروں کیطرف سے منہ موڑو پانچوین اے فرزند آدم مین جیسا کہ تم سے عمل فردا نہیں چاہتا ہوں تم لوگ بہی ہم سے روزی فردا نطلب کرو شعر بزرگی تا توانی مخور می تو غم فردا امروز کو چون لقمہ فردا بر ہی روزی فردا بپیدا چہٹا اے فرزند آدم جیسا کہ ہم پیدا کرتے مین نو آسمان اور سات طبق زمین سے عاجز نہیں آئے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے مین تیری عاجز نہیں ہین بلا شک تملوگونکو روزی دیتا ہون مین ساتوین اے فرزند آدم جسطرح پر مین تیری روزی بند نہین کرتا تو بہی میری عبادت فوت نکر اور میرے حکم مین مخالفت مت کر آٹہوین اے فرزند آدم جو کچہ کہ تیری قسمت مین نے کی ہے اوسپر راضی رہا اور

ہواے نفسانی اور وسواس شیطانی سے اپنے دلکو کہائل نکرو نوین ای فرزند آدم مین تیرا دوست ہون تو میرا دوست رہو دسوین ای فرزند آدم مت سیر قہر سے بنے پر وامت رہو جب تک کہ پل صراط سے نہ گذرے اور بہشت مین قدم نرکہے گیارہوین ای فرزند آدم مجہپر غضب اور غصہ کرتا ہے اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہین ہوتا ہے تو نفس پر اپنے واسطے رضا جوئی میری کے بارہوین ای فرزند آدم اگر میری دی ہوئے قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے رہائی دے تو اور جو دیوے تو دیو نفس کو تجہپر مقرر کرون تو تجہکو مانند وحشیون اور اسیر راضی نہووے بیابانی کے جنگلون اور صحراؤنمین دوڑانے والا ہے قسم ہی مجہکو اپنے عزت اور جلال کی کہ نپاوے تو مگر جو کچہ کہ تیری تقدیر کی ہی مین نے فقط واللہ اعلم بالصواب

بیان مواعظ اور نصائح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام جسکی منشا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام بن بی بی ہاجرہ و حضرت اسحٰق نبی اللہ علیہ السّلام بن بی بی سارہ رضی اللہ تعالے عنہما پونہچے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ صحف مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرقوم ہے از انجملہ نصیحت پہلے یہہ کہ ...یا ابن آدم ... الرزق مقسوم والحریص محروم والبخیل مذموم والحسود مغموم والدنیا ... والزاہد ... دوسرے ای آدم ... یہان تک کہ مین خوشنود ہون تجہسے نماز اور خدمت روز بروز سے

تیرے تو بھی ہم سے راضی ہو ساتھہ رزق رسانی ہر روزہ کے تیسرے یہہ کہ
ای پسر آدم پہلے بھیج جو کچہ اپنے ہاتھہ مین رکہے واسطے اوس دن کے کہ درپیش رکہی تو
چوتہے یہ کہ ای پسر آدم شکرگذاری کر جس کسیکو دربارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
دے تو بھی اوسکو جو تیری شکرگذاری کرے تو پانچوین ای پسر آدم تمام عمر طلب
دنیا مین جیا کیا پھر طلب آخرت کب کرے گا تو چھٹے یہ کہ ای پسر آدم یہان تک
کہ پیدا کیا مین نے تیری آنکھون کے لیے پوشش پلکون کی تا چھپاوے تو
آنکھین اپنی چیزہاے نادیدنی سے بوقت درپیش آنے اوسکے اور ایسا ہی واسطے
وہان تم لوگون کے طبقہ لبون کے ترتیب دیا ہے تا کلمات کہ ناگفتنی ہون اوس سے
لب بند کرے ساتوین یہہ کہ ای پسر آدم اونمین سے نہو کہ طالب دنیا ہون سے طول
امل اور آرزوے عقبی رکہے ساتھہ قلیل عمل کے بس سخن اونکے موافق عابدون
کے ہون ولیکن عمل اونکے مطابق منافقون کے پھر عطا پر قناعت نکرین اور
نامرادی پر صابر نہون اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجھے گرفتار بلاے کرون مین
کہ تمامی عالم تجہے تجربہ پاوین آٹھوین یہ کہ ای پسر آدم جو شخص تجھکو دوست رکہتا ہی
سو اپنے واسطے دوست رکہتا ہی اور بقسم عزت خود مین جو دوست رکہتا ہون تجھکو
تو تیرے ہی واسطے دوست رکہتا ہون پس ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے بڑہ
سنجل دور نرکہہ نوین یہ کہ ای پسر آدم تیری گردنمین دو قلادہ لٹکایا ہے ایک تیری
عیوب پر اوتارنی او عیوب دوسرن کی پہر تو ہمیشہ اپنی عیوب سے چشم بند کرتا ہی اور عیوب سی خلایق
پر کمر بند یہہ کیا شرط انصاف ہے دل از انصاف دور صاف دسوین یہ کہ ای
پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین در آوے مگر وہ شخص کہ اوسپر چند عمل
دیگر بھی جمع کرے یعنے تواضع کرے میرے درگاہ مین اور اپنی عمر بسر کرے میری
یاد مین اور اپنے نفس کو باز رکہے محرمات سے میرے واسطے اور غربا و مساکین کو

جگہہ دیوے اپنے جوار مین اور ساتہ فقیرون کے جولے اور یتیمون پر رحم کرے واسطی
رضامندی میرے گیارہوین یہ کہ اے پسر آدم ہرگاہ اپنے دلمین تو فساد پاوے
اور بدن مین بیماری نظر آوے یا مال مین نقصان در آوے یا کمی رزق کی راہ
دیکہا وے ان سب کو جاننا چاہیے کہ بسبب ظہور شامت شیخیان لا یعنی کہ
جو تو نے اس کے ساتہ تکلم رائی کیا بارہوین یہ کہ اے پسر آدم اگر تو بہشت
کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالے طاعت کو دوست رکہتا ہے پس تو عمل وہ کر
جسکو مین دوست رکہتا ہون یعنے طاعت تو بہ مجہے بلا اذن تیرے دوست ہی
یعنے بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خدا ے تعالے مکروہ رکہتا ہی
معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنے عصیان کو اور مین نگاہ رکہون
تجہے تیری مکروہ سے یعنے دوزخ سے تیرہوین یہ کہ اے پسر آدم اشتہات
سے اجتناب کرے تو مجہے پہچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجہے دیکہی
تو اور واسطے میرے اپنے کو اچہی دی سے فارغ کر تو مجہہ مین واصل ہو وے
چودہوین یہ کہ اے پسر آدم جو واسطے بہشت کے اسقدر عمل کرے کہ جسقدر
دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اوسکو بیحساب بہشت مین در لاوے اور
جو اوپر عطاے الٰہی کے قناعت کرے پس کل خلائق سے بے پروا کر دیوے
اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک ورع کوئی
کرے از جملہ صدیقان ہو پندرہوین یہ کہ اے پسر آدم جو کچہ کہ تو محتاجون
سے مت پہیر تو مین بہی نہ پہیرون تجہسے جو کچہ رکہتا ہون مین اور گرامی کہہ
میرے مہمان کو جیسا کہ مین گرامی رکہتا ہون تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ بارخدایا تیرا مہمان کون ہی تا اوسکو گرامی کرون مین
جواب آیا کہ جو فقیر اور حقیر کہ تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان وہ ہین

سولہوین یہ کہ ای پسر آدم تم سب خطا کار ہو اور مین تمام غفران میرے طرف پہیرو اور توبہ کرو تو مین بخشدون اور امرزش مین باک نرکہون سترہوین یہ کہ ای پسر آدم جب تجہپر غضب غالب ہو تو مجہے یاد کر تو مین تجہکو یاد کرون اپنی رحمت سے جسوقت تمکو غضب آوے اٹہارہوین یہ کہ ای پسر آدم جو کوئی تم سے راضی ہووے ساتہ تہوڑے رزق کے مین بہی راضی ہون اوسکے تہوڑے عمل سے اونیسوین یہ کہ ای پسر آدم تین چیز ہی ایک خاصکر اوس سے ہون اور ثانی تو اور ایک وہ ہی کہ جسمین ہم اور تم دونون شامل ہین جانو کہ خاصہ میرا روح ہی تیری بدن مین اور خاصہ تیرا عمل اور خاصہ مشترکہ یہ ہی یعنے کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محجوب مت کرو دعا کو ہم سے ساتہ لقمۂ حرام کے بیسوین یہ کہ ای پسر آدم جسقدر کہ تیرا دل بجانب دنیا رغبت کرتا ہی اوسی قدر باہر کرتا ہون اپنی محبت کو تیرے دل سے اور جتنا حریص دنیا ہوتا ہی اوتنا ہی باہر کرتا ہون حلاوت ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہین پیدا کیا کہ تو دنیا کو ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی کہ باز رکہے دعوت مظلون کو میری درگاہ سے حالانکہ مین دعاے مظلومون کی قبول کرتا ہون اگرچند مرتبے درمیان مین آوے اکیسوین یہ کہ ای پسر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے نیاز رزق بہیجون اور اوسکے برابر فرشتگان میرے تمہارا عمل ناپسندیدہ میری جناب مین لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو با وجود اسکے تم دعا کرتی ہو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہ مانگتے ہو دیتا ہون اور بہشت مین تمکو بلاتا ہون قبول نہین کرتے بائیسوین یہ کہ ای پسر آدم اگر میرے ساتہ

تقرب ڈہونڈہو تو نفل نماز پڑہو اور جو جوار رحمت چاہو تو عمارت مساجد بناؤ
اور جو رضامندی چاہو سو طلب بہشت تو صحبت علماسے باعمل عمل مین لاؤ
اور درود گوئی کلیۃً چہوڑ دو تا ملائکہ سے پرے تیرے مصاحبے کو تقرب چاہین
اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑو تو میری بہشت تیری مشتاق ہو اور ہمکو بعد
نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس مابین دو وقت کے تجہے
کفایت کرتا ہون تیسوین یہ کہ ای پسر آدم دعا سے ملول نہو کہ مین اجابت سے
ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ معاصی مین اشرف گروہ ہو وے نا امید مت
ہو میری رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ای پسر آدم بے سوال اور
بے طلب سب تجہے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخیلی کرون
مین تیرے ساتہ تیری بہشت مین باوجود ان سب سوال اور طلب کے
چوبیسوین یہ کہ ای پسر آدم مت مل اوس سے جو تجہہ سے بہاگتا ہے اور
عطا دے اوسکو جو کہ تجہے محروم کرتا ہے اور باتین کر اوس سے جو تجہسی
زبان پہیرے اور پند دے اوسکو جو کہ ساتہ تیرے خیانت کرے اور عفو
کر اوسکو جو تیرے ساتہ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتہ جو تیرے ساتہ
بدی کرے تا از جملہ شائقان جنت کے ہو تو اور زمرۂ خالصان رحمت سے
او رسب تجہے ان معاملات سے ثواب بقا دپیغامبرونکا کرامت کیا مین نے
پچیسوین کہ یا ابن آدم اَلرَّحِیْلَ اَلرَّحِیْلَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفِّفْ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ کَؤُدٌ
خَلِّصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیْرٌ گویند یہہ نصیحت آخری تہی نصائح سے صحف مذکورۂ بالا
کے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور مین جناب حق تعالے
کے سوال کیا کہ خداوندا کیا ہے جزا اون بندون کی کہ اون کے رخسارے
آب دیدہ سے باعث خوف تیرے تر ہین حق تبارک و تعالے جواب مین فرماتا

گرد دیدار ہی مین مانند آہن محکم کے تہا اونکے پیچہے صورت ذی النورین عثمان رضہ
کی منقش تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ یہ ہر سہ خلفای راشدین ہے اور مقابل اونکی
صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین مرقوم تہی اور شمشیر برہنہ دوش پر اون کے
آویزان تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ وہ شیر حملہ کنندہ ہی کہ ہرگز گریزان نہوا ورخدای تعالیٰ
ورسول خدا اون کے تئین دوست رکہتے ہین اور وہ بہی خدا اور رسول کو دوست
اور حوالی مین خلفاے کی صور اصحاب مہاجرا ور انصار سے تہے لکہی تہی اوسکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا اور اپنی اولاد کو فرمایا تا اوسمین
نظر کرین سو صور انبیا مین نگاہ کیا اور جانا کہ ہمہ انبیا صلب سے مہتر اسحق علیہ السلام
کے ہونگے الا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صلب سے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کے ہونگے اوسوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجہکو حکم محکم ہے کہ اولاد
سے اپنی عہد و میثاق بخشے یون تا یہہ نور محمدی وضع نکرے الا مطہرات
منکاح اور اوسکو کوہ پر اکر لیکر جاوے اور وہان نار وا بر سپید ظاہر ہوا و مشک
خالص اونپر برسا وعہد و میثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہدنامہ مرقومہ
کرا کے اونسے لے لیا اور تابوت سکینہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مراجعت
فرمایا اور وہان پر دعوت حق کی قبول کی انا للہ وانا الیہ راجعون
اور بعض روایت مین توثیق اوس عہد مین پس از اتمام بنا کعبہ مکرمہ کے اراد
پایا ہے واللہ اعلم روزے حضرت ابراہیم علیہ السلام بطلب ضعیفے بیرون
پر آئے اور صحرا مین ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تہا جنازہ طلب مین اوسکے
پہونچا تہا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کی اور باہم کہانا شروع
کیا وہ پیر لقمہ برداشتہ اپنے کو کبہی بزبان اور کبہی بچشم لے گیا اور گاہے بسوے
گوش ہر گاہ لقمہ دہن مین فرو کیا مستراج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت معرب نے

خداوند تعالے سے عہد کیا تہا کہ جب تک اللہ تعالے سے سوال نکرین جب تک
پیک اجل نہ آوے اوسوقت اوس پیر سے وہ سوال پوچہا کہ تم ایسے ضعیف
کس شکل سے ہوئے اوس نے کہا سبب کبر سنی کے پوچہا کہ عمر شریف بچہ قدر
اوس نے بتعداد عمر خود دو سال زائد آپ سے بیان کیا آپ نے کہا کہ بعد
دو سال زائد کے یہی حال میرا بہی ہوگا اوس پیر نے کہا بلے تب حضرت نے
فرمایا خداوندا میری جان قبض فرما پہلے اوسکے کہ بہ ضعف مبتلا ہون وہ پیر او نہا
کہ درحقیقت حضرت عزرائیل تہی قبض روح حضرت کی کی آپکو مزرعۂ حزدن
مین نزدیک بی بی سارہ خاتون کے مدفون کیا کذا فی عرائس امام ثعلبی رحمۃ اللہ
الحمد للہ کہ بعنایت آلہی و برکت حبیب اوسکے اس رسالہ نے زیور تمامی اوپر
قامت زیبا اپنے راست کیا بمنہ و کمال اللہ حفظہ فقط

قطعۂ تاریخ اختتام رسالہ شریف

ہوا خوب نسخہ بہ فضل کریم
جو کی فکر عاجز نے تاریخ کی
کرین ضبط حجاج اسکو بدل

باحکام حج چون گل تازہ باغ
ملا غیب سے تب مجہے یہ سراغ
تب ارکان حج سے وہ پاوین فراغ

۱۲۸۱ ہجری

مناجات و مدح سرور کائنات صلعم

مسدس

زہی لطف و کرم ہمپر ہون ہم کسطرح نازان
نہ محشر کا مجہی ڈر ہی نہ خوف صدمۂ عصیان
غلامون مین تیری درگاہ کی ہون صاحب و لشان
نہین پروا طلاطم کی اگر ہی کشتی دوران

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان
چه باک از موج بحران را که دارد نوح کشتی بان

سلف کی مرسلان محشر مین اپنی غرض مین بی حد
خطائین یاد کر اپنی وه هونگی بی سخن اے احمد
کهینگے نفسی نفسی ہر یگان اوس وقت اوسو مین لیے کد
فقط بولینگی بیشک امتی ان حضرت احمد

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان
چه باک از موج بحران را که دارد نوح کشتی بان

جهکا دی پشت مرسل کی تمهارے بار احسان نے
خطائین بخشدین آدم کی دیکهو صاف یزدان نے
نکالا نوح کی کشتی کو طوفان سے ہی رحمان نے
بالطف خاص شه پائی انگوٹهی بهی سلیمان نے

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان
چه باک از موج بحر آنرا که دارد نوح کشتی بان

دکهایا طور پر موسیٰ کو کسنی نور تابان ہے
چڑهایا کس نے عیسیٰ کو فلک پر جو یه پنہان ہے
کیا آتش سے کسنی تازه تر ظاہر گلستان ہے
نہو حامی ہمارا کس طرح وه قبله جان ہے

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان
چه باک از موج بحر آنرا که دارد نوح کشتی بان

احد تشی باطن و ظاہر مین احمد نام ہی پایا
شفیع المذنبین اونکو خدا نے خاص فرمایا
عیان ہی خلعت لولاک کیسا حق نے پہنایا
کرو انصاف کب اوروں نے یه تحفه بهی ہی پایا

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان
چه باک از موج بحر آنرا که دارد نوح کشتی بان

وه ذات خاص قدس اپکی محبوب سبحان ہے
رضا جوئی نبی کی بهی بہت مرغوب سبحان ہے
نہو کیونکر شرف وه طالب سلطان سبحان ہے
بجا ہی قدردان شاه شاہان جب سبحان ہے

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتی بان

چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

کہا جب بہر تیرے ملک ای شہ کون و مکان پیدا
خدا نے پہر تیری خاطر کئے دونون جہان پیدا
نہ تہا کچہ بہی یہان اوسوقت زمین آسمان پیدا
فلک افلاک و غلمان پری انس و جان پیدا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

رسولون پر شرف ہی آپکو ختم رسالت سے
نبی ہی اور شاہ انبیا روز قیامت سے
بجا اونی سخن حضرت کا عیسی کی کرامت سے
غلام اونی کو حضرت کی ہی عالم پر شرافت سے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

تصدق سے تمہارے دین و ایمان نے جلا پائی
ہوای دینوی کے واسطے کان طلا پائی
بزرگی اوسنے پائی جس نے حضرت کی ضیا پائی
بہ فخر نام آدم سے جنہنے بہی عزت و لا پائی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

جو تمنے تجہ سے ای شاہ جہان اعزاز ہی پایا
رسولان سلف کی ہاتہ مین اعجاز یک یک تہا
بشر سے تا ملک رتبہ مین بہی ثانی نہین جسکا
یہان تو ذات عالی مین ہوا وہ سب کا سب یکجا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

فلک پر شاہ دین وقت طلب دیکہو کہان پہنچے
ملک کیسے نہ کوئی حور و غلمان انس و جان پہنچے
وہان پونہچے جہان آدم نہین ہر گز گمان پہنچے
نہ سدرہ سکے سوا جبریل و اسرافیل وان پہنچے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

رسولان سلف پر بیگمان تمکو بڑائی ہی ۔۔۔ دیا حق نی ہی سب قبضے میں تمہارے سب خدائی ہی
سبب اوسکا یہ ظاہر ہی کہ جو عظمت تمنی پائی ہے ۔۔۔ وہ ہین مظہر تمہارے سب تو خود مظہر الٰہی ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

کیا خلقت خدا نے آپکی ہی وہ در یکتا ۔۔۔ نہین پیدا ہوا تجہسا نہ کوئی حشر تک ہوگا
سے لکہے کیا وصف حضرت کا کوئی مقدور ہے کسکا ۔۔۔ جو حق توصیف کا ہی جز خدا ممکن نہین حاشا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہی بیجا بیگمان گر آپکو کوئی خدا سمجھے ۔۔۔ خرد حیران ہی اسجا پر کہ پہر سمجھی تو کیا سمجھے
ملک سے انبیا تک جنکو ہادی رہنما سمجھے ۔۔۔ سوا اوس نور خدا کو حق سے کوئی کیون جدا سمجھے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

یہ نور احمدی نور نخستین حق سے جب آیا ۔۔۔ اوسی سے مثل جوہر ارض آدم مین ہے در لایا
ملائک کو بہ پیش بو البشر سجدے کو فرمایا ۔۔۔ عیان ہوکر سے ہر جزو سے وہی اظہار کل پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہے وصف ذات پاک پنجتن قرآن سے ظاہر ہی ۔۔۔ یہ ہینگے وہ ستو تم کان اپنے کو اودہر ہر کر
محمد اور علی و فاطمہ شبیر اور شبر ۔۔۔ سب جسے کچھ شک ہی منکر ہی سراسر حق سے باہر ہی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

محبت اون سبہون کی ہی مقدم بیگمان سب پر ۔۔۔ محب اونکا سراسر ہی محب خالق اکبر

برای عاصیان بیشک ہی ہیں ہادی محشر | نہ اونسی ادعای مغفرت بندونکو ہو کیونکر

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنزا کہ دارد نوح کشتی بان

شرف جنکو خدائی سائر مخلوق پر بخشا | ہین اہل بیت اور ازواج فخر مریم و حوا
نہین کونین مین اونکی مقابل ہی کوئی صلا | خدا مداح جنکا ہو تو بندی کی حقیقت کیا

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنزا کہ دارد نوح کشتی بان

سوا اونکی معظم ہین یہ اصحاب شہ والا | ابو بکر و عمر عثمان امیر حیدر اشجاع
ہوئے وہ یار و شہ اور مطیع حال یکجا | غلام اونکی جو ہون عاجز او نہین کیا حشر کا کھٹکا

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنزا کہ دارد نوح کشتی بان

مخمس دیگر

واہ کیا عظمت و جرائت ہی شہ مطلبی | جنکا مداح خدا ہو بزبان عربی
کہہ سے ہے ہین یہی عشاق بجذب قلبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عالم حسن ملا تجہکو جو ہی فخر امم | خواب مین یوسف کنعان کو نظر آیا کم
بول اوٹھا کہیچ کے صورت تری قدرت کا قلم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

کوئی عالم مین نہین خلق ہوا ہی ایسا | علم مین فضل مین اور جود و سخا مین یکتا
خلق مین حلم مین اور لطف مین تجہسا تہا | نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

خطۂ پاک عرب حضرت خالق کی حضور — ساری عرصات میں سی نہو کیونکر پر نور
مطلقاً ہی یہی تفسیر اس آیت کی ضرور — ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمد قرآن بزبان عربی

در پہ حاضر ہی سبھی خلق خدا بہر نجات — ای در بحر کرم قلزم رحمت حسنات
حلق ہی خشک زبان منہ سی نکلتی نہیں بات — ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

کیا کروں عرض میں اب ہی جو مرے دل میں الم — کھینچ از راہ کرم اب تو معافی کا قلم
ہو گئی سب مجھ سے خطا فاش یہ شاہ عالم — نسبتی خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

درد ہی دل میں کہ پہلو سی نکلتا ہی جگر — کیا کروں ظلم جو کرتا ہی یہ گردوں مجھ پر
در ہی سنتے ہیں اشارہ سے شفیع محشر — چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ای صبا ہی جو ترا لطف خزان سے کیا کام — دی بہار گل تر مردہ ارواح تمام
ہے تو وہ ابر کرم اس لیے بر صبح و شام — نخلستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان سبب شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

سوئی تو روح قدس آمد بیباک گذشت — ذات پاکت بہ شما از تنہ خاک گذشت
در تہ ران تو چون توسن افلاک گذشت — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

ای تو آنی کہ ہمہ بی سببان را سببی — درد دل کی کیا بتیاب ہوے جان بلبی
رحم کر عاجز خستہ بہ رسول عربی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدم سوئے تو قدسے پی درمان طلبے

مخمس فارسی

در لرزہ از رخسار تو ہر صبح مہر خاوری — باچنین زلفت مشک را ہرگز نباشد ہمسری
چون تو نہ زاد درجہان از آدم و جن و پری — ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم لیکن ازان بالاتری

والشمس سرتا پای تو فتنہ قد بالای تو — آفت رخ زیبای تو جان فتنہ در سودای تو
شد عاشقت مولای تو مفتون ہمہ لیلای تو — عالم ہمہ یغمای تو خلق جہان شیدای تو
ای نرگس شہلای تو آوردہ چشم کافری

من دربدر گردیدہ ام کوہ و بیابان دیدہ ام — مجنون صفت نالیدہ ام ہر دشت را کاویدہ ام
در جستجو کوشیدہ ام زاہل امل بریدہ ام — آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ای نور اول جلوہ گر از ماہ رویت سر بسر — وی تاج عرفانت بسر ای جامہ رحمت ببر
خورشید خود آید اگر از آسمان گہ دربدر — ہرگز نیاید در نظر شکلے ز رویت خوبتر
شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

حق گفت تو جانان شدی با خلق عالم جان شدی — از نور من تابان شدی آخر بمن پنہان شدی
من بو شدم تو گل شدی آن بو گل بویان شدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ای گیسوانت عنبری ابرو تو کیش کافرے — چشمت تو در افسون گری تیر نگہ کار دلبری
در پیش حسنت برتری شرمندہ حور و پرے — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
در ہر چہ گویم برتری حقا عجائب دلبری

نسبت کہ داری با خدا ایشاہ شاہان ہر ملا	لی یافتند آن انبیا در بارگاہ کبریا
عاجز فدا ہی خاکپا افرشتہ ہست وجا	خسر وغریب ہست وگدا افتادہ کوی شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

قصیدہ

ز درد دل بآزارم اغثنی یارسول اللہ	۱	غمی در دل فزون دارم اغثنی یارسول اللہ
زسوز آتش ہجرت دلم در خانۂ غرلت	۲	بسامی سوزد از شدت اغثنی یارسول اللہ
ز بار درد مینالم جبین برخاک میمالم	۳	بہ بین این خستہ حالم اغثنی یارسول اللہ
بسر بار گران دارم سرِ خود بر درت آرم	۴	سبک باشم ازین بارم اغثنی یارسول اللہ
کشیدم رنجہا در دل رسیدم در رہ مشکل	۵	ندیدم جز درت منزل اغثنی یارسول اللہ
مرا درد یست بیپایان چو نرگس چشم در حیران	۶	ز لطف خود بکن درمان اغثنی یارسول اللہ
گناہ با برون از حد نمودہ در دلم سرحد	۷	حسابش از رقم بیحد اغثنی یارسول اللہ
ز ظلم نفس بدخویشم شدہ آوارہ در پیشم	۸	منم حیران و دلریشم اغثنی یارسول اللہ
منم شرمندہ ہر دم بکار خود کہ من کردم	۹	ندارم ہوش گم درد دم اغثنی یارسول اللہ
چو زلفت روسیہ دارم بہ ننگ عاشقان زارم	۱۰	بفعل خود گنہگارم اغثنی یارسول اللہ
اطاعت را نشد کارم ز طاعت ماند بیکارم	۱۱	مرا لطف تو در کارم اغثنی یارسول اللہ
ز درد دل شدم پرخون ز رشک چشم با جیحون	۱۲	شوم زین موجہا بیرون اغثنی یارسول اللہ
بکارم رہنمائی کن بمن مشکل کشائی کن	۱۳	درونم را صفائی کن اغثنی یارسول اللہ
نہ زاد و راحلہ دورم ز دوری راہ مجبورم	۱۴	بامداد تو مسرورم اغثنی یارسول اللہ
ہمیں امید محشر زلطف تو مرا نور	۱۵	بنا شد خوار این مضطر اغثنی یارسول اللہ
زخوف حشر بیباکم بروی رحمت پاکم	۱۶	منم چون مشتۂ خاکم اغثنی یارسول اللہ

تو ئی آگاہ از رازم چہ حال خود بیان سازم	۱۷	باخلاق تو می نازم اغثنی یا رسول اللہ
درین گلشن دلم چندان نشد گاہی چو گل خندان	۱۸	چو بلبل بودہ ام نالان اغثنی یا رسول اللہ
اگر این طائر جانم کند پرواز از جسمم	۱۹	ہمین ہر دم نوا سازم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم گرچہ من نسبت گہی خود با سگی کویت	۲۰	ولی ہستم غلام انت اغثنی یا رسول اللہ
بحالم گر نظر داری مرا از غم فرو آری	۲۱	بنا شد ہیچ دشواری اغثنی یا رسول اللہ
ندارم کس بجود یاری کہ باشد او مدد گاری	۲۲	بکار من گنہگاری اغثنی یا رسول اللہ
بکن برمن نظر رحمت ز روی لطف و ہم شفقت	۲۳	کہ باشم دور از رحمت اغثنی یا رسول اللہ
بہ صدیق و عمر عثمان کہ ہر واحد چو گل خندان	۲۴	بہار گلشن ایمان اغثنی یا رسول اللہ
بشاہ حیدر شجاع بازوی شہ والا	۲۵	شہ خیبر بیکدم وا اغثنی یا رسول اللہ
بعظمت فاطمہ زہرا بہ عصمت شان آن زہرا	۲۶	بہ عفت بانوی کبری اغثنی یا رسول اللہ
بحق آن حسن اکرم باخلاق شہ اعظم	۲۷	شنیدہ سر بہ بیخ سم اغثنی یا رسول اللہ
بجان سید الشہدا کہ چون در مقتل آن والا	۲۸	شدہ رنگین چو گل لالہ اغثنی یا رسول اللہ
منم عاجز پریشانم بحال خویش ترسانم	۲۹	کہ باشد جز تو پرسانم اغثنی یا رسول اللہ

خمسہ دیگر

ہے طاق سجدہ ابروی محمد	۱	جھکے ہر سر نہ کیون سوی محمد
شفیع المذنبین خوی محمد		ظہور کبریا روئی محمد

نسیم صبحدم بوئے محمد

جبین پر ضیا نور اسے علے نور	۲	خم محراب طاق کعبہ معمور
خط زیبا بمثل آئینہ منظور		سر قرآن بہ بسم اللہ مسطور

عیان ہے سطر ابروی محمد

رخ پر نور بے شک ہمچو مصحف نہو تعریف ہرگز یار و مصحف	۳	خط رخسار آیہ ہے جو مصحف منور نور ایمان سے ہے جو مصحف
	سجا ہے گرد گیسے روئے محمد	
شفیع المذنبین از حکم بارے نہو کچھ خوف محشر ہمیہ طارے	۴	ہوئے ہیں ذات احمد جو تمہارے وزن جب ہو عمل ہر کس کی جا رے
	جھکے پلہ ترازوئے محمد	
در یکتائے ارکان نبوت منور شمع کا شان نبوت	۵	صدف جس سے بنے شان نبوت سہے شمشاد بستان نبوت
	قد رعنائے دلجوئی محمد	
خدا کے راز مخفی کے محقق کیا ہر حکم داور کے مطابق	۶	حبیب اللہ ہوئی سو جان سے عاشق نہ دم مارا کبھی بے حکم خالق
	خدا بھی ہے رضا جوئی محمد	
بنے وہ قدر دان کبریا ہے زبان شہ لسان کبریا ہے	۷	باذن رب نشان کبریا ہے وہ قامت شہ کا شان کبریا ہے
	ہے رشک مہر و مہ روئی محمد	
وہ نور خاص خالق بالیقین ہے سراج الانبیا مرسلین ہے	۸	وہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے سلیمان کا بھی وہ زیب نگین ہے
	دو عالم زیر قابوئی محمد	
کیا ہے قید بدبینوں کو اکثر ہوا مرحب بھی ضرب اوچھی سی بسر	۹	اوتارے تیغ سے گھاٹوں پہ کفر لیا خیبر سر دست انگلیوں پر
	تصدق زور بازوئے محمد	

۱۰

ہوا یہ اون وزیر شہ پہ موزون
شرف موسیٰ پہ وہ یہ فخر ہارون
کہ اگر شتہ کے ہین وہ در مکنون
تمہارے ہے لنگر کشتی گردون

فلک سے ہے زیر قابوسے محمدؐ

۱۱

گیا معراج کو جب وہ شہ گل
ہوے مہمان حق بعد از تامل
گیا خالق سے نے پہنچا زجز و کل
مگر تنہا نہ کرتے تہے تناول

ازل سے تہی یہی خوسے محمدؐ

۱۲

نہ حاضر تہا وہان پر یار و اغیار
ہوے پہر سے تجے وہ سوی غفار
نہ تہا ممکن کہ ہو کوئی بہی غمخوار
جو دیکہا غور کر در پردہ اسرار

عیان تہا دست و بازوی محمدؐ

۱۳

براقون پر شرف اوسکو بہت ہی
فقط ادنیٰ یہ اوسکی اک صفت ہی
صبا کی چال سے بجلے کی پہرت ہے
ترارا ایک اوسکا شش جہت ہی

نہ ران تہا جو یا بوسے محمدؐ

۱۴

اصل مین کیا زمین و آسمان ہے
کہ یا انداز تا ہشت آسمان ہے
ملے جب شاہی ہر دو جہان ہے
مکان خاص حضرت لامکان ہے

بہشت رب ہی اردوی محمدؐ

۱۵

جو تہا پژمردہ باغ تازہ زیست
سنا یون آخرش آواز زیست
نہ تہا باقی کوئی انداز زیست
ہوا تب منعقد شیرازہ زیست

کہلا جب حلقہ موسے محمدؐ

۱۶

اتباع شہ سے ہے مفتاح در خلد
نسیم کو ہی حضرت رہبر خلد
وہی کوچہ بہی سے ہے راہ در خلد
نہ خوش آئے شمیم عنبر خلد

میسر ہو جو خوشبوسے محمدؐ

۱۷
معطر ہے ختنِ زلفون کی بو سے
عیان ہے معجزہ حلوتِ گلو سے
جہان ہیگا مسخّر تارِ مو سے
جنان گلگون ہے رشکِ رنگِ رو سے
عیان ہر گل سے ہی بوی محمدؐ

۱۸
ولا ای شہ کا ہو جو سینہ مسکن
کہ لوہا چہوکے ہو پارس ہی کندن
تو مثلِ ماہ ہو وہ قلب روشن
کہیے جون طرف مقناطیس آہن
کشش یون جا ہے سوئے محمدؐ

۱۹
کلاہِ شاہ کو ضیغم پہ ہی فخر
شہِ دین کو مرے آدم پہ ہے فخر
غلام اوسکے کو شاہِ جم پہ ہے فخر
اونہین بالقیس اور مریم پہ ہے فخر
کہ جو اوسکے ہے یا لوئے محمدؐ

۲۰
خیالاتِ زمانہ گو ہے توام
مگر ہے بازگشت تجہہ تک مقدم
خلل انداز ہے شیطان بہی ہر دم
کہ ہے قبلہ نما تو قبلہ عالم
نہ کیون یہ دل پہرے سوئے محمدؐ

۲۱
دلا کیون اسقدر اندوہگین ہے
ہوا آخر پہ فخرِ اولین ہے
مرا مولے شفیع المذنبین ہے
رسالت مین وہ ختم المرسلین ہے
اونہین عالم سے بدگوئی محمدؐ

۲۲
جو کی شہ نے صفائی عاصیون کی
طفیلِ شہ بن آئی عاصیون کی
سنی حق نے دوہائی عاصیون کی
ہوئے عقدہ کشائی عاصیون کی
کہلا جب عقد گیسوئے محمدؐ

۲۳
بزرگ ہووے نہ کیون اہلِ زمان پر
ملک پر حور پر اور انس و جان پر
زمین پر گو ہے رفعت آسمان پر
شرف رکہتا ہے شاہانِ جہان پر
جو ہے اوسکے گدا لوئے محمدؐ

دو نامی خاص مونزدیک یزدان — [illegible] — بلا شک ہو مسلمان صاحب ایمان
مشائخ اہل دل اور اہل عرفان — مقیم سے تا مل روضۂ رضوان

جسے ہو الفت کوے محمدؐ

جواب تشنہ پانی بھی انسان — [illegible] — بلطف شاہدین تاج ہو ایمان
نہ سے کہے آب بلکہ آب میسان — فروں ہو جس سے آب روحیوان

سبے گرآب باشوے محمدؐ

جہان مین کوکب و اختر ہے سجن — [illegible] — مہ و خورشید ہین اکثر سجن
زہی قسمت جھکین ہم گر سجن — نہ سمجھو چشم فلک سے سر سجن

بہ پیش طاق ابروے محمدؐ

بچشم دل اگر دیکھو ہمیشہ — [illegible] — ثواب حج حاصل ہو ہمیشہ
یقین ہے یہہ دلا ہمکو ہمیشہ — وہ دل کعبہ ہے جس مین ہو ہمیشہ

خیال طاق ابروے محمدؐ

امام المتقے سبط پیمبر — [illegible] — ہین نور عین زہرا ابن حیدرؓ
بجا رنور حق کے دونو گوہر — وہ حامے عاصیان شبیر و شبر

دو قرآن رحل زانوے محمدؐ

نبیؐ کے یار اور اصحاب اکثر — [illegible] — مطیع حکم رب ہین تابع سرور
یہہ ہین ہر چار اور ان سے دلاور — ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

سے ہے ہر بار دل جوے محمدؐ

مقرر ہینگی وہ مقبول سبحان — [illegible] — وزیر شاہ دین گلزار ایمان
براے عاصیان بخشش کی خواہان — براہ دین سے کئے کار نمایان

خدا کے دوست بازوئی محمدؐ

زہے عزت ثنا خوانان حضرت زبان ہو سیف وگویا ہو نہ لکنت	۳۱	منور قلب و دل ایمان بکثرت لقب ہو بلبل بستان جنت

جو دل سے ہو ثنا گوئے محمدؐ

بعاجزای شفیع روز قیامت نہو روز جزا ہرگز ندامت	۳۲	بعین رحم من از راہ عنایت نہ کر عاجز تو آگے اب اجازت

کہان تو اور کہان روئے محمدؐ

الحمد للہ والمنۃ کتاب مستطاب
مسمی با حکام الحج جمادے الثانے
۱۲۸۲ھ ہجری مین مطبع فیض
مرجع جناب منشی نول کشور
واقع کانپور مین بانتظام جلیل
مولوی محمد اسمعیل کی طبع ہوئی
اہل اسلام کی مطبوع
طبع ہوئی
تمام شد